

Iqbal Library

100 years

100

افوض امری الی اللہ

یہ دیوان فصاحت عنوان تصنیف فرمایا صاحب فضا
امیرزا کلب حسین خان صاحب بہادر سپاہ جنگ کاشمیری بہ

دیوان سراپا

کہ اس کی بنیاد روپیٹ بخلاف حروف تہجی اعضاء بدن
کی ساتھ ہی ترکیب جدیدی خاکسار شیخ حسین بخش کی

مطبع حسنی واقع محلہ مین چھپا



یعون سند او ندم حل علی

یم دیوان فصاحت عنوان تصنیف فرمایا هو اجتناب
فیضایب امیرزا اکبر حسین خان ضابط بسیار زخبات کاسمی

دیوان سراپا

عمد اسلمی اسناد ردیف بخلاف حروف مثنوی اعضا بدین
کی ساخته هی ترکیب جدیدی بناک سارنج حسین بخش

مطبع حسینی و افغ فتحه کرمه حسانا

Allama Iqbal Library
305981

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سجدہ حق میں وہ پہچانی
اہل ایمان جو ہو جہکامی
وہ حق میں جو کام آئی
خلق میں جو کوی اوٹھائی
پاس رکھتی نہیں سوا ہی
یہی اس امر میں کہ جامی
ہی ہی میری بس دوا ہی

چاہی رحمان جو برای
نام احمد اگر زبان پر آئی
کسی صورت میں نہ روئے
نہیں زیبا حباب کی مانند
راہ حق میں جسی کرین ایشاں
وین حق کو کری نہ ترک انسان
سجدی اہل ہمیشہ کرتا ہوں

KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library
Acc. No. 305981
Dated 11-5-88

خم جو رہا ہی سجدہ حق میں
خاک مسجد بگای مانتہی پر
سرکشی کب پسند خاطر می

گیون بیون بر نہ ہو شنای
چاہتا ہے اگر شنای
ہو جو سجدی میں تو خوش ای

خم جو سجدی میں حق کی ہو مافز
ہی سرو پین و نہ پیشوای

دنیا میں سرکشی سی نہ کوی اوٹھای
تکبیر نہ حملو آتہ لگا از برای
ناشر خج خفہ سی سو جالی میں جو پاو
تشریف لاتی ہیں وہ تو صدق کی و آشی
ایمان و جان تو پہلی ہی تمہیر کئی تبار
مکمل نہیں کہ ابر و وکی مدح ہو تمام
مستاز سب جینو میں اس طرح سی ہوم
صدقی جو جان دل کو کیا پای بار

پای جنان ختم رسل پر حکامی
فرقت میں سنگ سخت رہا شنای
جالی میں کوی باز میں تب ہم باپی
عاشق کی پاس کچھ ہی نہیں ہی سولی
عاشق کو خدر کیا ہی اگر کام ای
گیان نظم ہمسی ہو سکی وصف و شنای
اعضا میں امتیازی جینی برای
گیو نکر کردن نہ سرو میں اپنی فدای

و بهرین جان و دل کو تو عشق صنم من هم
 عشق تبان سی هم تو نهنگی کنار کیش
 سر کو حباب وار او نهانا هنر بی ب
 تنها بسم بهرین ایک تو تجر کیلینار

بر دین سی اب کدھی یا که جای
 واعظ تھیو تھیو تھیو تھیو تھیو
 ہو کی ہو ای تند سی ایدل فهای
 اب دو سر کیلینار کولی اور لای

شیخان کاسا ہی جو احوال سران
 نادر همیشه رکتی ہن ہنوی جکای سنہ

شمع رسل کا ہی ہی پر نور سراپا
 رست سی بنا ہی بت مغر و میرا
 مانند بزمی ہوش اوڑین عقل سوز ایل
 مشعل کی نہ حاجت ہی نہ شمع کی ضرورت
 موسی کو نہ دیدار خدا کی ہو تمنا
 بڑھتی ہن درودا کی ملک شام
 آیا ہون نہا کر تری کو پہ سی لہون

آفاق میں کیونکر نہو مشہور سراپا
 مشہور ہی معروون ہی نادر سراپا
 ای بت کبھی دیکھی جو تر اور سراپا
 روشن ہی شیخان شب و بخور سراپا
 تابان جو تہا را ہو سر طور سراپا
 ہی نام خدا نور سی مہر سراپا
 ہی از خمون کی کثرت سی ہر اور سراپا

تافع ہی بہت شراب آپ کو اب تو
کیون مصلحت آمیز کہا جوت نہ او
اوس رشک پری کی جو صفت لکھی پہل

ٹپا سرخ می پکیر می انگور سرایا
تہا بیخبر افسوس کہ منصور سرایا
بسطح سنین آکی نہ جمہور سرایا

لکھا ہی بہت غور سی ای نامور دلیرین
کیون نہ ہو آفاق میں مشہور سب اپنا

سجد نمی میں جو جکای پیشانے
داغ سجدہ جہنم پر جو ہے
کنیا ملی نہی در محبت پر
سجدہ حق کو جہنم ہی اکثر
سجدہ ریزی نبی کی در پر ہے
نام احمد جو کندہ ہو اوس پر
در احمد کا بوسہ لیتی ہی
داغ سجدہ ہی جلوہ گر اوس پر

سب خواہزہ بر ای پیشانے
ہی بہت خوشنمای پیشانے
بڑی گہنی جو صفائی پیشانے
اللہ البتہ صفائی پیشانے
شغل صبح و شام ای پیشانے
بڑی قدر و بے پای پیشانے
کیون نہ مجھ کو خوش ای پیشانے
آگرتی ہیں سب تنای پیشانے

سنگ در پر نبی کے سجدہ کرے
مل کے خاک در محمد کو

ہند سے جلد جا ہی پیشانی
قدر اپنی بڑی ہی پیشانی

خاک احمد کی در کی جو ملے

تنب ہوتا در صفای پیشانی

گیا ہی تابندہ تری ای دریا افشان
ہر وہمہ دونوں ملا سکتی نہیں ہیں اوس
جو سنگھار او سنگا ہی تعریف او کی ہو سکتی نہیں
دیکھنی الی ہیں جتنی محو ہو جاتی ہیں سب
چاندنی سی چوہو ہیں شب میں شرف کہتی ہیں
دیکھ کر او سکو ستاروں کی چہیک جاتی ہیں آنکھ
چاندنیکا کچھ نہیں رہتا ہی رتبہ آنکھ میں
روشن آنکھیں ہوتی ہیں دیکھی کوئی اسکو
دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہی اوسی نجم سحر

پر ضیا و پر صفای و او کیا افشان
سوئی چاندی کی تری ای و کیا افشان
سب سی بڑہ کر مانگ میں کیا چوہما افشان
جلوہ گر کیا ماتی پر صبح و مسافشان
یہہ جو پیشانی پر او کی خوشنما افشان
رات کو جو مانگ میں جلوہ نما افشان
جیسی ہر نور و ضیا نام خدا افشان
قدرت حق سی سی نبی ای ہمہ نقا افشان
یہہ جو ماتی پر شبینہ جا بجا افشان

اور تو طاقت ہی کو سامنا اوسکا کری

مانی کی نور و ضیا پر خود فد افشان ہے

کیون نہ ماحور محو اوسکی خوبیوں پر ہو سلا

تیری مثل جان ای دلربا افشان ہے

اگرچہ مہر و مہر کی ہی بہت پر نور مینشا
ضیا میں ہی سینو کی بہت مشہور مینشا
اگر وہ بھی کسی دن ای ضم پر نور مینشا
کچھ ایسی نشان و شوکت جھکوی ای
چراغ و شمع گل ہوتی ہیں اوسکی سامنی ایدل
اگر اندھیر ہوتا ہی سید زلفوں کی باعث سے
کے یکوا اوسکا بوسہ ہاتھ ای یہ نہیں ممکن
صفا کا بوی دعوی کر سکی اوس سے نہیں ممکن
نہ دعوی صفا خوبان جنت کر سکیں اوس سے
پیری و جو و عثمان پر نہیں ہی ختم کچھ ایدل

ضیا میں ہی رسول اللہ کی معمور مینشا
خیر تیری برابر ای ضم پر نور مینشا
پری کہوئی نہ اپنی تا حد مقدور مینشا
جہکائیں تیری در پر قصیر و فقور مینشا
جھک جاتی ہی جب وقت ثقب یو مینشا
چھک جاتی ہی مانند مہر پر نور مینشا
کہ عاشق سی کہا کرتی ہی اوسکی دور مینشا
سبید و صاف ہی جو صورت کا فور مینشا
اگر وہ بھی تمہاری ای پریر و حور مینشا
تیری در پر جھکایا کرتی ہیں جمہور مینشا

جہن سانی ویر جانان پرانی کی ہی ای مادر

ہماری ہو گئی فرسودہ ولی نور پشا نے

چمکتی تھی زیادہ چاند سی پر نور پشا نے

چہا لیتی ہی فرط شرم ہی تب جو پشا نے

خیا بخش جان ہی آپ کی تا دور پشا نے

جو ای بت دیکھتا ہی عاشق مہر پشا نے

سمجھتی ہیں کلیم اللہ چراغ طوط پشا نے

حقیقت میں ہی ای رشک پری معذور پشا نے

ویار و نہیں ہی ای رشک پری مشہور پشا نے

تجربہ ہی کہ گونجٹ میں ہی کہوں مستور پشا نے

نہو قدرت حق چہرہ ہی پو نور پشا نے

ہسا کرنی ہی ویر آپ کے ہر جو پشا نے

خیا میں تھی رسول اللہ کی مشہور پشا نے

و کہنا دیتا ہی جب تو ای بت مغرور پشا نے

ہیں کہ گہری ہیں ہی جلوہ گر پر نور پشا نے

ہیں خوشید و نہ نظر و نہیں ہو بھی ہر عالی پشا نے

تجلی کے نظاری کی اوہیں خوشتر نہیں پشا نے

اوشامی بار افشا کو وہ کیا فرط نزاکت پشا نے

وطن ہی نہیں کچھ حصار و کی حسن و خوبی کا پشا نے

ہیں کرتا ہی پردہ پوشی کی حسن قدرت پشا نے

سراپا حسن و خوبی سی بنا ہی آپ کا مشک پشا نے

جہن سانی پری نی کی تو کیا او کا تعجب پشا نے

جہن سانی بخت میں کبھی چل کر جو ای مادر

۹
مہ و غور شد سی ہی بڑہ کی ہو پر نور پشالی

گیو نگر ہی نہ مشک سی عنبر سی تر و ماغ
اغیار بدست بہایم خصال ہین
خوئی پر اپنی یارنی بلو الیاسی جو
زلف کی عشق میں جو پر اگندگی ہوئی
ہی شام جان میں نہ تک کہ بوی زلف
گیو کی بوی خستہ میں سہالی ہمیشہ ہو
کاکل کے سونگہنی ہین نہ ای جو بوی خوش
فریاد عاشقان پر او نہیں اعتنا نہیں
لشع و طغیر غیر سنی اور چپ رہے
وصلت کے شب میں مرغ سحر سی زیادہ تر

رکتا ہی بوی زلف سیہ کا اثر و ماغ
گسٹر سی بہانہ کہون او کو خرو ماغ
عشق کا ہی اندونہیں عرش پر ماغ
بگڑا زلف و اق کی شب تا سحر و ماغ
گیو کر نہ منتشر سی آہون ہر و ماغ
لای کہان سی عاشق بل بال و ماغ
بگڑا زلف و اق کی شب تا سحر و ماغ
ہین جو بوی سب کو کی نو عرش و ماغ
لای کہان سی عشق میں ایسا بتر ماغ
کرتا ہی اور منتشر اپنا گجر و ماغ

جز بوی زلف یار نہ کچھ اور سنو گہنی
اللہ دی جو تا درختہ جگر و ماغ

امی بنی صل علی و اہ تمہاری گیسو
 دوش سی یار نی جوقت اوتاری گیسو
 دست مشاطہ کو میں جوم لون ہاتھ این اگر
 سامنا مار سہ ہی نہیں کرتا او سنگا
 اب رہائی کی کوی شکل نظر آتی نہیں
 سہل باغ ہی اک گاہ سیاہ گلشن
 برہمی اونکی پریشانی دل کا ہی سبب
 ہوئی عشاق کی دل دیکھ کی اونکو جھٹکا
 سانپ ہی سانپ نظر آتی ہیں ہر سو محکو
 نہیں معلوم بلا کونسے نازل ہو گے
 شوی لگا ہن ایسا نہیں ملتا ایدل
 موج کی طرح دل مردم آبی لہرای

صورت آئیہ وائیل ہن پاری گیسو
 سانپ بنجائنگی ڈسنی کو ہماری گیسو
 مشک و عنبر سی بسای ہن تمہاری گیسو
 بل پر آجاتی ہن جوقت تمہاری گیسو
 پچانسنی کی لٹی کرنی ہن اشاری گیسو
 اوس سی خوش رنگ ہن خوشبو ہن زری گیسو
 او بھین عاشق سی نہ شانک کی شہاری گیسو
 تونی کنگھی سی پریر جو سواو می گیسو
 ہجرین باد جو آتی ہن تمہاری گیسو
 اٹریون تک جو ساہونگی تمہاری گیسو
 جس سی قابو میں ہون اوں شوخ کی پائی گیسو
 بکھری جوقت کہ دریا کی کنار ہی گیسو

بہرِ حُسن و بہن سانب تہا بری گیسو

پہنبر خدا بنی جو اپنی دکھائی مال
تب بی شکلف اوسکی نظر سب کو دہائی مال
سو پانسی جو کہو کی اوسنی دکھائی مال
آی نہ دل کو عنبر و مشک خن پسند
حور و پری کی زلف نہ ہرگز پسند ہو
تیوں پہر کوئی تلاش کری عنبر اور مشک
سو پانسی جب کہ ہوں دیا اوسنی چوٹی کا
بگڑی تمام خلق کی اسی غیرت پری
بیش و بنظیر بن زلفون کی پری
ہستو اسیر دام ہو ہی آہ بال بال
دیکھانہ آئندہ اوشہا کی سوی سنل چمن
نام خدا ہی جس کو یون یار کی منو

پھر سنبل چمن کے کسکو نہ بہائی مال
جب اوس پری بنی ہو پین اپنی دکھائی مال
آئندہ نسی چوم چوم کی سب لگائی مال
اوس جو روشن نے سر کی جو اپنی شکھائی مال
وہ شوخ گنسو و کی جو اپنی دکھائی مال
ٹوٹی ہوئی جو یار کی مشاطہ لائی مال
حد و کی ہی نہ آئندہ بن ہرگز سمانی مال
مشاطہ بنی جو زلف سیہ کی بنائی مال
ڈھونڈا تمام خلق میں ایسی پائی مال
زلفون کی اسی پری جو نظر بکھوائی مال
ایسی ہی اسی پری ترنی محکو خوشائی مال
ایام گل میں جیسی کہ کہو بہن آئی مال

تا دور و بال بال رہن کرم جوی

مشاطہ سی جو یارنی رہی گندہای بال

نہیں مطلوب مری دلوں ہما کی چوٹی
جیسی خوش وضع ہی اوس حور لقا کی چوٹی
اب نہ او بچھی کہیں پاؤں نہیں پہنچو ف آتا
کچلی سانپ فی چوڑی ہی یہ معلوم ہوا
پہانستی ہی دل ناکام کوزلف مشکین
بال بال اب تو ہی عشاق کی جان لگو
جوٹی کی شعر کہوں کیوں نہ صفت میں آوے
دست مشاطہ کری قطع جو کسر باندھا
مدعی جب کہ وہ خوشبو کی ہوی اوسکی حضور
کروں کس کی صفت نظم میں ہی شک پر
کوڑی سی دیتی ہیں تشبیہ جو اسکی بیوگ

یاد ہی حضرت محبوب خدا کی چوٹی
ایسی دیکھی نہ رجال اور نساک کی چوٹی
پیشہ یوں تک گئی اوس حور لقا کی چوٹی
اوسنی موباف سی بوقت جدائی چوٹی
ٹوڑی عاشق کو لگائی تھی ہلا کی چوٹی
ای پریرا دیہ موجود ہی جفا کی چوٹی
تجروا لہدی ایسی ہی عطا کی چوٹی
شانہ بیچرم جی کیوں اوسکی شاکی چوٹی
عنبر و مشک پر ای یار ہنساک کی چوٹی
سحر کی زلفیں اگر ہن تو ہلا کی چوٹی
شاعر و نہیں نہو کس طرح سی شاکی چوٹی

پر سرخاب تو کچه او سین لکای نهی
 و دونه بخت شیه سوی تب کامل
 پاتنه آجای تو رتب کی دشت نری
 پست و پامال هو کی کچه هی حیف نری
 سجدو اللہ لی سوی مهر شوریده دینی
 کرد و دست پر اک بار گران ڈالا هی
 رایحه دوزکات ای رشک پری جانا هی

فخر بر سلی کرتی ہی ہما کی چوٹی
 اہل گئی جب کہ بت حور تقا کی چوٹی
 رو کر ہی ساری بلاون کو ہلا کی چوٹی
 بوب گئی ایر بون سی او گئی ہما کی چوٹی
 ای پر پرو بختی خالق نی عطا کی چوٹی
 ہی حقیقت بن سزا و اسزاک کی چوٹی
 و ابو مولی ہی کسی سمت ہوا کی چوٹی

سانپ با شکا ہر اک بعد کت سمجھی ماور

تر عرق مین جو ہوا و من بخت صفا کی چوٹی

خوشنما ایسی ہی ای بار خیمہاری گنگھی
 زخم دل پر مری کردستی ہی کاری گنگھی
 زلف پیمان نظر آئی جو تمہاری ایجا
 باد ہوتا ہی از بادہ کمر مازک پر

ایسی دیکھی نہی آفاق مین بہاری ای
 نور حقیقت مری حق مین ہی کشاری گنگھی
 دل صد چاک نی صد فہمین اواری گنگھی
 زلف مین آپ نہ بسکای بہاری گنگھی

ای بر بچہ ہین ناگن سی زیادہ بھین پیشکش اس دل صد چاک کو کر دین اوسکی استراون زلفو کو ہونی ہین دیتی ہی صبا عبث الزام اوسی آپ نو یا کرتی ہین رہی کوچہ ہین اگر زلفت کی چندی ساکن طُروں کو مری پہانسیں بیانی ہی کسپا	ہی سر مار سیہ رنگ تہار می کنگھی اوسکو مقبول کہی ہو جو ہار می کنگھی یار کرتا ہی جو ہنگام سواری کنگھی نہین آرائش کیسویں ہین عاری کنگھی عینو مشک ہین بسجای تہار می کنگھی ہی حقیقت ہین مری جان شکاری کنگھی
--	---

غسل کرتی ہین وہ تاور تو ہو ا کرتی ہی

قطرہ افشان صفت ابر ہار می کنگھی

اندھانی عیون سی بنای ہی ابری مانگ دل پہانسیں مین قہر ہی آفت ہی بلا عشاق سی منظور اگر نہر نہین تمکو کیا اوسکی سزا پاکی صفت نظم کرم ہم حورین نہ متقابل ہو مین گلزار حیان کے	ہی حسن مین یکتا تری ای رشک پری مانگ کہتی ٹھین پر شہیوہ بیدادگری مانگ اندھ سی اب خیر تو ای رشک پری مانگ رخ غیرت حور ای تو ہی رشک پری مانگ دہلائی جو اوس غیرت حورالی پری مانگ
---	---

شرمند هوی کا بهشتان اوج فلک پر
 ہی بال برابر نہیں فرق آج تک اوسین
 دعویٰ نہ ہی کا بهشتان کو سرگردون
 دریابی صفا موج میں ہی ای بیم خوبی
 تارا جی عشاق پسند آتی ہی اوسکو
 عشاق کی دل چہن لٹی اوسنی فریاد
 شطاطہ فی اقتشان طلای جو چنی ہی

و کھلا ہی جو تونی کبھی ای شک پری
 تونی جو نکالی تہی پر پروہ پری
 و کھلا ہی اگر اپنی اوس جلوہ کری
 شطاطہ فی بنو موتو نسی تری بہری
 دل باگت کی لیتی نہیں ای شک پری
 زیندہ نہیں ہی یہ تہی مہفت بری ما
 ناپندہ ہوی صورت مواف نہری

تعریف سراپا میں یہ سوچا بھی ناور
 ہی حسن سی خوبی سی لطافت میں ہری

نور و نوب تخم سی تابان ہی تمہارا مواف
 جن انسان ملگ و حور پری و غلمان
 روشنی کا بهشتان کی نہیں خوش آتی
 کون اب ہی کہ جسکو نہیں منظور نظر

عمیون نہ عشاق کو خوش ای پیارا
 ظکو ایجان نہیں و لیبی ہی پیارا مواف
 جب سنی آبا ہی نظر ملو تمہارا مواف
 چاہی و اونی اکھو نکاہی تارا مواف

کچھ چٹائی پر دھور کی دل کو کیا کیا
 چاند کی آنکھ میں ای بار بکا چونڈ لگی
 ای بری انھی تیرہی جو تیری چوٹیا
 سانپ سی سانپ کی من گھنٹن دیکھا ہی
 مرغ چوٹی میں پڑا جب تو کہا یہ سب
 ش او سکی ہو کوئی جس میں مکان
 سکو معلوم ہوا ابر سب برسا ہی
 اونکی ہر چیز پہلی ہوئی ہی جو خود میں

دلکش انسان کا ہی شوخ خودارامو با
 چاندنی رات میں دیکھی جو تمہارا مو با
 سانپ کی کیچلی سی کم نہیں پیارامو با
 کیا جدائی کری چوٹی کی گوارامو با
 غریب عاشق بھی ہی رنگیں تمہارا مو با
 دست قدرت نی سبایا ہی تمہارا مو با
 تر ہو جب کہ پسینی سنی تمہارا مو با
 پیاری چوٹی ہی تو کیونکر نہ ہو پیارامو با

مرتبہ کیون نہ ہر اک بسی ہو زیادہ نادور	دوسکی چوٹی سبی جو رکنا ہی سہارا مو با
--	---------------------------------------

سری بالونہیں پریر وہی چمکتا جھومر	کیون نہور شک وہ عقد ثریا جھومر
موتیوں سی ہی مرصع جو تمہارا جھومر	گیون نہو مد نظر حورو پر می کا جھومر
خوشنما بالونہیں جیسا ہی تمہارا جھومر	کبھی ایسا نظر آیا نہیں پیار جھومر

اوسکی تعریف میں جو کچھ نہ کہوں زیبای
ای پر پر و تری سر پر جو کچھ پائی
عبودہ کر مک شباب نظر آتا ہے
ابر بھی جیسی کہ تابان ہونہ چار دم
سیم و زر اپنی انعام میں بخشی اویں
زیورون کی تری ہو سکتی نہیں ہی تو

دست قدرتانی پر روی سنوارا جو
زیور و نہیں ہو کس طرح سی بالا جو
جب چمکنا ہی میان شب پیدا جو
اوس سی کچھ ترہ کی چمکنا ہی تہا جو
سادہ کار و بن فی بنایا جو سہرا جو
چشم افلاک فی دیکھانہ ترا سا جو

چشم انجم میں چکا چوندگی ای مادر
اوس پر زار دلی جسوقت کہایا جو

خسار و بے باب جو کھراتی ہن گیسو
دل چاک نہیں کرتی مر شائد کی مانند
سوار سپہ سامنی آتی ہن ہمارے
مربوط نظر آتی ہن طاوس و سنہ مار
وہ سنبھل طرام کا ہوتا نہیں طالب

گیا کیا کہوں کیا چچ میں دل لاتی ہن
او بجا بھی زلف و غن اگر پاتی ہن گیسو
انج پر تری جسوقت کہ ہراتی ہن گیسو
جب سبزہ خسار پر آجاتی ہن گیسو
جس شخص کو اوس شوخ کی خوش آتی ہن

کسیاچ من لاتی من دل حیتہ ار قم
اوڑتی ہوئی ناگن نظر آتی ہی ہوا پر
وینا ہون کہی اونسی اگر نسبت سنل
وہ مار سیہ جانکی ڈرجاتی ہن کیا کیا
اس غم سی نہ کیون او بچی ہمارا دل پاند

رخسارون پر اوس گل کے جوہر اتی ہن گیسو
موباف سہی کہل کر جو بکھر جاتی ہن گیسو
ناگن مری اوس سنی کو بجاتی ہن گیسو
گروت مین کہی اونکی جو جاتی ہن گیسو
اغیار جو اوس شوخ کی سلجھاتی ہن گیسو

ہم سہل کلزار کی مائل نھن نادور
دل سی ہن کچھ ایسی ہی خوش آتی گیسو

ہو کی کیونکر نہ پیون من تری سر کا تعویذ
اوسکو آنکھوں نسی لگا لیتی ہن سب چوٹی ہن
لطف ای حور تری باونھن جور کہتا ہے
روشنی انجم افلاک مین کتب ہی ایسی
لطف مین حسن مین خشنہ گی خوبی مین
چشم بد دور ہی حاسد و کنی تاباں

قدرت حق سی بنا ہی وہ اثر کا تعویذ
ضمیم بدن کا ہی جوزر کا تعویذ
نہن ایسا نظر آتا ہی بشر کا تعویذ
ہی جو تائبندہ بت رشک قمر کا تعویذ
گیون نہو مد نظر اہل نظر کا تعویذ
باند ہو نکا بازوون پر اوس کی نظر کا

رفع بچینی ہو کہٹکا نہ ہی کہیم باسے
 غبر و مہرستی ہن بہہ دونوں حفاظت میں
 وہ جو جانی ہن کہن کیا نظر بدی غم
 دل ہڑکنی کو جو نافع ہو شب وقت

ہو مجرب جو کوی در و جگر کا تعویذ
 شام کا ایک ہی اور ایک سحر کا تعویذ
 باز و دن بر ہی بندہ او کی سفر کا تعویذ
 ہمنی پایا نہ کوی ایسی اثر کا تعویذ

نصین رہنمائی کسی چیز سی ڈرایا اور
 پاس ہوتا ہی جو اوس ترک پنہر کا تعویذ

نظر آیا نصین ایسا کوی اچھا چہکا
 محل و کوی مرصع ہی تمہارا چہکا
 گہنوں کو ویکہ کی لگتی ہی چکا چونڈائی
 مثل ای رشک بری وہ نصین رکھتا انا
 ہر پر ہر پر اوسی رستی ہی اتاری جو
 کسی نسبت دون کہ شبہ نصین ملتی ہی
 ہڑکنی آنکہ کسی نہ چمک بر او کی

گہنوں کا کیون ہو سرتاج تمہارا چہکا
 اوسکی مانند شہ افاق میں ہو گا چہکا
 مثل انجم کی چمکتا ہی تمہارا چہکا
 اس صفت کا نہ سنا اور نہ دیکھا چہکا
 نورین آنکو نصیبی لگاتی ہن تمہارا چہکا
 غیرت عقد ثریا ہی مصنف چہکا
 چاند سورج سی ہی تابان ہی تمہارا چہکا

لوگ نجم سحری کا کرین او سپر شہر
شام کو سمجھی یہ عاشق کہ ہوی جمع عیا
روز روشن کی صفا سب کو نظر آجای

شب کیسو میں جو تابان ہو صفا چہکا
وہل کی شب میں ہو گوہر نگشت لگی وہ چہکا
ہو مینور جو میان شب پلدا چہکا

مادر اور اسوقت ہوا شک کہ ہی نجم سحری
وہل کے شب میں کیسو قیمت جو چہکا چہکا

پلجا جو رسو یون کی پوٹی ٹوڑ کی ٹوپی
جب سی نظرای سب مغور کی ٹوپی
ہیں ہم تو فروتن ہیں کچھ غم نہیں دانی
بہاری جو کسی روز پہتا ہی تو ای بار
ننگا ہی جو کیا ہی لاو سہی زینت سہی
تعظیم سری کرتی ہیں خواب فرنگی
سرس زخمی آگی سی نکلتا نہیں کوئی
ہو خلق میں مثل ادسکی کوئی یہ نہیں ممکن

اونچی ہوئی بے غمیر مغفور کے ٹوپی
چھوڑ کو خوش آئی نہ تری نور کی ٹوپی
اوترگی تری کو چہ میں مغور کی ٹوپی
جہکتی ہی تری آگی سرور کی ٹوپی
پر ز نظر آئی نہ کسی عور کی ٹوپی
دیکھا جو بھی سری وہیں دور کی ٹوپی
جہک جاتی ہی آگی تری چہور کی ٹوپی
خالق نی بنای ہی تری نور کی ٹوپی

کیا کوئی مقابل ہو کہ یہ ہو نہیں سکتا
گنجینہ شمع کی حاجت شب و صلت میں نہیں

جہکتی ہی تری سامنی غفور کی ٹولی
سر پر تری ایست ہی مگر نور کی ٹولی

ای تادو بداح بنی ہیں تری آقا

اللہ فی بخشی ہی جہنم نور کی ٹولی

اوس پر یوشن لی اگر اپنی دکھائی اٹھنی
ہاتھ اگر آئین تو ہاتھ اوس کی سن جھون گنہ گنی
چادر کل خار منی بدتر نظر آنی لگے
اوس بچی کی سر پر ای جب نظر جلوہ فزا
سرسون لپے ہو لی چشم عاشق من جو دکھی
چادر ہتھاب سیلی آئی عاشق کو نظر
بوسہ لی بیکر لگایا آنکھ سے عاشق نے
ایک سی ہی ایک بہتر اوس کو دی اللہ
شرم ختم اوس پر ہی رخ کا جلوہ کیا ای

حور کی بکھر نہ لفظ و عنن سمای اڑنی
اوس بر منی نی خیکے ہاتھ نوسی لای اڑنی
جب نظر اوس غیرت حور کی آئی اڑنی
پھر کسی حور و چری کی بھی نہ بہا ہی اڑنی
چنپی جب اوس پر یوشن رکھائی اڑنی
اللہ اللہ کسی بد کہتی ہی صفای اڑنی
اوس پر یوشن کی مقدسی جو پای اڑنی
اڑنی کیوں وہ غیرت حور پر اڑنی
سرسی رکھتی ہی ہمیشہ اشنامی اڑنی

جسم صافی سی جدا ایک آن ہی ہوتی ہیں بار بار شرم و حیا میں آنز مائی اور نہنی

حال دل کہوں غیر ای نادور ہی کیا تھی کہوں

یاد آتی ہی با یام جد ای اوڑھے

ہین دن گرمی کی ہو ہلکا دوپٹا
 ٹوی ہلکی سی میر پر اوڑھے
 نظر سو سکی چڑیا آگنی صاف
 جوانی زور پر نام خندا ہی
 نہ نظر و نہیں سما ہی جا در ماہ
 بہت سی گو کہر و سی جو سیا تھا
 نہیں زیندہ ہی پوشاک بیماری
 بنارس جو آیا راہ آورد
 شب اوڑھے سکتی ہی بیماری اوڑھے
 بڑا اندھیر ہو گا ای پر پر و
 تمہیں زینا ہی ملل کا دوپٹا
 بہت بیماری ہی انخس کا دوپٹا
 ذرا شافی سی جب ڈھلکا دوپٹا
 ذرا چھوٹا ہی آؤں کا دوپٹا
 جو دیکھا وہ حسد جل کا دوپٹا
 دولائی میں سی کیا چلکا دوپٹا
 اگر اوڑھے ہو ہی تو ہلکا دوپٹا
 پسند آیا او نہیں کل کا دوپٹا
 رہی سر پر کوی ہلکا دوپٹا
 اگر سر سی تری ڈھلکا دوپٹا

کفن کو زیب دی ای ناور زرار

ملی ادھکا اگر ہلکا ہو پٹا

<p>ہی نامم خد اسمن میں محمود دولتی</p> <p>ایسی نظر آنی تھیں پر نور دولتی</p> <p>رہتی ہی گنیز و نشستی طور دولتی</p> <p>نیری نظر آنی ہی جو ہی دور دولتی</p> <p>کیو مکر نظرون کو ہو مستور دولتی</p> <p>روسی نہ اگر وہ دست محو دولتی</p> <p>چمکی جو میان شب و بجور دولتی</p> <p>بکر دستی میں سب گرمیوں دور دولتی</p> <p>دکھو ہی نور ستی ہی بدستور دولتی</p> <p>ہو کیون نہ پسندیدہ جمہور دولتی</p>	<p>عاسد کی نظریں رہی مستور دولتی</p> <p>ہی خوبو نہیں آپ کی مشہور دولتی</p> <p>غش و یکسنی دالو کو جو اجائی ہیں اور</p> <p>ہیں دیکھ کی محو او سکھ پر تن کی پرانی</p> <p>حسن اس سی زیادہ نہیں ہوتا ہی کسی</p> <p>عبارت نہیں ہو جوش جوانی سی ضرورت</p> <p>حاجت مرہی شمع کی کریم میں لعل</p> <p>بوقت کو ہی کام ہی آٹا نہیں ہرگز</p> <p>شرم او مگو ہی اتنی کہ تن پاک پر لعل</p> <p>کس نثر نورانی و خوش رنگ ہی لعل</p>
---	---

ناور شوق جرخ کو نسبت نہیں آویں

خوشترنگ ہی کس مرتبہ پر نور و دلائی

روزِ خلقت سی خمدہ نہین بیکار ابرو
 قاتلِ خلق ہین بیشک تری ای یار ابرو
 یاری مینی کسیدن جو ملا مین آنکھیں
 منہ سی حجاج کی اکثر یہ سنایا ہی
 جانبری کی کوی صورت نہین آتی ہی نظر
 سہم کر گوشہ مین چپ جاتی ہین جلائی ہین
 اب ہین بحرِ فناسی ہین کچہ بیم و ہراس
 حسن کے اوج پر او کو جو ہو ہی عراج
 اب اوسی اور سلا کو مکی ہین حاجت
 دونوں عارض ہین نہ وہر تو حال اختر ہین
 شوخ ہی چشم اگر چشم غزالان سی
 روزہ واروں کے چوکیا او ہین روزی توڑ

بہرِ سلیم نی جہا گئی خوار ابرو
 قتل ہر روز کیا کرتی ہین دو چار ابرو
 سنگنی میری لئی خنجر خوشوار ابرو
 مردِ شک محرابِ حرم ہین تری ای یار ابرو
 تیرے مرگان تو کمان آپ کی خوار ابرو
 دیکھتی ہین جو کسی او کی گمان ابرو
 شکل شستی کی نظر اتی ہین امی یار ابرو
 نھین قوسین کم بار کی خمدار ابرو
 ڈھال ہی حال سیدہ بار کی تلوار ابرو
 ہین ہلالِ فلک حسن وہ خمدار ابرو
 شاخ آہو سی ہین بہتر تری خمدار ابرو
 ہین ہلال بہ سوال گریار ابرو

روزہ داروں نے جو دیکھا اسی روزی
نیون ہلال رمضان دیکھ کے دیکھیں تلوار

ہین ہلال بہ شوال وہ خدا ار ابرو
جای شمشیر نظر آئیں جو اسی بار ابرو

اوسنی دیکھا نظر بدی اگر ای ناور

ہوی تلوار پی حاسد خدا ار ابرو

حسن میں جیسی ہن اوس شوخ کی پر خیم ابرو
جانبہ کی کوئی صورت نظر آتی ہی

یاری کوئی خفتالی کی نہیں ہی اسید

قتل عشاق کری وہ تو تعجب کیا ہی

کچھ نظر آتا ہن عشاق کی جانب سے نام

استغلاسی مدد اعلیٰ کو نہیں ہوتی ہی

حور و عثمان و پری کی ہی نہیں اسی ہن

مثل شبنم کبھی کیوں نہ رہیں اچھا قاتل

نظر بھری تو دیکھی اگر او کی طرف

ایسی آئی ہن حسن کوئی نظر کم ابرو

مثل شبنم کبھی رہتی ہن ہر دم ابرو

زلف کی طرح رہا کرتی ہن برجم ابرو

گجڑی تو رنظر آتی ہن تو برجم ابرو

راست دیکھی ہن حسن کوئی بہت کم ابرو

انسودن سچی نہیں دیکھی ہن کبھی غم ابرو

رہتی ہن جیسی کہ ایدل نہی آدم ابرو

قتل کا نہ ہتی ہن جو غم منعم ابرو

اکتہ تو کیا نہ لای کبھی رسم ابرو

روشنی الفت ہی زیادہ جوچی کیلای عجب
ساری اعضا سی من ای یار مقدم ابرو

اوسکی نظاری سی نادور کو نہ ہوش آی کیسی
کبھی دیکھلای جو وہ نور مجسم ابرو

گیا کہیں کس وجہ سی نور و ضیا آنکھوں میں ہی
بر غلط یہی کہ کوی از دہا آنکھوں میں ہی
گیا کہوں میں دای اولی الا بصائر کیا آنکھوں میں ہی
زلف و رخ سی جلوہ صبح و سہا آنکھوں میں ہی
اڑھین زلف و کئی دیدنی پای وہ بوسہ بھی
جمع اوصاف خالق فی بنایا ہی او میں
یاد میں مندی کی رد تاپوں اگر ارجان جان
زرد چہرہ ہو گیا ہی جو مرین چہر کا
دور عاشق اپنی نظر و نسی سن کر تی بھی
نظار جلوہ دیدار کب تک کیجئے

جلوہ حسن رسول مجتبیٰ آنکھوں میں ہی
جو حقیقت پر تو زلف رسا آنکھوں میں ہی
جلوہ حسن و جمال مہ نقا آنکھوں میں ہی
مانگ تیری مثل خط استوا آنکھوں میں ہی
اشدات کیا مروت کیا حیا آنکھوں میں ہی
رحم کا دل میں ہی گہر شرم و حیا آنکھوں میں ہی
سرخ انسو صورت رنگ خدا آنکھوں میں ہی
جلوہ گر او سدن سی رنگ کبریا آنکھوں میں ہی
پیون کی طرح سی ای یار جا آنکھوں میں ہی
جان راہی عدم ای دلیر با آنکھوں میں ہی

کانور دین جو کہ جادو گر ہیں وہ بھی کہتی ہیں
 روشنی روئی کر دی ہی بہادون ساون کو نخل
 زندہ جاوید ہو جانا ہی تو دیکھی جی
 کیا ہر دوسا زندگانی کا ہی مانند جانا
 مینی جب اونس کی کہا کچھ بحرین کہتی ہیں
 جب سی لایا ہی جو اب خط کو تر بار سی
 مونی نسی دیتی ہیں شبیہ جو اون دانون کو
 حسن خندان جنان بر ہی نہیں بڑی نظر
 اک نظر سی موم کو پھر جو کر دینی ہیں آب
 جب علی مصحف میں نظر آیا ہی نازاع البصر
 کیا قبا کا شوق کوئی دار فانی میں کرے
 قبیلہ ہی ہلکی سمت اوس کا فرک پیرتی ہی نظر
 اوس منم فی یہ کہا اودن تو میں ازرون کیان

سامری کی سحر کی ای بار جا انگوٹھیں ہی
 جلوہ گر عشاق کی شاید گھٹا انگوٹھیں ہی
 ای پرخی تمال کیا آب نہا انگوٹھیں ہی
 ہر گھڑی جب موج زن بحر فنا انگوٹھیں ہی
 ہنسی شبہ مالکی غم فی تب کہا انگوٹھیں ہی
 رتبہ عنقانہ کچھ ہمت رہا انگوٹھیں ہی
 موتیا بند او کی ایدل جھٹا انگوٹھیں ہی
 جیسی ای رشک بری جلوہ ترا انگوٹھیں ہی
 معجزہ کیا لوی ای معجز نما انگوٹھیں ہی
 روشنی ایمان کی تب سی سوا انگوٹھیں ہی
 جلوہ گر آہون پہر مشکل فنا انگوٹھیں ہی
 پنی ہر اک صورت قبدہ نما انگوٹھیں ہی
 دست بستہ عمن کی مینی کہ جا انگوٹھیں ہی

راست بہر نظارہ بازی غیر سی کرنا ہی وہ

اوس مستبصر جم کی گار نہ جگا اگھو نہیں

ماور ہزون کو نظارہ ہو بلداو سکا نصیب
صورت کلب علی صبح و سہا اگھو نہیں

بشریب کی طرف کو نہ اگر ہو سفری اگھو

لیا ذکر کسی سی جو کری بد نظری اگھو

تب جاسین کہہ اگھو نہی مری چار ہو اکبار

گیا حسن میں خوبی میں ہوا نہ اگھو نہ

تجید دیدہ نرس کو نہیں اوس سی ہی نسبت

راحت نہیں ہوتی ہی تری چہر میں ای

کیا شوخی رفتار ہی اوس گل حسن میں

کیا کیا تری اوصاف رقم کبھی ای شوخ

مشہور ہی معروف ہی منظر جہان ہی

افندی یہ میری دعا ہی کہ وہ پوٹلی

سطح نہواہل نظر کی نظری اگھو

بد بینی و شوخی سی ہی لایب بری اگھو

کرتی ملکیت چار طرف جلوہ گرمی اگھو

ہو آب کی خسار صفائیں تری اگھو

ہی شرم و سیاسی تری ای غور پری اگھو

خالی جو کہی غم سی ہو اگھو پری اگھو

تو دیکھ ذرا اگھو کی ای کباب وری اگھو

پلک میں ہیں اگر عورتوں رشک پری اگھو

خوشخبر نہیں کہتی ہی بہت ناموری اگھو

کرتی ہوتی اگھو سی ہو بد نظری اگھو

ہستی میں کہلی دیدہ باطن تری جانب
تہمت ہی کہم و آنکہ لڑائی میں ہر گئی

ہوتی ہی اگر سب دہم بخیری آنکہ
ہی اہم کی نظر باز بونسی صاف میری آنکہ

ای نادور خستہ کری عائد کو خدا کو

دالی مری جانب چو پی بند نظر ہی آنکہ

روشن ختم رسل سی چار آنکہ میں سو گئیں

جب سی ان پرود نشین سی چار آنکہ میں سو گئیں

زار زانیا بین روپار آنکہ میں سو گئیں

بیچارہ میں چکاری صاف آنکہ بولی حضور

مردم شہگان اشارہ سرہ چارون میں غضب

شہی چہر یان ہو ہی میں اندون نہ کی بار

جای طوف پھول نرس کے جو بھی تونی آج

سوی کیا بھل میں خوف سی طیار کی

اقربا بیمار کواپنی سمجھتی ہیں عزیز

طالع بیدار انسان بیدار آنکہ میں سو گئیں

نصب جانی روزن دیوار آنکہ میں سو گئیں

عشق چشم بارین بیمار آنکہ میں سو گئیں

کیا شکار افکھن تری ہی بار آنکہ میں سو گئیں

تویتی میں اوسکو جس سی چار آنکہ میں سو گئیں

کس بیت عشرت اداستی چار آنکہ میں سو گئیں

نزیب افزای مرد و ستار آنکہ میں سو گئیں

پتون کا کھٹکا ہو ابیدار آنکہ میں سو گئیں

ابرو مشرگان کو کسدان بار آنکہ میں سو گئیں

کون عالی زار پر اگر بپای اشک آه
 شاعران بی جو سخن گو او کز باند شاعران
 او کی متون کیا پیری بر ایک محبسی پیر کیا
 ہی ترا عینک لگانا ہی یہ عین معلوم
 شرم جب باقی نہیں ہی کیا لایا و نسی لکھ
 دودھی نشہ کی پری پتی ہیں اتورات
 نشہ می کی کیا تبدیل ساقی رنگ چشم
 چشم آہو چشم ابرو چشم جو پر چشم و ابرو
 بہر ہوشی کثرت نگاہوں کی کہ مانند نقاب
 خال نقطہ ناف مرکز دایرہ خط آب کا
 چشم اشکو نہیں محیط چشم ہی دایہی

ہجر کی شب میں مری غمخوار آنکھیں ہو گئیں
 فی الحقیقت صاحب گھٹا آنکھیں ہو گئیں
 کج مثال ابرو و خمدار آنکھیں ہو گئیں
 چشم بد و دراب تو دوسری چار آنکھیں ہو گئیں
 ویدو عینک سی اب تو چار آنکھیں ہو گئیں
 ای اب تو کیا صاحب زمار آنکھیں ہو گئیں
 آگی تو ابلق نہیں اب گھٹا آنکھیں ہو گئیں
 لب دو چار ای بیت یہ بخشی چار آنکھیں ہو گئیں
 اوس بر ہی کی رخ کی پردہ دار آنکھیں ہو گئیں
 وقت گردش غیرت بر کار آنکھیں ہو گئیں
 پر کی اس سیلاب میں کب پار آنکھیں ہو گئیں

روضہ شاہ نجف کو دیکھتے ہیں شکر ہی

پر فیاضی مآورد بیمار آنکھیں ہو گئیں

توڑنی ہی کعبہ میں جدم پیر سلیمان
 چاندی سوئی بناتی ہیں جو زر گر سلیمان
 گو کہ ستیا تو میں ہی خوش دھن اکتا سلیمان
 سادہ دشمنی میں نہاری شل سکتی ہیں
 بحر کی راتوں میں جو آتی نہیں بجکوشند
 پیر ہی اذیت کی برابر خوبان جان
 دستِ نڈرت نشی بنای ہی خدا کی اولی
 سا سلاوس اٹھ سہاسی ہو سکتا ہی کب
 ہو خدا کا سفر اولی کوئی ممکن نہیں
 سکا خالق نی بنایا ہی او نہیں انسان
 جگو جہا جس بنشای خدا ہی پاک
 حسن اوس مت کا ہی جیل و نظیر افاق

لیکر اعجاز تین حیران و شش در سلیمان
 ویکہ کہ اوس سب کو ہو جانی میں شش در سلیمان
 پر نظر آئیں نہ اوس ست کی برابر سلیمان
 گو کہ پھین لاکھ تباری کی زبور سلیمان
 جو کی اکتا نکلن و پاکر نی میں شب پیر سلیمان
 گو کہ جانی سی سہوی جانی میں بار سلیمان
 ہو نہیں سکتیں کہی اوس ست سی ہر سلیمان
 جس کا کہی تہن میں کوی جو ہر سلیمان
 گو بنای سنگ کی دنیا میں آذر سلیمان
 تیری اسی سب ہو نہیں سکتی برابر سلیمان
 ایسی کعبہ میں نہیں ای جو پیر سلیمان
 ایسی کب ہو نگلی میان بخت کوشور سلیمان

ہیں یہ فانی اور ناما در باقی اوسکی ذات

کیا خدا ہی پاک کے ہونگی برابر پندیان

نہو میں روئسی اک روز بھی عاری ملکین
ہوا اشارہ تو نہوں کا ہونسی عاری ملکین
مرغ جان صید ہو ویکوی جو تھاری ملکین
تھیں طوفان نہ آجای ہلڈو ہی بادی نوح
دیکھ کر کہتی ہیں ساری اولو اتنا بار یہ بات
ہی یہ تعبیر کہ کانٹو نہیں او بھنا سو گا
خون مٹرہ لوگ اگر رسم میں ہوتی ہیں ہم
پانی بہر تا ہی سحاب او نکلی شعلیں اگر
عکس سر نہ او میں ہم جانتی ہیں اسی کلر و
سب یہ کہتی ہیں کہ ہی جوش برابر نہ فرات
او میں یہ بات کہان ہی اوس کی کیا بات
نہیں اتنا ہی موافق کسی عاشق سی مناج

غم احمد میں رہیں ابر ہلاری ملکین
خدمت انکو کی کریں شل جواری ملکین
ہیں حقیقت میں مری باخلن شکاری ملکین
ہو بسلا دیا رہستی ہیں ہماری ملکین
ایسی پیاری نہ تو انکھیں ہیں نہ پیاری ملکین
خواب میں دیکھی ہیں بادی یا تھاری ملکین
لوگ کی بستی میں او سوفت تھاری ملکین
سیل میں او کو بہا ہی ہیں تھاری ملکین
ہیں سمیرہ حد سنی زیادہ جو تھاری ملکین
تر مجرم میں جو سوتی ہیں پھلاری ملکین
مانی لو یا کہتی دیکھی جو کٹاری ملکین
سب سی کرتی ہیں چہری داور کٹاری ملکین

خس کے ٹٹی سی ہوا خانہ دل ٹنڈا ہی
 خوب ثابت ہے کہ مشکل کے گہری جابی
 جیت تک آنکھیں تو بیدار رہا کرتی ہیں
 آنکھیں ہمارے جیسے نہیں دیکھا اولو
 خانہ چشم کی ہیں مردم دیدہ حافظہ
 گوہر اشک کی منظوم جو کرتی صفت
 حال بہ چشم سخنگو سی سناسی اوسکا
 ادب حضرت عیسیٰ کی ہوتی ہیں دوچار
 ستر خط کھڑاوت سی نمونہ تاسے
 آنکھیں ہمارے دیکھنی والو کی مجلس کیوں نہ
 خوش مشو لیلی و عذر او دین ہی ابد

ترجور سنی ہیں دم گرم وزاری ملکین
 مجھے ہوڑیں نہ کہیں منہ دم باری ملکین
 گرتی ہیں سحر کی شب نجم شماری ملکین
 ہجر جان میں نہیں دیکھ دو کی ماری ملکین
 جو کی دست ہیں جو آجاتی ہیں ماری ملکین
 گویا عجب ہی کہ جو دین اولو دراری ملکین
 گویا جانتی ہیں نامہ نگاری ملکین
 آنکھوں کی طرح چہ پالی ہتی حواری ملکین
 جب کہ تر ہوتی ہیں ای بار ہاری ملکین
 بنگلی ہیں حضرت خار ہاری ملکین
 ایسی دو چار تو گزری ہیں شکاری ملکین

سبب معفرت ای نادور مخزون ہو گئی

غم شبیر میں تر ہیں جو ہمارے ملکین

خم رها کرتی ہیں تسلیم کو اکثر ملکین
 ہوتی ہیں اشتا کو نسی اپنی جو کسے ملکین
 دشمن جان نہیں ایک ایسا بت کا فر ملکین
 چشم مخمور کی ہمیشہ ہوتا یاد گرس
 گرمیوں میں نہو جڑ کا و حاجت ہرگز
 نہیں دیتا ہی جگہ کوئی کچھ ملو گھر میں
 طحی کری باہی نظر جب رہ نظارہ چشم
 نظر تیز نہیں ہی مجھی کچھ تیر سی حکم
 قاعدہ ٹوٹنی کا قصد جو آنکھوں کی کیا
 آنکھوں نسی چشم بری کو نہیں جانتا صلا
 تیری آنکھوں کو جو کرتا نہیں منظور نظر
 اس قدر آنکھوں نسی عاشق کو نہیں ہی کسکا
 جیسی ہی طفلان نسی دل کو مری عشق

گیون نہ آنکھوں نسی ہوں مداح ہر ملکین
 کرتی ہیں ابر کو شہر مند و ملک پر ملکین
 ہوں تلوار گنہ تیری خنجر ملکین
 نہیں کہتی ہیں اگر آپ کی ہر ملکین
 اشتاک افشان ہو اگر آپ کی در پر ملکین
 پتلیاں آنکھوں کی اندر ہیں باہر ملکین
 خار بندی کو ہوں آمادہ مقرر ملکین
 بر چہان تانی ہوی ہیں مری ہر ملکین
 ہو گئیں دیکھتی ہی دیکھتی خنجر ملکین
 شرہ حور سی ہیں آپ کی شرہ کر ملکین
 رو صیف بستہ ہیں ہر سامنی کیو ملکین
 دشمن جان حزمین ہیں یہ شکر ملکین
 رگ جان کی لٹی ہیں صوت شہر ملکین

چشم دیدین ہی پای نظر کو کھنگا

ہو گھن میری لئی خار سی بڑہ کر ملکین

روضہ شاہ نجف کو ہو روان امی مادر

کرین جاروب کشی صحن سن جا کر ملکین

خاک پاک جو پھنکی لگا یا سرمہ

خاک پاک تری جب ہاتھ نہ آیا سرمہ

شوق دیدار ہو اجبہ کہ تری آنکھوں کا

گیا غضب ہوتی ہیں اللہ قریب طرار

ہو گیا خلق میں اندھیر سیاہی چہالی

خاک پلار کی ہاتھ اپنی جو آئی بیل

شاء انسی نہوی چشم مکمل کی صفت

کوہ طور آہ ہوا خاک سیہ جل جل کے

سمجھی ہم کحل بصر خاک رہ جانان کو

سن ہی خاک قدم یار بھارت کی لئی

پہر کوئی روز نہ آنکھوں کو خوش آیا

ہو کی عشاق لانی مجبور لگا یا سرمہ

طور کو پہونٹ کی عاشق لانی بنا یا سرمہ

مہدی ہاتھوں سی تو آنکھوں سی چرا یا سرمہ

اوس پر مزاد لی جھوٹ لگا یا سرمہ

اپنی آنکھوں کی لئی ہستی بنا یا سرمہ

ہو کی مجبور حبت شرم سی کہا یا سرمہ

اپنی آنکھوں میں جو رو میں مٹی لگا یا سرمہ

نہ خوش آبانہ خوش آبانہ خوش آیا سرمہ

ہفت اقلیم میں دھونڈا تو نہ پا یا سرمہ

بهر تاسید بهار است ہی و مای نادور

آکنه منیر خالک قدم کا ہو خدا یا میر

ہی چشم یار کا بشہور کا جل

نہاری سی تھپین جتوں کسکی

سیاہی میں ہی رحمان اب کو سب سے

تیری آکھوں سی کچھ نسبت نہوگی

کرگی رہزنی وہ چشم فتان

لاگیا نہ پھر آکھیں کسی سے

گرایا ادنی جو آکھوں سی اپنی

مینوکی ہی آکھوں کا ضیا بخشش

ضیا بخشش کیا کرتا ہی اکثر

صفایان کا ہی سرمہ شہرہ افاق

بڑا تانا آکھوں کا ہی نور کا جل

لگاتی یوں تو ہین جمہور کا جل

ہی مانند شب و یجور کا جل

لگائیں گو پر سیاہ و حور کا جل

لگانا ہی اگر منظور کا جل

لگائیکا جو وہ مغرور کا جل

تو دنیا سی ہو ا کا فیکلے جل

سیاہی سی ہی گو معمور کا جل

برای دیدی نور کا جل

نہیں سی اوستہر تو دور کا جل

کھل آکھوں نکاشید ہی نادور

دکھادی اک نظر ای جو کاجل

نئی کی چا صفا پر نور سننے
 ہوں کیوں خلوت میں شہور سننے
 محبت میں نہ ہستی کی ہو غمناک
 تمن عزم حرم یار ای دل
 گولی مونسئی سی پوچی اوسکی
 گولی نزدیک نسی کیا سمجھی اوسکو
 ہین و غوی اوج کی منبر کو کیا کیا
 میں پست پیش نور حق کو سمجھا
 تری اعضا کی کیا تعریف لکھوں
 نقاب اذنی اگر ہی رات کالی

ہتی فہم حسن سی معمور سننے
 پری سی خوب ہی ای عور سننے
 ہی لازم اذنی کو دور سننے
 چو خود را غاخر و مجبور سننے
 ہی روشنی مثل شمع طور سننے
 حقیقت میں بہت ہی دور سننے
 دکھادی تو ہی ای مغرور سننے
 ہوں گی گہو گنٹ میں جب مستور سننے
 پری خسار ہن تو حو سننے
 تو ہی شمع شب و سحر سننے

بدل کن یاد ای نادر علی را
 اگر حسا دورا مغرور سننے

غم خوبونین یون سنن ده بلندناک
 جو صفت بکلی اوسکی تو پانای ده صلا
 هی فصیح بخش فیض سان عاشقو کنی ده
 اندری نازکی که دم سیر گلستان
 اعضا می یار یون تو بین پد ایک خوشتر
 حور و پری که اسی ملی ای کهان حسین
 دل عاشقو کنی کنجی ای اپنی سمت که
 اعضا جو اوس حسین لی اپنی و کهای
 جیسی بنائی هی بد قدرت نی تری نوب
 غمناک سب حسین هو ای اوسکی رشک سی

نهته سپوگی تو حسن بین سوگی دو چندان
 هی صاف بر غلط جو کپی نادره پندناک
 پیرو نی پاتی هی کسکو بد کب گزندناک
 ای جو بوی گل تو کهر لی بین بلندناک
 سب سی زیاده ای هی لیکن بلندناک
 دلکش زیاده سب سی هی ده بلندناک
 سچ بوچی تو کرنی هی کار کندناک
 محکو پسند آلی دل در و مندناک
 هوگی حسین کسکی بت ارجمندناک
 هی خوبونین سب سی زیاده بلندناک

کهنی بین صدق دل سی جو نادر بین

منبر سی اوج بین هی زیاده دو چندان

سخ پر جو ای پری هی تری آشکاره

و کله ای هی بانه به کی بهار نهته

ہی بوجہ سونی ہو تو پوئنگا ہی بہت گراں
 دل پر ہو تما پو اسنی بہ اسکان ہی
 حلقہ بگوش کون ہی دنیا میں خوشن
 ممکن نہیں کہ محو دل عاشقان سی ہو
 شرح اوکی خوبو کی ہو طبع معنی بنا
 گرمی جو تیری شعلہ جو الہ و یکہ لے
 چہ حاجت چراغ نہ ہی کام شمع کا
 اوکی نہیں کہ ہو نہیں سکتی بیان و
 چہ چلی تاک اوکی سب ہی تو گیا

جلوہ ہمیشہ تادیر دلخستہ کو دکھای
 نمائے کسی نظر سی ہو کردگار تہ

ہی تاک میں کیا ہی خوشنما لوگ
 ہوتا ہی دماغ اوس سی تازہ

اوس روی ناز میں کو نہ کیو کر ہو با
 الفت میں کرتی ہی چہ فی اختیار
 آتا ہی بکجو و یکہ کی بکجو ہی پیار
 نگو جو یاد تیری ہی لیل و نہار
 رخ پر دکھائی ہی جو تہا ہی بہار
 ہی یہ یقین وہ ہی ہو تیرے شمار
 ہو تو ہی جب وصال کے شب نور بار
 دیتی ہی زیب چہ ہی برای گلزار
 نہنی رہا نہ کبھی لیل و نہار تہ

کہتی ہی جو خوبی و صفا لوگ
 خوشبو تری تاک میں ہی کیا لوگ

<p> سب خوبونسی ہن او سکی اگاہ ہن زر گرو سادہ کار عاجز مداح خسین مہی کون او سکا ہی موتیوں سی مرقع ایدل او سکی تشبیہ ہی لہن ہے تیزی سید نہ دیکھی آج تک تو حور و بکی سسل ہن سب سی بہتر سہمین ہی الہی کی خوشنوی </p>	<p> مشہور جہان ہی چاہا لوگ ہی صنعت خاص کبریا لوگ ہی قابل مدحت و ثنا لوگ دکھلائی ہی لطیف واہ کیا لوگ بیشمار ہی تیزی دلربا لوگ آسی ہے نظر ہزار ما لوگ پر تیزی سی کب ہی خوشنما لوگ ہی ناک مین جلوہ گر حد و نونگ </p>
---	--

<p> ہی صبح و ساد عای نامور آجای نظروہ یا خدا لوگ </p>	
--	--

<p> صحت سی سنی کا مہین کم نام خدا رخ میشل سیمان جہان مین ہی ترار رخ بارب پوری اول در دولت سی مرار رخ </p>	<p> ای صل علی صل علی صل علی رخ عیا اکھن مین کیا پلکین مین کیا رضین مین کیا رخ عکوبہ کے طرف ہو صفت قبیلہ نما رخ </p>
---	---

شطرنج میں جستیری پیادو کی تری صف
 یہ نہ صاف وہ داغی بت کامل ہی وہ ناقص
 تہل جانی مرا غنچہ دل مثل گل بلوغ
 ساکن حرم کوئی بیان کاہوین ای شیخ
 ہی داغ جولالہ میں کلفت ماہ میں ہی
 جو قتل کیا جلوه دیدار دکھاوی
 کیا وجہ کہ ایزد شری کج رہی میں مہی

چچی کو ہٹا سامنی رخ کی ہنو رخ
 ای بہر نقا ماہ کجا اور کجا رخ
 تہنی جو دو پٹی سی ترا باد صبا رخ
 غیبی کی طرف قبدہ ہو کس طرح مرا رخ
 ان دونوں میں تہنی بہتری ترا نام خدا رخ
 اب دہاں شہی ای تغیران پہانہ چہ رخ
 مانند کمان کسلی رہتای ہر رخ

ای ناورد ریش ہی مدد شکر ہمارا
 دل احمد مرسل کی طرف سوی خدا رخ

جیسی امی یار ہین تہاری گال
 اوسنی اولٹا نقاب کا گوشہ
 دل جو زویری نہ کیوں ہو ستدا
 مہر وہ دونوں صدقی ہین اون پر

ہین البشی کیسی پیاری گال
 دیکھنی میں تو آئی باری گال
 گوری گوری ہین پیاری پیاری گال
 فلک حسن کی ہین تار می گال

محو شاق ہو گئے ای دل
دارین عشاق جان کو جس نے
باغ رضوان کی بچوں میں وہ لب
اوسکو غازی کی کیا ضرورت ہے
بہوٹ بھلی گلی سہی رنگت سرخ
قدر کیا مہر و مہ کی وہ بجا نے

اوسنی غازی سی جب سنوری گال
ایسی کسی کی ہیں اور پیاری گال
ہیں چین کی اگر نہ ار سی گال
جس کے اشد فی سنوری گال
پانوں سی بہر گئی جو ساری گال
جس نے دیکھی نہیں تمہاری گال

کوی اونسی سوا خفین نادور
فلک حسن کی ہیں تیری گال

کیا ہی پر نور ہی ایجان تمہارا عازہ
گالوں کی حسن کو وہ بندہ کر دیتا ہے
جو کہ باز ارمین تیار ہو اکر تا ہی
قدرتی رنگ ہی اس میں وہ بشر کی صفت
جب لگا بیتی ہو غم چہرہ نورانی پر

نظر آیا نہیں ایسا کبھی بار اعارہ
کیون پسند آئی نہ امی شوخ اندازہ
صرف ہوتا ہی وہ خوش و نہین سارا عازہ
کیون نہ کر جامی تری رخ سی کنار اعارہ
چاہتی مہی ہیں اسکندر و دارا عازہ

گہرا دوس بتی ہلا ہی جو رخ انور پر مخوشاں کو پاتا ہی جو اکثر اون پر نہ تو سر نہ سی ہی کچھ کام نہ کچھ حاصل سی اونکی رخسار جو رنگین ہن خود قدرت کے مخو نظارہ بہ وہ نہ کیوں اوسکی ہون	کرتی دیتا تھین عاشق کو نظارہ اعازہ پیش آتا ہی با لطافت و مدار اعازہ مچکو آفاق میں ہر شے سی ہی پیارا رب عارض تھین کرتی ہن نصارا روح پر جس نے گویا کہ ہن تارا اعازہ
---	---

اوسکی بی دیکھی ہوئی چہن تہا وید

کہد و اوس سی کہ دکھا دی وہ خدا را اعازہ

خو می خفین پسندی محکو سوای خط

رخ پر ہوئی جو یار کی نشو و نما ی خط

کچھ بال شہ گئی ہوں اگر روی صاف

پرتی ہن نظر کسی نہی پر جہان میں

ملوٹی نایغ خلدنی جلوہ دکھا دیا

حقیقت اب شباب کی ہوٹو نسی ہو عیا

گیو مکر زبان پر نہو میری ثنائی خط

اوش روز سی ہی جان خرمین متلای خط

حجام ای حضور سے بنای خط

دل محو ہو گیا ہی جو دیکھی صفائی خط

عارض بر ای صم جو ہوئی ابتدای خط

تو سیر سبزہ زار برارم کی دکھای خط

مسرور دل ہنو کبھی مجھ دل ملول کا
 بی حکم حق نصیب نہ نشانی کسی کو ہو
 نکلی جو بال عارض صافی پر ای صمم
 جب او کی ہیکتی تہن مسین اور تہا شیا

خشین ز مرد آپ جو محکو بجای خط
 سایہ فکن اگر چہ ہو سر پر ہای خط
 زینت زیادہ روہ ہولی از برای خط
 تری سی ہی مبری جان خرم آشنای خط

ناور جو ادیس سی عشق اسی طرح بر رہا
 جان و دل و جگر میں کر و نگاہ ندای خط

جسنی دیکھا اوس سی سو جان سی بہا ہا سہرا
 مکس رخسارہ صافی جو پڑا ہی اوس
 زیور دن کی صفت ہو نہیں سکتی ہی مان
 حسن کے قدر جہنم ہی وہ عیب کہتی ہی مان
 ٹری سونکی چمک جانی ہی جہنم
 سب نے جانا کہ ہوا مہر و نشان طالع
 کیون نہ زیندہ و فرخندہ ہو ہر اک لئی

کسی دو بہانی نہ ایسا کہتی پانا سہرا
 آندہ سی ہی زیادہ ہی مصفا سہرا
 حسن میں ماہ و فلک سی ہی دو بالا سہرا
 نوشتہ اب نظر آیا ہی نہ ایرا سہرا
 نور کا ہکو دکھانا ہی تماشا سہرا
 چہری پر بانڈہ کی جب گہری وہ آیا سہرا
 دست قدرت ہی خدائی ہی بنایا سہرا

عقد پر دین کی چمک ہی نہ خوش آئی دل کو
اوسکی اور اوسکی عزیز دکنی لہی ہو مسعود

رخ پر نور پر اوسنی جو دکھایا سہرا
ساری گہر کو یہ مبارک ہو ستارہ سہرا

جو پہن عار من پر نور پر اب ہی نامور

کسی نوشاہ کا دل کو نہ خوش آیا سہرا

جب حنیو کی دیکھی پیاری لب

سیکڑون فردی زندہ ہوتی ہین

وسن کا لطف ایک دن نہ مل

گوئی غماقی پر برامی سوال

کا ایلان عاشقون کو دیتی ہو

اوسکی اعضا تمام ہین ہمیشہ

ہونٹ ابی جان کیون ہون شیریں

نہ بچانٹان سسی کا

خلد کی پیوی مثل اوسکے حسین

یاد آئی ہین تمہاری لب

صاف نہ جانچش من تمہاری لب

واو عا میں رہی ہماری لب

نہ کہلی ایک دن ہماری لب

جب کہنی کہلتی ہین تمہاری لب

رخ نہ دیکھتا ابھی پیاری لب

اصل میں ہین مشکر کی پاری لب

چوسنے کے جب کہ ہم تمہاری لب

سب ہی وہ وقتن چہواری لب

چوم لون اکھونسی گھاون اوہین

ہاتھ آئین جو اوکھن پاری لب

ورگہ تپ مین ہی دانا دور

رہین واوصت مین ہاری لب

گیون نعت مین نہ واپس اپنی وفا کی سو
 پہلی ہی سرخ لال تھی اوس قہر باکی ہو
 زندہ کئی جو عروسی تھی عہد سیح کی
 نس ریو اہی غصہ خدا خبر ہی کری
 بوجی جو قتل عاشق ناشاد کی خبر
 سب نے کہا کہ اگر جہان مین لگ کئی
 کہا کر گھوری آپ خمین مین نہ ای
 خواہش ہوئی نہ آپ بھاکی تمام
 شام و سحر وہ کوستی ہی سہی مین مین
 ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نہ ماند

پیدا ہوئی مین واسطی مدح و ثنا کی ہو
 سلیم کھا اب زیادہ مین سی لگا کی ہو
 محکو جلا و بہر خد اب ہلا کی ہو نہ
 کرنی ہو سرخ کسلی اپنی جبا کی ہو
 بس رہ گئی وہ دہنو نسی اپنی جبا کی ہو
 تمنی دکھای اپنی جو دکھنا جتا کی ہو
 بڑ کامی نہ اتش گل کو دکھای ہو
 جو سی جو مینی بار کی سی پھر کی ہو
 ہم کہولتی مین واسطی جھکے دعا کی ہو
 پانی سی تر ہوئی نہ شہ کر لہ کی ہو

شکر خدای پاک کہ جز مدح الہیست
کہنتی نہیں ہن نادراں وفا کی تھو

اپنی ہونٹوں کی جو اوس گل نی دکھائی
سب مانا ہونہ سکا پھر کہی نافرمان سی
ساتھ سو یا جو شب وصل ہمارے بیخ
نیلوفر بومل گیا ہی بھی نہ شک گزرا
جو پہاڑ کی نظر اوس کی لب نازک پر
جیسی دیکھا سی آلودہ لبون کا جلوہ
فصل بارش میں گھٹا ابر فلک کا تہ
عنبر کو مشک کی کیا چاہ ہو میری دل کو
خوشنما جیسی ہی اوس ست کی لب نازک
کہنت گئی دل میں جوان ہونٹوں کی نکت چاڑھ

نہ کہنی باغ میں سوس نے لگائی سی
اوسنی زینت کی لمبی تبت کہ لگائی سی
بوسون سی ہونٹوں کی اوس ست کی تہ لگائی
ہونٹوں پر پار نی اپنی جو جمائی
ایسی خوش رنگ نہ ہرگز نظر آئی
جیسی خوش رو کی مری دل کو نہ پہنچی
اوس پر نرا دلی اپنی جو دکھائی
رنگ و بو میں ہی کہیں اوسنی سوالی
دھونڈی آفاق میں تو ایسی نہ پائی
جیسی خوش رو کی نظر میں نہ سمائی

عید کی دنسی زیادہ ہوئی نادراں کو خوشی

اوس پر پزاد کی نزدیک جو آئی مسی

جو ہی باقوت کا ہرنگ لا کہا
 لبون کا تیری جیسا دیکھتی ہن
 جو شوخی رنگ کی یون ہی رہی
 ہن بعدِ شہ زینت کی طلبکار
 سفر کرنی ہن کہا کر بان جب وہ
 یہ ترکیبی وہ رنگ قدرتی ہی
 ہی گو گل دیو کی ہو تون برا بگل
 گل زینت گل اور رنگ و لالہ
 ارادہ چو سنی کا او سگو ہو جای
 لبون تک تیری جب پہنچا تو اگل

و کہا یا بخت نی ہرنگ لا کہا
 حینو نکا ہن خوش رنگ لا کہا
 کر گیا عاشقو نکو رنگ لا کہا
 جہان ہن وہ پیکر ملک لا کہا
 ہن جہان کی فرشت لا کہا
 نہ کیون ہو اون لبو شہی رنگ لا کہا
 ترا سا پر ہن خوش رنگ لا کہا
 کر گیا تیون کو چو رنگ لا کہا
 جو دیکھی دور سی ہی لنگ لا کہا
 ہوا مثل گل اور رنگ لا کہا

چو بکرتا اور اون شیرین لبون تک
 ہوا ہی گل کا ہرنگ لا کہا

مفضل عیش میں پڑا جس سے تیری وہ لایا بیڑا
 خوب جیسا کہ عطا دست نگارین سے ہوا
 اوس پر پڑا دلی سو پیار سے پہچا جو تھی
 ورق گل سے گرا نقد زمین اوسکو سمجھا
 حکمتی دلیان جو عطا آپ کی کہیں بخت میں
 خالص دانو نہیں جو کہہ کر بھی پہچانی
 کو تکلف سے بگھائی بہت اغیار کی پان
 سونی چاندی کی چوٹی میں رقی پانویں
 بہت ملو اسی ہی لذت میں زیادہ پان
 چہرہ ماہ اوس میں نہ تھا اور نہ کچھ خوبی تھی

قتل کا جسنی کہ عاشق کی اوٹھایا بیڑا
 عمر بہا لہی مزی کا نہیں کہایا بیڑا
 مان نکاپان سمجھ کر اوسی کہایا بیڑا
 دست نازک سے اگر اوسنی لگایا بیڑا
 ہاتھ کا بہر کسی کلرو کی نہ بہایا بیڑا
 جوم کرانگہو نشی عاشق کی لگایا بیڑا
 مجھ کو لکین نہ خوش آیانہ خوش آیا بیڑا
 پیر کسکا یہ نظر میں نہ سہایا بیڑا
 اپنی ہاتھو نشی جو اوس گل کی کہلایا بیڑا
 غیر دلی سچی و سفار میں سے ہو کہایا بیڑا

سرخرو غیر و مگو کر تاہی وہ دی دی کی افعال

دور سے بازنی نادور کو دکھایا بیڑا

بہر حق کہولتی تھی احمد مختار میں

غیر و حی آپ نہ دا کرتی تھی زینار میں

یار سا کم سخن آفاق میں ہو گانہ کوئی
 مثل او سکی چین و برین ہی کو ان سین
 غس سی تشبیہ دی حیران ہی عقل بشری
 طالب ز رہون کسی ای یہ نہیں ہی امید
 تبہی کہلتا نہیں اقرار کو منہ اول گل کا
 منہ تو کہلتا ہی نہیں بہر لکھم او سکا
 خط کو ترجیح ہی ربحان چین پر تیری
 بوسی لی لبتی میں اغیار ہمیشہ او سکی
 گول ہی تنگ ہی شیرین ہی نہایت ^{ادل}

گہو تنہا ہی نہیں ہی اندپی گفتار دہن
 سبب او سکا ہی ذوق غنچہ گلزار دہن
 مثل تیری نہیں آفاق میں ای یار دہن
 تبہی کہلتا ہی صورت سو فار دہن
 وصال کی واسطی واپی انکار دہن
 تب میں سچ جانوں اگر کہو لی وہ عیار دہن
 غنچہ گل سی کہیں خوب ہی ای یار دہن
 عمر بہر سہی نہ چو ما کہی ای یار دہن
 چوم بسنی کی ہی ہر طرح ہنزا اور دہن

او سکی تشبیہ تو دنیا میں نہیں ہی پیدا
 چشمہ خلد ہی ای تاور دیندار دہن

لکھی وصف بنی ہی کسکا منہ
 نہیں دیکھا کسینی اب اس منہ
 بان سزاوار ہے ہمارا منہ
 حور کا چہرہ ہے پری کا منہ

این دو نونسی عشق ہی محبو
آدمی کیا دین کی وصف لکھی
اسکو کہنی ہن عقدہ حاصل
وردندان سی برج ہی ہرنی
سب معجز نما کو کہنی پرستے
توزہ قند سی ہی بہتر ہے
بوٹہ لب کی کزلی ہو نہمت
چہری کا حسن کیا کروں تحریر

ہی مکر بیشاں عفتا مست
ہی نوالہ بڑا در اساست
نہ کہنی آپ کا ہوا واس
صدف بفرسی ہی اچھا
حور سی حسن میں ہی زیبا
آپ کا آدمی حضور والا
ہمیں آنکھوں سی ہی نہ دیکھا
پلی پلی میں ہونٹہ چوٹا

ہی جو ناور عزم شیر خدا
سامنی اوسکی ہو ہی کس کا

فکر اور دلی توالی میں کمتر زبان
وصف علی وفا طہ سبطین و مصطفیٰ
میں ہو رہا ہن ہون کسی وقت میں ہن

وصف ایتہ رہتا ہن اکثر زبان
ہو امی دل حزن میں ہی اکثر زبان
اوصاف پختن کی ہن اکثر زبان

دن کو تو لغت احمد مرسل رقم کردن
گویائی کی ہوئی بھی طاقت اسلمی
ای دل جو لغت مصطفوی کر چکا بیان
وہ کون ہی جو مودح شیر خدا بہن
ہنگام خوف و مشکل و جہم ہر سو غم
امید ہی شفاعت عصیان کی واسطے
نغز شہی دو نون بانو کی چپ گرلی نگاہ

نام علی رہی مری شہ زبان پر
ایدل ری جو لغت پہ ہر زبان پر
مدحت ائمہ کی بنو کیونکر زبان پر
وصف علی ہر اک کی ہی گہر گہ زبان پر
آہا ہی نام حیدر و صفدر زبان پر
ہو گا علی علی دم محشر زبان پر
آہا ہی نام نامی حسد زبان پر

مشکل کہی جو ساسنی آجای خلق میں
مادر نہو نام قانع خیر زبان پر

گویا رہی ہمارے دہن میں اگر زبان
کہلتی ہی گالیوں کی بخی بیشتر زبان
ٹیون مروی زندہ آب کی بانو سی ہوئی
شیرینی اوسنی ایسی کہان پائی اصل سن

کہی نبی کی لغت میں اللہ تر زبان
چھوٹا اگر چہ منہ ہی بڑی ہی گہ زبان
اعجاز کا جو کہنی بہن ہی اثر زبان
سج بوجی تو ہی شرف شکر زبان

شیرین کلام جج کو شہو ہو گیا
 ہونی نہ کیوں ازل ہی میں ادھی کنارہ
 اب نام بوسہ لی نہیں سکتی ہن خوف
 تنگی کی وجہ سے نہیں کہلنا ہی منہ اگر
 مدت کی بعد وصل کی شب ہاتھ آج
 سن پاگنی صد اتودہ چلد سکی رات
 مری وہ جب نہیں تو صفت کر سکو نہیں کیا
 دانوں کے صفت میں ہن گہریز کیوں ہوں

جس شخص نے کہ چوسی تری رات بہ زبان
 دانوں کی دشمنی سی جو کہتی خبر زبان
 یا چوسنی ہی یار کی دو دو پیر زبان
 پیر کیا عجب جو او کی نہ آئی نظر زبان
 یہ خوف ہی کہ کہو لی نہ مرغ سحر زبان
 ای مرغ بیخ بھر حسد ابد کر زبان
 عاجزی بہر و صفت وہاں و کر زبان
 آب گہری آہی جو کہتا ہوں تر زبان

نادر کی بہ دعا ہی ادھی سلاپ سو نگہ جا
 ماحد بندی کی واسطی کہو لے اگر خواہ

اس سی ہوا شرف ہی پہ کیا زبان
 گرم شہنا ہو مکی صفت میں جو میں ہوا
 لکھتا ہوں صفت او کی لبو مکی جو شہر

جو ہر ہی نعت خیر ورا کا زبان میں
 کیا کیا پڑا کیا مری جہاں زبان میں
 جاری فصاحتوں کی ہن دریا زبان میں

<p>چو سی جو کوئی او سکو چہا ت ایدلی نہ ہو او سکو چوم جو لی کوئی اکیبار ہوئی ہی دور ول کی کدورت و مہ سخن شیرین لبو کی وصف میں پرتا ہون چہ مرد و نسی وہ جو باتیں کہیں تہ ہون ہی شیرین زبان و نسی کیا کرتی ہن وہ شاد لے وقت نزع ہی دی ساغر شراب</p>	<p>گو با اثر ہی آب بر بیا کا زبان میں گو با بہر ہی لذت ضہبا زبان میں خلق ہی لطف او کئی مصفا زبان میں اما ہی صاف لطف مر با زبان میں جانی شہو کی لطف ہن گویا زبان میں ادنی ہن ہی کلمہ بجا زبان میں ان کا کل پڑا ہی پانس سنی کاٹنا زبان میں</p>
--	--

حاصل شرف تلمذ نسخ سی جو ہو
ناظر ہی لطف آب کی اچھا زبان میں

<p>سب سی شہ کی نئی کای بھوشا وقت یار کا کیون نہ زمانہ میں ہونا یاب وقت بانہری عشق میں ہوا و کی یہ اہمال نویان او میں جو ہن مجھی وہ پوجی کوئی</p>	<p>سچ اگر نو چو زمانہ میں ہی نایاب وقت نگاہ عکس بے عمل سی سرخاب وقت نگاہ اول کی او بودنی کو گرداب وقت سب کہتا ہون میں جب کہتی ہن اچھا وقت</p>
---	--

بیتھارون کو چکرو تونی جودی ہی اکون
دوب جامی دل عاشق تو تعجب کیا ہی
پیا سی کیو کمرہ ہین چاہنی والی اوکی
فائدہ چاہنی مین اوکی ہین ہی ملی
منعکس ہے جوب سرخ سی اوکی استہلا
عضو عضو اوکی ہین کہتی ہین عالم مین جواب

کہتی ہین سب کہ ہی شاید چہ سیما بفتن
لب لکڑ ہین ایم خوبی تو ہی گروا بفتن
سج اگر بوجی کوئی سی چہ بی آب بفتن
پیا سو مکو کر شین سکنا کہی سیرا بفتن
پہلی تہا سیب ہنی اب عبرت عذاب بفتن
لب ہین بیشل زمانہ مین تو نمایا بفتن

چاوڑ مزہم ادسی کہنا ہی بجاری تادور

یعنی آفاق مین شہودی نمایا بفتن

صورت نظر آئی جو سر راہ دقن کے
اٹھا بھی ڈوبنی سی خط مین رکے
جو دیکھنی والی ہین وہ ہین محو سراپا
ہی عشق جی ڈوبنی کا خوف ہی اونکو
اب کوئی کنواں ہونہن بھائی کسی طرح

شب سی ہی مری دل کو بہت چاہ بفتن
کہ ہونٹوں کی الفت ہی تو ہی گاہ بفتن
صورت جو دکھانی وہ سر راہ دقن کے
افت نہ کہے کیو ہی دی اٹھ دقن کے
صورت نظر آئی ہی جو ای ماہ دقن کے

<p> ہولی بھی ممکن یہ نہیں ہی کسی صورت دل ڈوب گیا جان بچانی ہوئی مشکل نین قیدیوں کی طرح مصیبت پہنچا ہوا تمیون ڈوب کی عاشق نہ مرن آہ کنویں ہو جائیگی سب موی بدن شکر میں گویا </p>	<p> یاد آتی ہی محسوس کو کہ وبیگاہ ذوق کے الفت جو بھی ہوگی نارگاہ ذوق کے دل کو جو محبت ہوئی صد آہ ذوق کے صورت نہیں دیکھی بہت گمراہ ذوق کے ہو جائیگی محبت بھی المیہ ذوق کے </p>
---	---

یہ غیب سی آتی ہی صد اکان میں تادیر
 عاشق کی لہی خوب نہیں جاہ ذوق کے

<p> جبرسم نظر آئی نہ بیمار دند ان و شہوار جو ہوتی ہیں دوچار دند ان اوس بڑ جاتی ہی گلشن میں گل سون آہی ہو جاتی ہیں گلشن میں زار و کی ہی آبرو اوکی سب سی جو ہوئی ہی حاصل آبرو جکو کہ ہی بحر جان میں حال </p>	<p> دل نہ کیونکر ہو پیر کے نثار دند ان شوق سی ہوتی ہیں ایی باز طر دند ان مہی نکر جو دکھاتی ہو بیمار دند ان پان کہا کر جو دکھاتی ہو بیمار دند ان در خوش آب ہیں سب شکر گزرد دند ان ہوتیوں میں نہیں کرتی ہیں شمار دند ان </p>
---	---

آج سی عشق نہیں ہی بھی اون دانتوں کا
سو تو کو نہیں گنتا ہی کوئی مثل خد
بوسی ہاتھ آئی شب وصل جو اون کی ایدل
آبرہ جب کہ ہر آن کو وہ دیا کرتی ہیں

عمر گزری کہ میں ہوں سینہ نگار دندان
منی جسد منسی دکھائی می بیار دندان
ہم نہ کس طرح سی ہوں شکر گزار دندان
توئی کس طرح منی ہو شکوہ گزار دندان

ہو سی جب دانت پیر کی شہید می ملاز
ہم اوس بدن سی ہیں دانت شمار دندان

کب ہوں پری کب دقن پر دانت
بزم جفت نہیں خوش آتی ہی
عزیز مشک خوش نہیں آتی
ذابطہ عشق زلف کا چکھنا
عشق جوشن کا جو مزہ چکھا
نہیں نہائی قبا کی گل ایدل
سب شیریں کی بوسی کی ہی ہوں

ہی مرا بوسہ دین پر دانت
ہی مگر اوکلی آجمن پر دانت
جیسی ہی زلف پر شکن پر دانت
نرمانا فہ ختن پر دانت
نرمانا دل کو نثرین پر دانت
ہم کو ہی اوکلی پیرین پر دانت
نہیں عشاق کا دقن پر دانت

ہم ہین باغِ خلد کی شاہوت
وام صبا و جو بچانا ہے
سبِ جنت ہین پسند آتا

جیسی ہی کوی گنبدن پروانت
ہی مگر بلبلِ جہن پر فوانست
ای پیری ہی تری وطن پروانت

مادرِ مین رہی سی دنیا
اوسکی ایدل مین پیرزن پروانت

ہین جیسی آپ کی خبرِ بشرکان
ہین سنتی کبھی دردِ مگرکان
ہین نازک اوس پیری کی استعدکان
کہا نہی لائیکا ایسی بشرکان
سناوی جو خبر لایا ہو اوسکی
ہی اسید اوسکی آگلی سواری
اگر ہی بی نثر سرو گلستان
کبھی آواز نامہ بر نہ آئی

تسکی کب ہین ایسی باخبرکان
ہین عاشق کی طرف سی بنجرکان
اوشا سکتی ہین بارِ گہرکان
تری جیسی کہ ہین ای سمبر کلستان
بہت نشاق ہین ای نامہ پرکان
لگی رہتی ہین سوی رہنجرکان
ہین مخلقتِ جانان مین نجرکان
گہلی رہتی ہین گو دو دو پرکان

سنی آواز ای پرده نشین کب
 شناگانا شیر ایک دن ہی
 لگائی تونہ ویکھی پر بنا گوش
 نہیں ہم ضعف سی کرتی ہیں عظیم
 ہر اک کی حال سی نگاہ میں وہ
 ہی تشبہ اور سب اعضا کی تیری
 بہرے زینتی نہیں عاشق کی بدی
 یہ سب اعضا تری رہتی ہیں مثل

رہی مشتاق اپنی عمر ہر کان
 لگا می بد تون آواز پر کان
 نہ زینتی آکھو کہو آئی نظر کان
 کھڑی ہو جاتی ہیں اپنی مگر کان
 ہنیں رکھتی ہمارے پند خبر کان
 ہنیں رکھتی ہیں تانی تیری پر کان
 ہنیں فریاد سنتی ہیں مگر کان
 جسین و چشم و آبرو اور سر کان

تری فریاد اور کیا سنی دہ

کہ رکھتی ہیں تغافل کا اثر کان

عمیون ہون کان جو اسی ہو ای بار کان
 لطف نباتی ہیں جو زیر کاکل خداز کان
 غیر جو کچھ کہتی ہیں سنی ہیں او کو غور کان

سنتی ہیں نعت پیر جو مری ہر بار کان
 سایہ پال عاکو سمجھی ہیں بیجا رس کان
 میری یا تو نہیں نہیں رکھتی پر کار کان

ناله و فریاد کر مگو تو هم تیار ہیں
 بگو خالق نی کیا ہی صاحبِ دل و دل
 ناله و فریاد عاشق تو نہیں سنتی گہنی
 شش جہت میں مثل انگارہ توبہ ممکن ہی نہیں
 حلقہ حیرت میں آجائگی ساری عشق باز
 جندی بالی جھکی موتی بہاری بہاری جھکی
 راز کی باتیں ہیں خلوت میں بھی کہہ سکی ہیں

ہیں نہ سنتی اور سنتی کی لہی مختار کان
 کیوں نہ ہر کان ۱۲ چند ہون سہی یار
 ہیں مگر ز پور پہنی کی لہی تیار کان
 چشم بہی زلف عارض ابرو و خد کان
 سرس کر بیکاری برہمن جب کہی از مار کان
 کشت ز پور نہ کردی آب کی انگار کان
 خلق میں مشہور یہ ہی کہی ہی لو کان

مازہ اشعار داند نوین کہہ رہی ہیں شہتر
 ہیں سچہ دانو کی ای نا اور ہیں در کا کا

جب کہ کانو میں بہانہ ہی وہ دلبر مالہ
 دایرہ سائر عالم ہی جو خوبی اوسکی
 ای پری جیسی جڑا وہیں تری کانو میں
 وہی بیدار کیا کرتی ہیں وہ عاشق پر

ہوتی ہیں شمس و قمر و یکہ کی شہر مالہ
 دل عاشق میں کرتا ہی بگر گہر مالہ
 خوب دیکھا نہیں ہی ادنیٰ بڑا ہر مالہ
 جو سکھانا ہی ستم ادنا سکر مالہ

وضع میں اپنی ہی ترجیح ہر اک کو یکن
 ہاتھ ہر جہاں بناب کو دیکھوں نہ سمجھی
 گرمی حسن سی او کی رخ نورانی کی
 منصف اوج پر اعلیٰ کی ہو جاتا ہی
 لال چلی اسی ہر اک کہا کرتا ہی
 سسکی نیکر وہ نرا کمن سی او چل جاتا

اوسکی بالی سی ہن ہی کو می شہ کر مال
 نظر آجا ہی اگر محکو مد تو مال
 ہو گیا شغلہ جو الہ سی شہ کر مال
 دیکھ بٹا ہی جو ادھکا مہر انور مال
 جب کہ ہوتا ہی پسینا من کئی تر مال
 جب ادبہ جاتا ہی بالو ہن سنگر مال

چشم انصاف سی دیکھا تو یہ معلوم ہوا

ہی سخن سب ہی ترا نا دور مضطر بال

نظر آتھنہ ایسی ای پر پرو بالیان پتی
 تشار بہ ماہ و مہر صبح سی کیا کیمی ابدل
 عسکو اوسن انید او ہن ممکن ہی یہ اصل
 نہ عنبر کو نکو پاتا ہی نہ مشک او کو بوختا ہی
 ہو کوئی حسن میں او کی مقابل غیر ممکن

دکھائی بیجا مانہ اگر نو بالیان پتی
 ہن من نور میں کم اک سر ہو بالیان پتی
 جفا و ظلم کی رکھتی ہن نو بالیان پتی
 ہوی ہن قرب کیوسی یہ خوشبو بالیان پتی
 پر پرو شہرہ عالم ہن نری بالیان پتی

کسی نرجس چون کسکو کهن کم دل و کعبه جبریت
 تری و دیوانه خالی بین بن حاجت چراغی
 هوا عازم جوین نظاره رخ کاشی ای
 هوا اگر تاهای تب لطف چراغان بزمین حاصل
 مراک کو شوق زیوری گمشدش لوس بر برو

برابر حسن بین تری جگنو بالیان تری
 بین تابان شمع سی بڑه کر پر و بالیان تری
 نظر ای قریب خلق برو بالیان تری
 چک جانی بین حسن و هم زیر و بالیان تری
 بهرین دیکھی بین ای چشم سحرگو بالیان تری

چک جانی بین فرط نازکی سی رتوای بادور

پهنای جو کانونین و خوشرو بالیان تری

تری جیسی که ای سیمرو
 نهین امکان حور و کنی چون ایسی
 نهین خوش آتی بین شمس و قمری
 رهی کیا کوی گیسوین اندر
 ضرورت شمع و سستی کلی نهین هی
 نه کان ایسی سینو کی نظر ای

نهین رگه کنی بین تا بند و شمشیر
 دکهای و بری اپنی لیکر
 نشورین جو هی آهون اهر تو
 که تا بند هی اوسکی تا کر
 هی تا بند تری تار گهنز
 نهین دیکھی تری بسی عمر بر تو

وہ مونی پہنچ گیا کانوہن اپنی
خیر لا جلد بڑا پس جان جان کی
چرخ و شمس کی حاجت ہو پھر
نقور کیا ہو دنیا کی دنی کا

اوٹھا سکتی نہیں بار گھر لو
نگی ہی اداں طرف ای نامہ بر لو
خود تابان ہو تمہاری تا سحر لو
نگی رہتی ہی جب دل کی او دہر لو

چرخ ماہ کا بن پر نہ بہا ہی
ہو دیکھی تا دیر خستہ جگر لو

ہی دل میں شمع الفت خیر البشر کی لو
تابان ہی ایسی گوشہ بت سیمبر کی لو
ہی اس حزمند آتش سوز جگر کی لو
پر نور دی یار کی لکنا نہ نہیں خستہ
جو بالیان تہن شعلہ جوالہ سنگین
بالی کی گونج ایسی ہی تابان ہی ای پر
کبر کو زقیب کی کسیدن جلا دیا

کیونکر نگلی رہی نہ بھی پیر او دہر کی لو
کل جسکے آگے جوتی ہی شمع فکر کی لو
بہت رن سہی ہوگی شعلہ مار سفر کی نو
جامہ ہی میری ماہہ من شمع سحر کی لو
ہی گرم ایسی گوشہ بت سیمبر کی لو
بی نور جسکے آگے ہی شمع فکر کی لو
ہی کیوں بلند شعلہ سوز جگر کی لو

ہم آہ گرم کھچکی ایسی شب فراق
 ای روشنی طبع تو بر من بلا شدا
 گیونگر گہر نہ شرم سی جا بر آب آب سو
 تاریکی اور ہی شب گیسو میں بڑھ گئی
 اندری سرکشی تری انی آتش خنا
 تابع لطف وصل ہو حاصل محال ہی
 پیری میں اعتد کسی بات کا نہیں

اونچی نہ ہونی بائگی شمع سو کی لو
 پھونکی گئی جسم آتش سوز جل کر کی لو
 دیکھی کہیں جو گوش بہ سیمبر کی لو
 پنهان ہوئی جو گوش بہ فتنہ گر کی لو
 اوتھو اوتھو ونسی اوتھنی لگی ہاتھ پر کی لو
 ای شعرو ہی تمام ہی سی تھک کر کی لو
 سہما ہون زبنت کوین چراغ سو کی لو

حاصل جو دیکھ دیکھ کی نادور کو طہتی ہیں

بیشک جلا گئی اوتھن ناسو کی لو

اللہ کی قدرت کی سنو دی ہیں کہ قبول
 اوس بت نی جڑ او جڑ اوتھنی ہیں کہ قبول
 بیش جہان یار تمہاری ہیں کہ قبول
 ایسی نہیں جیسی کہ ہازی ہیں کہ قبول

عیا نام خدا آپ کی پیاری ہیں کہ قبول
 خوشنید کی اکھ کو چکا چوند لگی ہی
 گو کیا ہی از پور ہو پونیا ہیں او کو
 جہتی ہیں یہ وہ زور و دیکھ کی قبول

زلفونکی تری بالی او پھر جاتی ہیں شاید
 اسفل میں ہیں سب اور یہ کانوں میں ساہن
 عشاق کی آنکھوں میں گل باغ میں ابدل
 عشاق سی پوچی کوئی جو انہیں ہی خوں
 بیون کانوں کی قربان ہوں عاشق بشتیا
 سب محو ہوئی ہیں ضیاء دیکھ کی اوکھی

اس وجہ سے زلفونسی کنارے میں کھینچوں
 لب ز یورونسی آب کی باری میں کھینچوں
 غیر ونگی جلا سکو شہراری میں کھینچوں
 گلزار ہستی کی ہزاری میں کھینچوں
 اسی رشک پر ہی آنکھوں کی تازی میں کھینچوں
 عیا حسن افلاک کی تازی میں کھینچوں

ای تادر دل ریش اگر غور سی دیکھا
 سب ز یورونسی یار کی سپاری میں کھینچوں

حسے تابان ہی تر کاکل بچان کلی
 دیکھ کر اسکی تڑپ برق بھی نہ مٹدہ
 کانوں کی بجلی سی ہوگی نہ زیادہ تان
 کروں کہوشی کی میں تعریف کہ حیران ہی
 برق کی آنکھوں میں لگتی ہی چکا چوندا

چمکی گی یون نہ دم بارش باران بجلی
 پہنی کانوں میں جو وہ طعن و ستان کلی
 اوج پر چرخ کی ہر حید ہو تابان کلی
 زلف ہی ابر سیہ اور میں ان کلی
 کانوں میں یار کی ہوگی ہی جو تابان کلی

کونہ لنگی سی تب اگھوئین ہر عاشق کے
 کانوئین اوکی چک جاتی ہی جیسی ابد
 میں جو روتا ہوں تو اس وقت وہ سرتی
 یوں تو تابان ہی ہر اک صوفی زبور کا
 ساق کا جس چمکا تو یہ معلوم ہوا

کان میں جب کہ پرتاپی وہ نشان بکلی
 جرخ پر یوں نہیں ہوتی ہی درشان بکلی
 چکی کیونکہ دم بارش باران بکلی
 لطف کانوئین دکھاتی ہی فراوان بکلی
 گر درخشندہ ہی اوکی تہ دامن بکلی

باد آتی ہی نہی اوکی بھی ای ماہر

جرخ پر ہوتی ہی صوفت کہ درشان بکلی

اشکوئین ہن آبدار مویں
 دانوئین ہن شاہوار مویں
 دیکھیں جو صفا و آبدار مویں
 شرمندہ ہوں ایسی آب اور جا
 دانوئین کی تھی ہی جیسی الفت
 دیکھ ہی اگر وہ دانست اپنی

سب اپنی کریں نثار مویں
 ہوں سب کی شہسار مویں
 اون دانوئین کی ہوں نثار مویں
 دانوئین سی جو ہوں ہر جا مویں
 عاشق کو ہن ناگوار مویں
 صدق کروئین ہر ار مویں

دانو کی جو بن پڑیگی تعریف
اشکو کی دکھاو نہیں جو گوہر
دانو کی مقابل ایام حسن
گیا بڑہ کی نزاکت اس سی ہوگی

ہم باہنگی بشمار مونسے
ہوں شرم سی پر غبار مونسے
کب ہوتی ہیں آبدار مونسے
ہیں کانو عین اوسکی بار مونسے

کام آلی ہر پیمو بن میں ہاویہ
پستی میں جو بشمار مونسے

خم رہی لغت بنی میں جو ہماری گردن
بوجہ سی ہر کی رہا کرتی ہی ہماری گردن
دونوں خساہیں گل اور میں سفلیں
جلوہ حسن خداداد نظر کیا آنی
مستحق شہینہ و ساقی یہ صد ادیتی
شرم عین سی اوٹائی نہیں ہر گل
اوسکی نظاری ہوں کس طرح نصیب عانت

ٹیوں نہ ہو مستحق شکر گزردی گردن
شکوہ شکر کہ قاتل کی اتاری گردن
صاف گلہ شدہ قدرت ہی ہماری گردن
اونکی خم رہتی ہی ہنگام سوری گردن
کہ صراحی سی یہ تلہری ہماری گردن
خم نہیں رہتی ہی بوجہ ہماری گردن
پتی رہتی ہی گلونہیں ساری گردن

سراوڻ هئا تائين ته فرط نزاکت کي سبب
حسن پراپني صراحي ڪونهو تاز ڪبهي
آج ڪر تي هو اگر قتل ڪرو ڪيا چاره

بار زبور سي هي اوهن شوخ کي عالمي ڪرڻ
بيڪده مين حوطه آبي اوهه پيا سي ڪرڻ
خون مير اهي قيامت مين تمهاري ڪرڻ

مستعد بهر عداوت جو هو اهي تادور

نتيجه جديد تي مخالف کي اوتاري ڪرڻ

نجي کي ته جي جو پر تنوير ڪرڻ
جو همهي چاهي اوهه بي پر ڪرڻ
ترا چهره هي روشن مثل خورشيد
حيات جا ودان حاصل ڪرڻ

نهين ويسي ڪو اڻ تصوير ڪرڻ
اهي ڪرڻ دين نه شمشير ڪرڻ
قمر آسا هي پر تنوير ڪرڻ
جو ڪاڻي و هبت بي پر ڪرڻ

عجب ظالم هي اوهه سفاڪ ابدل
اشاره ابرو ونگا ڪرڻ و ه

اوڻ اوتيا هي بي تقصير ڪرڻ
جد اهو جاي بي شمشير ڪرڻ
تو او بجهامي نه ڪيون پنجر ڪرڻ
جهڪائين ميرز او مير ڪرڻ

اگر پيلي اهي زلف صباد
ڪلام ميراجب پڙها جاي

جهان دیکه و دایان چیر چای او سکا
طلانی طوق زینده هی تحسکو
وه ابرو کا اشاره کرتی من حب
مزی غیرون نی بولی وصل کی مش
یه نازک دیکھی کو ظاہری تھی
سہرا رکت اپنا تم جو دکھلاو
محبت کا وہ طرہ سلسلہ ہے
جگہ پائی ہی سب اعضا سی برتر

ہی بتر احسن عالمگیر گردن
سری ہی لایق زنجیر گردن
تو کنت جاتی ہی لی تاخیر گردن
ٹٹی عاشق کی لی نقضہ گردن
کر گئی دبو کی تسخیر گردن
جہکامی شرم سنی کسیر گردن
مقتید ہی بلا زنجیر گردن
ہو کیون صاحب تو قیر گردن

ہوتی محضت است کی تاور
نہ کٹوانی اگر شبیر گردن

چاہی لغت نبی کا کری اظہار گلا
سجٹی ہو بونسی تیرا ہو گرا ساز گلا
فرد و سبیل زمانہ میں ہی ای بار گلا

اس سی قاصر ہو اگر تو ہی گنہگار گلا
خوشنما قدرت خالق سی ہی ای بار گلا
زلف بستی تو ہو اسخت گرا انبار گلا

ہوتی ہی لولی گردون کی برکت سکر
باہن غیرو کی ہن گردنیں حامل اوکی
دسترس بالو کی چوکی لئی جب کہ ہن
زلف کو چوڑ کی جیسا ہن منظور نظر
رشد الفت عاشق ہو گلی ہن لوکی
ٹہی اوس بروی پرچم ترکہی سروکار
یاد ہستی ہن بھی پانچ نما و ہن پانچ
رہو پوشیدہ گلہ شدین صبا تو ہو خوب
تیا کہون ہوتی ہی طرح کی جیت چکو

چشم بد دور ہی کیا کانہن تیار گل
چہونی پانی ہن ہن عاشق ناچار گل
سس کری ہاتھ سی لٹخ گنگار گل
ہی گوارا چورس ہن ہو کر فدا گل
ہن موضوع بتو نکابی زنا گل
ہم نہ سمجھی تھی کہ کاشکی یہ تورا گل
لب دین چاہ و قرن ابروی خدار گل
ہن زیا کہ کھلا ہو سر باز گل
چوم لیتی ہن رقبہ کی جویر گل

تیری حق میں ہی مادر کی خدا مہی دعا
تغ حیدر سی کئی حاسد عدا گل

بیش و بی نظیر ہی ای بت ترا گل
بچین سکی ہوتی تھی آواز ساری خلق

دکھلا ہی اک نظر بھی پھر خدا گل
ہی خوش صدا بچہ ہی بڑہ کر ترا گل

مطب پر کی وصف کوئی کیا کرتی پائیا
کرم ناسین ہی نہیں وہ اپنی وقت کا
شکر خدائے نیکوئی عاشق شادین
اعضای یار ایک ہی دوسرا سین
سکین حرم تہا نہ یہ بوسہ اگر تیا
سجیر زلف میں جو بید کنیا تو بس
تجربہ نہیں ختم خلق میں باخوش توانیا
دیکھا نہ ایک کابھی مصفا جہان میں

ہی بخوش نوا تو بانسری ہی سو گلا
اور ز دلکش اسکی ہی کیا تی ہی کیا گلا
کیا ملق تالو انکی ہیں ای وادہ کیا گلا
درنو و سبب و شکم دوست و پا گلا
کائنات ہی بی قصور و حجب بی وفا گلا
بانہ میں سخن نہیں آپ نہ ہرگز مرا گلا
رشد لی دیا ہی عجب نور کا گلا
جیسا ترا حسین ہی ای نہ تھا گلا

قابل میں اسکی صبر کا یہ نادر خزن

جکا خدائے ہی براہ خود اکل

حسن میں استخواب ہی ہیکل
چاندنی میں جیسی ہوا و طوح
جان بچپن ہی محبت میں

وادہ کیا لا جواب ہی ہیکل
ادنیٰ بذریعہ نقاب ہی ہیکل
حال دل کا خراب ہی ہیکل

فرس ہی عشق عاشقون کی لٹی	تیری الفت ثواب ہی ہیکل
جستی ز یورہن اوس پری روٹی	سکونجی سی محاب ہی ہیکل
عقد بر دین ہی دیکدی اوکی	نور میں آفتاب ہی ہیکل
ماہہ کیو لکڑ لگا می اوسکو	ناز کی میں حبیب ہی ہیکل
سامی تیری ز یور وین ہو	لے کے دنیا میں تاب ہی ہیکل
تیمہین دیکھا گناہ غور میں جب	خوبی صحیاب ہی ہیکل
لی تری دیکھی عاشقون کی لٹی	صبر دل کو نہ تاب ہی ہیکل

بہولتی ہی ہین ہی اسی نادور	
اوکی جو لا جواب ہی ہیکل	

آبکا خوش نہ اگر ملو کسی جگہ	ہم نہاری لٹی نو انگلی اچھا جگہ
واہ کیا گردن پر ہڈی کیا جگہ	حسن کا اپنی دکھانا ہی تماشا جگہ
شل او سکا ہین آفاق میں بدای جگہ	ز یور وین تری ای بار ہی اعلیٰ جگہ
ز یور وکو تری سب کہتی ہن بھیل و بھیل	نہ تو چپا کلی ایسی ہی نہ البسا جگہ

کیسی خوش وضع بن ای بار تمہاری زیور
 گلیا ہی ہی جلوہ بناتیری گلشن ای بار
 جب سی جگہ بکھا مرصع سری گردن بن صنم
 جرج پر عقد ثریا گوہی شرم اوہں کے
 مہر و مہر دیکھ کی شرمندہ ہوئی اوٹلی ضیا
 پر ضیا جنب گلی کا ہی تمہاری انہی بار

ہنر آفاق بن دیکھا کہی ایسا جگنو
 اس سہلی ہتر نہ جہرا و نظر آیا جگنو
 ٹہنی خوشنود کی گلی کا نہ خوش آیا جگنو
 تہنی جب گردن پر نورین ہنا جگنو
 غل کے وقت پر حیر و جوہر دارا جگنو
 نظر آبا تہنوئی پیا چکنا جگنو

نعل و یاقوت سی ناوری مرصع بالکل
 ٹہنی خوشنود کی گلی کا نہیں ایسا جگنو

ہی پیری نامہ خدا جیسی تمہاری دیکھ گئی
 حاجت مشعل نہیں ملوئی نف و سجور میں
 خم ہوئی جلتی ہی گردن یار کی جو بوجہ کے
 حسن کیور اسکے کجا حسن پوچی کیا ہی دل
 قدردان کے جانی بن جو کہ میں رتبہ شانس

ایسی دنیا میں نہیں دیکھی ایسا باز دیکھ گئی
 لطافت و کھلائی ہی سنگام سوار دیکھ گئی
 ہی مرصع اس پیری بکری بہار دیکھ گئی
 دست قدرت سی خدا ان ہی سوار دیکھ گئی
 زیور و نہیں ای پر روی شمار دیکھ گئی

عقد پردہ کی چپک جاگی آنکھیں شرم سے
 ہل گئی فرط خوشی سے دل کے عاشق کی کٹی
 اور زیور اور اعضا کا بڑا دیتی ہیں حسن
 جیت ہی او کی رہی فضل الہی شہی مدام
 پہلوں کا گہنا پسند طبع مجھ کو کھوا

ہو گی تابان جب کہ اوس گردن میں بہار دہنگی
 یہی اوسنی جب با یام بہار دہنگی
 کرتی ہے گردن میں او کی نور باری دہنگی
 زیور و ہنسی شرط کب انی پار باری دہنگی
 تنگ ہو کر اوسنی آخر کو روماری دہنگی

گہی کی اسی مادر جلاون جاگی مسجد میں چراغ
 اوس پر یوش کی نظر آئی جو باری دہنگی

کرتی ہی گردن میں جب جلوہ گری چنیا کلی
 جب مقابل ہوئیں سکتی ہیں زیور حور و کئی
 زیور و مکر و بیکہ کر مر لوط اعضا سی تر
 ہلکی ہو سادہ ہو چو سجا مادہ کار و کو یہ حکم
 جسم ہرین کوئی تیل او کی نور یور ہی سن
 محو مکر ہو دل عاشق نہ اوس کو دیکھ کر

خوش سنن آتی کیسی ای بری چنیا کلی
 چنیا کر لی آدمی کی ہسری چنیا کلی
 نذر کو لائیں نہ کون حور پر چنیا کلی
 ہو مرقع کی کھٹ سی بری چنیا کلی
 رکھتی ہی سب زیور و ہنسی سردی چنیا کلی
 جانشینی ہی خوب طرز دلبری چنیا کلی

اپنی زینت کی لہریں تو اسی ہی اول درجہ
نظارہ و باطن میں غریب و غریب تو کہتی ہیں وہ صلح
ساحری کی ساتھ پیش آتی ہی عشاق کی
یہ تنہا دلی ہی عاشق جاننا کی

خوبصورت کیوں نہ ہو شری جہا کی
گرانی ہی عاشق سی جنگ زرگری جہا کی
بیکہ آئی ہی فن جادوگری جہا کی
حسن و کسب ہی دم خنیاگری جہا کی

کیوں نہ اسی تباہ و برباد عاشق کی اوس جان
حسن و خوبی سنی او کی ہی بہتری جہا کی

اوس پروردگار اپنی دکھائی بخیر
زبور و کتابی جو صفت میں کی موزون او کی
جیسی دیکھی تری ای سحر کرم سینہ پر
نیدی طوق کو لالہ ہی خود شوق میں
چوم لوان ہاتھ میں و گر کی اگر باتہ میں
خوبصورت ہی گلا قدرتی ای غیرت عورت
جیسی آئی ہی نظر او کی گلی کی ای

تہب گئی دن میں مری او کی طلانی زنجیر
اوسنی ابغام میں ہی ایک طلانی زنجیر
سوج و سیاہی ہی و لکونہ خوش ای زنجیر
ای پری ایسی گلی میں تری بہا ہی زنجیر
خوبصورت ہی جہا کی کہ بنای زنجیر
تباہ و برباد ہی گلی جو پر ای زنجیر
پر نہ اکھو میں کسی ہی سہا ہی زنجیر

پری دور و بشریب ہوی محو حیرت
 مین صدای جس ناکہ بلی سمجھا
 ہو گئی دام وہ مرغ دل چشتی کی لٹی

کرتی ہی یار کی اعجاز نمائی ز بھر
 اوکئی ماہی نی جو پائون کے ہلائی بھر
 جب کہ صیادنی زلفون کی دکھائی بھر

پھولن کی بازراکت سی نہ اوٹھی نادر

سوزا کی یار نی کس طرح اوٹھائی ز بھر

ایسی ہی ہو لو کی تری تھکون ٹہی مار
 وہ گلبدن جو تھک کسیدن دکھائی مار
 دل بین چہار قیوبت کی کیا کیا نہ خار غم
 اغیار حیرت و غم و کلفت سی مٹ گئی
 نازک بدن کو او سکی نہ ستمی سی تلو زنج
 اوس گلبدن کی گردن نازک کیو سٹ
 گل ہی باغ و ہنسی خارا اکھوین
 نازک ز یادہ حد سی ہی وہ طفل نازن

خوران باغ خلد کی دل کو نہ بہائی مار
 تو حور کا نظر میں نہ اپنی سمائی مار
 جب گوئی کی حضور سی عشاق لای مار
 مجلس میں دست یاری مہنی جو پائی مار
 بستر سپاہی وصل میں اپنی بچائی مار
 سوچا ہ اور پار مہنی گندہ لای مار
 معنی زلف سی جب کہ ہوا لای لای مار
 ممکن بہن ہی بہ کراو سکی اوٹھائی مار

پہلو کی دیکھی اگر دن نازک میں اونکی جب
انوس حور و شکر کا کہ پسند آئیں اصل میں

پہلو تو سونہون کی نہ ابدل خوش ای ہمار
باغ چندان کی پہلو کی گلچین نہابی ہمار

خارش رقیب کی دل میں پہنچا ہے
ناور ہم اسکی بزم سی جب جاکی لائی ہمار

پہنچا جس وقت ای صہم تو طوق
گل چنار کی جو ہی ناز و یک
سبز کوئی تہن فردم آئے
بوسہ لیتا ہی ہمار ہمتا ب
گھون نہ سنہور خوبون میں ہو
جھکی اوسکی گلی میں شل ہلال
قدروان زیورون کی کہتی ہیں
شکل ابیکے ہین کوی زیور
روز و شب بس رقیب کرتی ہیں

ہاتھ بلہ ہو شتر او طوق
پہلو نیشی ہی زیادہ خوش طوق
جلوہ گری جو برب جو طوق
جب ہستای شوح خوش طوق
چلے ایک جہان میں ہر سو طوق
پہنچا ہم وہ شوح خوش طوق
کم ہین ہمار سہلو طوق
ہی جو پنجم مثال ابرو طوق
جیسے کہتی ہیں وہ نہ جو طوق

محبوبین مہر و ماہ گردون پر

آپ کا دیکھ کر ہڈی اڑھو

ظہیر کی ہنر زبور ای تاد

ہی مری واسطی ہلا کو طوق

تری ایسی ہن خوش اسلوب ہونڈ

ہن او سکی ایسی خوش اسلوب ہونڈ

پر برو کون آپا خلق ہن

تری ای یار ہن ایسی ہی پرورد

گردن اعضا کی ہن توفیق کیا کیا

جہاں تا ہی حیا سی اپنی بازو

تھی ربط او کی اعضا سی ہن

ہون او سکی حسن کے مداح دل سی

تری آگے نظر ہن مہری ای یار

جہن ہے حسن کے قدر او کی نزو پاک

ہن دنیا میں ایسی خوب ہونڈ

پر مری کی جس سی ہن محبوب ہونڈ

ہنوں جبکو تری مرغوب ہونڈ

عمرین رسم کو جو مطلوب ہونڈ

ہن بازو خوب خوش اسلوب ہونڈ

دکھانا ہی وہ کب محبوب ہونڈ

ہی طالب خلق ہن مطلوب ہونڈ

جو دیکھیں جو سفا و یعقوب ہونڈ

حسینو کی ہن سب محبوب ہونڈ

پسندیدہ ہن بازو خوب ہونڈ

قسم سی قول تاور کا ہی ای بار

ہین دیکھی تری سی خوب موٹا

کہتا ہوں شبیہ شہر ابرار نعلین
ہی جوش جنون میں مری ستار نعلین
عاشق کو سولائی ہین کون یار نعلین
ارغیاری عالی ہین مجلس ہی تہا
جب نغمہ مہرا ہوتی ہین ہم سخن چین
باوکی غیاہی یہ نمایان ہین ایدل
دونوں طرف اوس شوخ کی بکری ہین
ہو جاتی ہین دیور و دزای یار سنور
صہبا و کباب و طرف باغ یہ سب ہین
مغراج ہو غشاقین حاصل بھی اودم
انکار اوسی قتل سی زریا ہین ایدل

ہو گا کہی پیدائہ کچھ ازار نعلین
دوس تار جو سر پر ہین تو دس تار نعلین
کر لی ہین غلش کیا صفت خار نعلین
دس بس نرس و پیش ہین دو چار نعلین
بیل ہی چہا بیٹی ہی ستار نعلین
ہی نامہ اعمال گنگار نعلین
دیکھی چو سپردگی سیہ مار نعلین
اتی ہو اگر وقت شب تار نعلین
غس کام کی ہین جب کہ ہو یار نعلین
بہلائی جو تو بام پر امی یار نعلین
عاشق کی سرون کی تو ہین انسا نعلین

اجزا کو بر ااسنی سمجھتا ہوں کوئی
 سینہ کو سری توڑ گئی تیر کی پیکان
 لاغرم دوری نی تری محکو کیا ہے
 گیارا ہدوئی زہد کو سمجھیں کوئی سچا
 ہمان ترا تیر ہی عزت نہ کروں کہوں
 وہ جو سچی ہر وقت بنی رہتی ہیں اب تو
 اغیار حسین خاک ہوں فی النار ہوں بار
 بہائی ہن بند کی کو رقابت یہ کس طرح
 عجب بوسہ بہ ہجام سی لکھن کو کلام
 ہوتا ہی سس شمس و قمر وصل میں حاصل
 سرکار نی تعزیر دی بیوجہ ستم ہی
 ای تفرقہ پروردگار ملک ہی یہ بڑا قہر
 دکبار مذکی باغین میں شب وصل شاوون

کیا چھلایو گئی ہوئی ہن خار نخل میں
 ای جان جہان کی سو فار نخل میں
 آہو گئی عصا ہن دم رفتار نخل میں
 ہاتھو نہیں ہی سچہ پتہ پندار نخل میں
 پیکان تو سینہ میں ہی سو فار نخل میں
 کاندہی پر اگر ڈھال ہی توڑ نخل میں
 بجلی سی سوا چکی جو تلوار نخل میں
 جب میں ہوں ہو آب کی توڑ نخل میں
 بوسہ ہی ترا بار مزہ دہ نخل میں
 جانا ہی اگر پاتمہ کہی بابہ نخل میں
 بیٹھانہ کہی ساتھ گنگا نخل میں
 ہم دور میں یار سی اغیار نخل میں
 ای یار نہ کرنی ہی دور نخل میں

پہونچی جو کہی ہا کہ قرب اسکی تو ایدل
وہ سائہ سلا کی تہی تو یہ رہی ہی تاکد

وہ سیوہ نور میں ملی تیار نعل میں
چو عاتلی نہ او گھلی ہی خبر در نعل میں

پہو میں رقیب اسکی ہن نامور ہو گیا

نہ سو گئی ہن ہوتی ہن کیا خا نعل میں

باعت رنج ہی جب غلو میں شر کا پھٹو

بدلو کروٹ کر و گرم اب تو اور کا پہلو

نظر آیا ہنن الیسا تو شر کا پہلو

میری فواید و فغان میں ہن باقی تاثیر

و اسی آغوش شب و دل شرم ہی سخی

آپ اعتبار کی جا ب رہن مایل نامر

اسکی آغانہ اور انجام سی واقف ہو بن

چاک پندار محبت کو شفا ہو حاصل

جانب خیر ہی سیلان اوہن رہا

الی لیا بہنی شہر کا پہلو

سرو ہی عاشق تفسید و چکر کا پہلو

صاف آئی ہی ادھی شر کا پہلو

تا بون لی جوش و باغ میں اثر کا پہلو

و ہمیشہ کرتی ہن وہ آباد کر کا پہلو

خالی افسوس ہو اس خستہ چکر کا پہلو

بشد آہنن الفت کی خبر کا پہلو

نہ دعا میں نہ دوا میں ہی اثر کا پہلو

ہنن لہی ہن جو اچھی ہن وہ شر کا پہلو

کیا عجب ہی جو وہ سوی نہ سری سانی کی
کیونکر آباد کری جو بشر کا پہلو

اون پر اب جد گری برق غضب ای ناور

ترک کرتی ہن بدخواہ جو بشر کا پہلو

حور کا ہی نہ پری کا نہ بشر کا پہلو
شہد نور کی ہر دم خدادانی ہی
عمر تو ایسی زیادہ سن سکین ای دل
منزل باز و کی جدا ہم کبھی اول ہی
دل نادان کو سن کیا اپنی گردن پہا
کئی باتوںسی تو تاثیر بہت مدت ہی
کیا رقیبوںسی طمانیت خاطر ہو سلا
ہن کچھ پیہ و ہم کی ضرورت ہوئی
تو توانسان ہی وہ جانور و حشیای
یہ جو طغیانوں کی دعوی کیا کرتا ہی

صاف آیت ہی افس ریند قمر کا پہلو
شام و صلیت سی نمایان ہی بحر کا پہلو

ہی نہال قدموں دن سن شجر کا پہلو

آہ چوٹا نہ کبھی یار کی در کا پہلو

یہ سمجھتا ہی ہن نفع و ضرر کا پہلو

آہ میں ہی ہن باقی ہی اثر کا پہلو

اکلی باتوںسی سنگت ہی جو شر کا پہلو

تیری تمور سی کہانا ہی جو چر کا پہلو

ہن جیتی میں تری پتی کر کا پہلو

ہی سمندر میں مگر دیہہ تر کا پہلو

رام و ده بت بود اسی بند و عای ناور

آه و ناله من کنی ای اثر کا پهلو

من به سبها جویشی کی نظرای بازو

اوس پریرونی اگر اسی دکهای بازو

اوسنی کاندیسی جو دکهای دوشه اند

معاف و شفاون نظرای جوتیری ای بازو

جو حوزان بهمان و یکدی کی سونی من حسی

اک پریریش کی نظرای من جسی ایل

جلوه قدرت خالق نظر آبا محسبو

اپی قدرت جو لدا کوتی دکهای منظور

شب ارمش نظاره من موتا اوسکا

عصو عصو اوسکی من سب قایل توصیف مگر

اپی با شونسی خدائی من بای بازو

چهر کسی اوس کی دل کو خوش آیی بازو

دیکه کر محو من سب اپی برای بازو

پری و عود کی جی دل کو زیبای بازو

اوس پریرونی کی کیا نور کی بای بازو

پری نظر و من نه شد و کی سمای ملزو

اوسنی انگترائی جوینی کو او شمای بازو

و با لکر نوب کی سانچی من بای بازو

آرند سامنی رکهای بجای بازو

بجو مبارز انهن بر کو کی سوای بازو

بند هون اوسکا دل و جان سی من ای دوزار

طلب آب بین حسنی که کشای بازو

جب پستی کا کہی وہ پرزاد نورتن
پڑتی ہن ہی عقد ثریا راستی آگندہ
ساتون ستاری روزیہ دوشم تر میری
بازو پر اوکی ہیں سپہ بایان جوارا
پھر سو کی نہ قدر پکی کچھ آگندہ من
عادت ہن ہی غلام و جفا کی کہی ہن
بار و ڈہی ہن پاکی سانچی من قدری
ہون محو اوکی حسن کی سپاہ کلاں
جو دیکھتے ہی مجھ وہ ہوتا ہی دیکھ کر
شمس و مہر کی دیکھتی کی احتیاج کیا

ہو کا ترا عدد دل ناستاد نورتن
آتا ہی جب کہ ہو ترا یاد نورتن
اچھا کیا ہی یارنی اچھا نورتن
کوننی ہن بزم جبرخ پر ابراد نورتن
دیکھ گئی جب کہ عاشق ناستاد نورتن
عشق پر کر گئی یہ سبیداد نورتن
پستی فضول کیون وہ پرزاد نورتن
پستی اگر وہ غیرت نشتاد نورتن
رکھتا ہی کیا ہی حسن خدا داد نورتن
دیکھتا رہا ہی حسن خدا داد نورتن

ناقدہ ان وہ ہن امین نامور نہیں تمیز
غیروں کو دیکھی کرتی ہن برابر نورتن

جو باز و سکا کو اتیار جوشن
شفا پا جائی رشتک مسیحا
ہین خوش ہی سادہ ریوڑو
مجھی معلوم ہوئی ہین گل باغ
وہ اونکو سب پسند آئی ہین انیل
ترمی باہین نظر آئین تو ہی لطف
جو باز و قد زئی ہین خوبصورت
اگر عقد شریا قیمتی ہے
ہین جان بخش رقیبان سیدو
نراکت تجھین کا ایسی ہی کہ انی

ہین رکھنا مثال امی بار جوشن
تراپنی اگر بیمار جوشن
جڑا دی او ہین درکار جوشن
رقیبون کو ہین مثل غار جوشن
جو کہتی ہین شہر باز اور جوشن
ہی ازینا تم جو پونو چار جوشن
پنا ہے تھین بیکار جوشن
ترمی انمول ہین امی بار جوشن
بی عشاق ہین تلوار جوشن
ہین تیری بازوون پر بار جوشن

ہی تلوار کی نظر میں عقد پروین !
یہ بازو پر جو ہی سرکار جوشن

سچ بنا چیز ہی تیری ہین قابل ارکا
بزر لایا ہون ہین امی خوشامیل ارکا

زیور حور و پری کو نظر آئی اکثر
 شفیقتہ خوبون کا جان سے ہو جاتا
 جانین عشاق کی لیتا ہی ترا ہر زیور
 جان بچی کی نظر آتی ہن ہی کج
 دشمن جان حریفان کی سب زیور
 زگرہ دن سی بہ بتاب کہ پسند خاطر
 کہنی ہن مستغرق اللفظ یہ حور و غلامان
 بازو دین بر تہ حسینو کی بہت دیکھنی
 تمسی بازو کو چھپاتی ہن تحمل ہو کر

پر نہ دیکھا تری آئی کی معانی اسکا
 دیکھتا ہی جو ترا عشق بیدل اسکا
 دشمن ای جان ہن ہن ہن ہی قاتل اسکا
 دلبری پر جوی آمادہ و مایل اسکا
 کبری عشاق کو کس طرح نہ بسمل اسکا
 واسطی لہ کی ہوا چرخ سی نمل اسکا
 حسن و خوبی سن ہی وہ امید کہ کامل اسکا
 پارسا پر نظر آیا ہن اسی دل اسکا
 دیکھ لیتی ہن جو اقران و امثال اسکا

فوتابندہ ہو بازو سی فلک کات نامور
 بہنی جو وقت کہ وہ حور شمایل اسکا

زیور و شہین کر کمی تقدیر بازو بند کی
 لکھا انعام خاطر خواہ ای جان جہان

قریب بازو سی بڑی توقیر بازو بند کی
 ہنچی سب بہر اولی تصویر بازو بند کی

کون ہی جو حسن کو خوبی کا ہنس پہنچ
مرتبہ ادسکا زبلاوہ ہو گیا آفاق میں
قدردان حسن جو پہنچتی ہیں سب مستفوت
مرتبہ ادسکا جو ہی شہر ہو سکیگا کب پیا
بازوون کو بار کی چکا ویا صدی سوا
جیسے الفت سی رہا ہوا ہنس اسکان
قید الفت سی زبلاوہ کوئی یہ ممکن نہیں
زب کسی زبوری کی جانب اعتنا چکوا ہنس

کرتی ہیں سب غلو میں تویر بازوون کی
کی صفت اخلاصہ لی جب تویر بازوون کی
مہر و نہ پسی بڑھ گئی تویر بازوون کی
قدردان ہنس ہی بت لی سر بازوون کی
ہو زخم کس طرح سی تاثیر بازوون کی
ہی محبت نمانشوق و لکیر بازوون کی
ہی محبت صورت زنجیر بازوون کی
ہی محبت جنسی و انگیر بازوون کی

بازوون کا حسن جو ابی مایہ و سیل سوا

زبور و نین بڑھ گئی تویر بازوون کی

خوش گاہ ہی پر نور و صفای علی مند
سب کو کوئی اکھو کو چکا چونڈ کی ہا
یہ ادسکو جو ہر سی کیا ہی جو مرصع

سب زبور و نین آریکے اعلیٰ ہی علی مند
نابندہ میان شب بیدار ہی علی سند
زوباک مری عقد بشر باہی علی مند

<p>قدر او سلی کسی اور کو معلوم نہ ہے او کو بد قدرت سی بنایا ہی خدا کی تعریف کرین نور کی کیا او کی غم بند ما ہو نہیں جو ہی حسن پہ بنایا ہیں او کو ہی قدر چین حسن کی گئی ہیں وہ اکثر جو کو میسر نہیں حیات میں ہی ویا شمعون کی ضرورت ہی نہیں بزم طرب</p>	<p>ہم عاشقی ہیں حسن بن حبیبی علی بند کیا کوئی ہی آگاہ نہ کیا ہی علی بند ہر تیرہ و شان بد نہ بنایا ہی علی بند ہر چند گراں قدر و مطلقا ہی علی بند ہم روشنی عقد شریا ہی علی بند گہو نہیں تری جیسی کہ اچھا ہی علی بند تابان جو میان شب پیدا ہی علی بند</p>
---	--

سب زیور و سنی او کی بھی ربط دلی ہی
 مطلوب میرا نادہر شہید ہی علی بند

<p>بید او کی کرین ہی او سا دہری بند سب ویکہ کی کہی ہیں پریرا دہری بند انہو سنی گاہ نہیں او سی شوخ ہی جو ہو سب محو ہیں حور و پری و مین و ملائکہ</p>	<p>عشاق کو کیونکر نہ رہی یاد پری بند بیشل ہی شوخ ستم ایجا دہری بند ہاتھ آئی اگر ای دل تاشا دہری بند کہنا ہی عجب حسن خدا دہری بند</p>
---	---

زبور کوئی خلیفہ کسی ہوسامنی اوکی
 جو شیفہ ہو تا ہی کوئی حسن پر اوکی
 جب سامنی ہو تا ہی شب و دل میں لیا
 شہجہ کی سنن ہنسی کسطح سی تصویر
 چہ حسن کے دعویٰ میں یہ بندہ میں
 اسی تن بیان میں سری جان بلا شک

وکھری اگر وہ بت نوشاد پری بند
 کہتا ہی ادوسی مور و بداد پری بند
 کرنا ہی بھی رنج سی ازاد پری بند
 ویکسی اگر مانی و بند او پری بند
 کرنا ہی طبع شہری ایزاد پری بند
 وکھری انجو حکم وہ پر نر او پری بند

اسی نامور دلش ہی تہر او کی محبت
 کردی بھی الف میں نہ برباد پری بند

یوں تو بہت میں صاف و نور کلا نیا
 شاہد میں میر قتل کی کجیر کلا سان
 نازک میں گوری گوی میں باری میں
 دزدن کی وقت ہوتی ہی حیرت بہت بھی
 غیر و نسی کچھ قلع او میں مطلقا نہیں

ہو نگلی مگر نہ مثل سب کلا نیا
 تر خون میں میں تاسر خضر کلا نیا
 اوسکی سی ہو نگلی خلق میں کمر کلا نیا
 نازک میں کیا او ہنسی گد ر کلا نیا
 کرتی میں ہاتھ صاف تو مجھ کلا نیا

سب جاسی ہن ماسی دریای سمن
ہو لولی لپی سی ہی گدالی لکراون
یا قوت اور رعل کے زیور جو پنی ہن
خوشید و ماہ کا نظر آیا بھی قران
آیا کھانسی نور کھانسی ملی ضیا
آیا احتیاج زانو عانی کی ہی
ہو جلانی ہن فکار جو پڑتا ہی باسر
آئینہ کو مناسب آونسی ہو در
ساجی بن نور حق کے دلی ہن سنج
وعوی صفا کا اپنی ہی اس مرتبہ آون
ارب جانبری کی آپ ہی ماضق کو کیا آون

ہو بانی ہن عرق سی اگر نہ کل مانی
زیور کی بار اوٹا لگی گویو کر کل مانی
گویو کر اوٹا سکی گے یہ ستر کل مانی
دکھن سہلی کے جو زبیر کل مانی
ہن مہر و ماہ و یکہ کے شندر کل مانی
غیر و ملی رتی ہن جو تہ سر کل مانی
کہا کرین نہ آب تہ سر کل مانی
دکھن سہلی کے جو ہر کل مانی
ہن پاک و شستہ صفا و مطہر کل مانی
کرتی ہن دل میں آئینہ کی گہر کل مانی
کھنچی پوی ہن قتل کو خیر کل مانی

ماور و عای خیر مراد و دی درام
آونتی ہن اسما نو اکثر کل مانی

گوری با تو میرا کہلی ہیں جیسی دہائی چوڑی
 ہوٹو نہ پر لا کہا تھا دوسرے دو گنا ہی کرو
 لا کہہ دہونڈہ ناخن کی فرمائشیں کوئی نہیں
 حلقہ حیرت میں لائی ہیں سیاہی رنگ کے
 ہاتھ لٹکا ہوں کہ پاریا ہاتھ ہوں چٹے
 خاتم عالم ہی اسی رسک پری تر اسگنا
 کب بکڑو کا بوجھ اوٹھا سکی سروسٹ اسی
 باہم سچوہ نظر آتا نہیں اونکا مجھے
 وصل کے شب ہی نہ اتنا ہی چل اسی ٹکڑ
 سانپ کی اتھسی نسبت یعنی کہی ہی نہیں
 دو دونوں جانب کو سہری بند ہوں اسی ہم
 قبر میں کھنڈیل کی واسطی ہی آرزو

دو تون میں ایک نے فرمائش ای تاورہ کے

ونسی کب خوش رنگ ہو گئی اسمانی چوڑی
 عید کا دن ہی بدل قلو پرانی چوڑی
 نکلے بن پر قنوج میں اوسکی نہ تانی چوڑی
 عاشق کو کوہن بڑی ناگہانی چوڑی
 انی پری ہیں زیت افزای حوالی
 حلقہ حیرت میں لائی ہیں بانی جو مان
 تیری ہاتھو کو جو بکرتی ہیں گرائی جو مان
 طوسی سیکہ ای جی کیا لٹھالی جو مان
 پاتا بانی میں جو شندی ہوں سہانی جو مان
 جوڑی کدلی میں مجھ پر بدگمانی جو مان
 لطف ہو گا جوہری ہوں درسانی جو مان
 ہوں کہن میں سینہ پراونکی لٹانی جو مان

مینی موزون کین نرو خوش طانی جوربان

دست پیغمبری ماته امن جو پیاری جوربان
جست پیغمبری ماته امنی پیاری جوربان
سانع قدرت لی ماته نسی بنایای اوین
عکس نسنی مین اگر پیغمبری ماته نسی کاهی
ختم سو ایو نی کلا لی مین پرا بل ای پری
تغیر و غیر کیا او شاه کی هاری قتل کو
جی مین آتانی که سیه کو بناسین و اغدار
دست نازک کب لگی تی ای مری و اوکایا
پان کهاوسی مل لوسه دوهدی لگا و
هینی تو مارسیه سی دی نهی نیست کبی
عین نه دعوی مین مرصع پوش سبج جانین
رقص مین گرم او او کر لای ایسی ماته

دی پری دسی او تارین مینی پیاری جوربان
چاندی سوئی پیغمبری ماری جوربان
جوتی مین خوروا کر تمهاری جوربان
موتون سی مین مرصع سبج تمهاری جوربان
مسلمی مینی یہ تولی پیاری جوربان
ماته سی او شتی مین مین مین که پیاری جوربان
ماته گل کها سیکو جو امن تمهاری جوربان
دیکه کر مین صفت حیرت مین ساری جوربان
گوری گوری ماته مین مین پیاری جوربان
کمالی کهاتی مین مین با حق تمهاری جوربان
اکه زویر مین پیاری مینه تمهاری جوربان
بمانین شعله بیگی کا تمهاری جوربان

سکئی خوش موئی ہن کبیا کبیا اوکی ڈولی کی کھار
بوچہ اتنی چڑو شکاوت ناک سی او

بولتی جاتی ہن گنگام سواری چوربان
آرسی جلی کڑی بوچی ساری چوربان

جب بدل کر قافیہ پڑتا ہوں ای نماور غزل
زنگ و کھلائی ہن کبیا کبیا پاری پاری چوربان

ہن فیاضین ہالہ ہر سی ہی بڑہ کر چوربان
پر ضیا و صاف و شفاف و منور چوربان

بولتی رختی ہن جو بالائی بستر چوربان

آومی صبتہ بکوش اوکی ہوی تو کیا عجب

طوق گردن کی لئی حد او میری ہی کڑبان

کون ہی آگاہ لکئی خوبنوسی جو ہن

اوس پیری کی ہن شرم و حیا کی استہنا

خوگر و نازک ہن وہ بہاری نہ زبور اوکی

کبیا عجب ہی حسن کی گرمی سی تیری شعلہ

عسقد بر نور ہن آئینہ و اکبر چوربان

تیری سی ہی باریا سکون میر چوربان

کھنکو کا لطف کھلائی ہن شب میر چوربان

ہالہ بہ کو ہی مکرانی ہن مسخر چوربان

ہی پیر و جب نہا ہن تیری زر کو چوربان

ای پری ہن شہرہ آفاق کبیر چوربان

آستیتو نسبی ہن بولتی ہن بابر چوربان

وزن ہن ہن پول سی ہی اور کتر چوربان

شعلہ خوالہ بنجائین مدور چوربان

زیر و نکاتیری کر سکتا ہوں کوئی شکار
میری گھر میں کچھ ہی چوکھار کی حاجت
رضی کر سکو ہوں میں یوں ہی اکلای جو رو
جب جواب نامہ لای اوس پر ہی ہی
گل میں کہاوں اوس سے سہ میری ہی
مار مساب ہو یا شہد چو الہ ہو
مکشی والی جو میں ہو جاتی ہوں حلقہ کو

باہان ہیں ہی ان جو شہر ہو
بوتی رہتی ہیں ان کی جب کہ شب ہو
ٹوٹ جاتی ہیں تو ہو عالی ہن خجور ہا
پچھنی کی بدلی با جای کیو تر جو رہا
ماہتہ آجائیں اگر ای جو پکر جو رہا
مثل رکھتی ہی ہوں ای ہندہ پر جو رہا
کھر سی جب باہر سنگتی ہو پکر جو رہا

عقود گردن کا بنا سکا اوہن ناد رور
ماہتہ آگلی اگر ای ہندہ پر و چور

بہنی ماہتہ میں جو وہ طفل نصار اگر
سب خوشبو کو کیا کی عنادل کے ہجوم
پہلو کی بار خوش آتی ہوں سکو گر
اوسکا خوشبو ہی موطر ہی جاتی ہوں باغ

لگی کیون گوری کلانی میں شہار
روس گل ترنی چمن میں جو لو مار
دیکھتا ہی جو کوئی بار شہار اگر
جب بہتا ہی کبھی شوخ خود ار اگر

کیون نہ جوین اوسے شوق ہی اٹھی
قسمت اوس خطے آفاق میں کمالی
خوشما جیسی کم باتوں میں پروین تر
بار بستی میں رقیو کو مگر عاشق کو
رگ جان سی اوسے گوند باہی چون
شبنم تر سی دکھانا ہی بہن مزید

روکی مانتو نسی جو کتا سی ہمارا گجرا
اوسے ہی میں لادہ جی بالطف و مدار گجرا
نظر آتا نہیں ایسا کوئی پیارا گجرا
نہیں دیباہی بھی شوق خود ارا گجرا
فلک حسین پر سی پاری تارا گجرا
ہیگ جاتا ہی نیسے سی جو سدا گجرا

اوس نہ حسن کے ذی قدر حل میں ناور

چو مٹی ہوئی جو اسکندر و وارا گجرا

عیون اچھی کیلے ہون ایدل اوشاکی
اب کیا رہا ہی پاس کرین جو کی نذر
اب پاس ہی کپڑی نہیں ہوتی ہن وہی
اوسنی پڑھانہ ماہ ہوائی سحر کی آہ
مہندی لہی جو ادنی تو عاشق ہوی لال

والستہ کام سب میں رسول خدا کی ہاتھ
تہا دل سو یک گنایت نا آشنا کی ہاتھ
نظر ہوئی ہی ہا ہسی پیدا و کو مکی ہاتھ
ہیجا جو خط شوق کو ماہ صبا کی ہاتھ
تہا خون غشتہ باز و نکازک خاکی ہاتھ

خواہان عزت آہ رقیب پند ہی
انگیاری تو او کو تکلف نہیں ہو
بیب پس کیا میں دام میں چٹا ہوں حال
وہی ہم او ہی کو جو دہریاں کری
وہ زہری جو میں تیرے پیر پی لینا ہم

عاشق کی آبرو ہی فقط اب خدا کی ہاتھ
عشاق سے دور از میں او کی حیا کی ہاتھ
میری رانی ہی تر دم زلف رسا کی ہاتھ
بیجا نہیں ہی دل کو بت ہونا کی ہاتھ
صحت مقرر اپنی ہی او کی دوا کی ہاتھ

دو نون جہان میں تری ہوگی وہ دشمن
شہو خلق میں میں ہونا اور خدا کی ہاتھ

کڑا ہون ہم دعا میں خدا ہی او سا کی ہاتھ
پہ تو بلند کرتی ہیں اپنی دہا کی ہاتھ
قدرت سی آپ لال میں دوس دہا کی ہاتھ
وہ آپ بانو پرتی ہیں اگر حضور کے
دشوری حال ہی شکل ہی ظاہر
چھونا غضب ہوا تری زلف سیاہ کا

ہو مغفرت خباب رسول خدا کی ہاتھ
عاشق کو روز کوستی میں وہ دہا کی ہاتھ
زینت نہیں ہی مخمرا او کی حیا کی ہاتھ
بیعت کو کیوں بڑا ہی اگی حیا کی ہاتھ
اوس بت سی دل ہو ہی یہ ابد دل خدا کی ہاتھ
کیا ہونا ہا ہی ہو ہی ہا ہا کی ہاتھ

دنیای کون فکیر سان و کرم ہے
 چو ناغضب ہو اثری زلف سیاہ کا
 او بھی رہی رقیب تری زلف میں مدام
 مدت سی اٹریان ہین گڑھا ہون سانی
 تو تارہ فصیح بخشی وجوہ و کرم میں
 دنیا سی کچھ غرض ہی نہ مطلب ہی میں
 نوبت نہیں پہنچتی سی ای وای قتل کی
 خورشید بھی زیادہ ہین روشن ہندیاں
 حد سی زیادہ بیماری ہی مکتوب شتاف
 پہلوئی کی بدھوئی غرض ہونہ وصل میں
 وعدہ وصال کا جو کیا ہی تو آبی
 جیل و بی نظیر جو گھوڑا ہی آپ کا
 کہا میں خوشی ہی شوق سی اگر سگان

دنیا ہی جب کسکو تو سوہن خدا کی ہاتھ
 گیا مبتلا بیماری ہو ہی ہین ہلاکی ہاتھ
 باندھی گئی رس بین ہمار گلا کی ہاتھ
 دربار و دروہون قاتل شریکی ہاتھ
 ہان قتل کو فانی ہین ہون سو فانی ہاتھ
 دونوں سنی ہوتو پتہ رہی ہین اوساکی ہاتھ
 رہ جاتی ہین وہ میر طرف کو اوساکی ہاتھ
 بس طرح جوئی نہ بت بہ تغا کی ہاتھ
 تھک تھک گئی ہین قاصد و باد صبا کی ہاتھ
 گردن میں جب پڑی ہو ہی ہون دل رانی ہاتھ
 پہلا ہی نہ پانوں زیادہ ہلا کی ہاتھ
 نصیت تو کچھ تباہی اوسکی ہلا کی ہاتھ
 کچھ ہڈیاں کی ہین میری ہما کی ہاتھ

واہو کنی عقدی غم کی اب ای ماور حزن

عقدہ کھنہا ہن حضرت مشکاکشا کی ہاتھ

اوس پری کی سنون کھون سب گنگن

عقل حکیمین ہی توفیق کرو مہن کے

وستبوسی کی لئی ہمارے مستجاب او ترا

وہ ترس او سکودہ الی یہ دہائی ل

تاز کی اوسین زیادہ سی گراں ہی زور

پھو لو کی بجری جی ہیں سی کہ نہ اوڑھ سکتی ہو

وست قدرت سی نہ پایا ہی خدا کی او سکود

کیون جھپک جای نہ پھر عقد شریا کی ہی

سولی پانڈی سی گراں اوسی جوتی ہوگی

جو بصورت ہی بہت کیا ہی تعجب اسکا

نور کی سانچی من انورانی ڈالی گنگن

غیرت ہمارے مستجاب ہن باسے گنگن

پارہ لی ہاتھ مہن جسوقت کہ ڈالی گنگن

ہمارے ماہ سی عیا ہی تو مگنا لی گنگن

یہو بچی ہاتھو کنی سنہائی کہ سنہائی گنگن

وست نازک سی وہ کس طرح او ٹھالی گنگن

دیکھ کر محو ہن سب دیکھنی والی گنگن

پاس سی اپنی اگر مارے نکالی گنگن

یہو لو کنی باغ سی وہ کیون نہ نکالی گنگن

چوم کر آکھو نسی عاشق جو نکالی گنگن

یون حسینو کنی ہن ماور بہت اچھی ہو

اوس پری کی ہن مگر سبھی نرا لی گئیں

نیر کو وہ کہی کجی جو پیکر پہم بچی
صنعت سی آہ عصابی ہن اوہ سکتا ہی
میری موتی سی فرصع ہی فدا ہون اوپر
رات دن دابر و سائر ہی اغیار و بٹان
اپنی صورت تو سہل کیا وہ دکھانا سہلو
منقل عقد نرنا کو کیا گردون پر
اور زہد تو شب و دل نہ دیکھا کوی
ہتکڑی میری لئی ہی تو بنای صدا
تم تو سنتی ہی کہن مالہ و شور و فریاد
اپنی آنکی خبر اوسنی چپای ہر چند

شہزادین ہو گئی شہزادہ گھر گھر بچی
اب یہ نوبت سری امی شوخ سمار بچی
زیور و شین ہی پر پروتری بہتر بچی
گھنی نوبت شہن زمزم کی اندر بچی
گہی آؤڈر ہی اوس بکلی بار بچی
اوس پری کی کہی دکھلائی جو لہو بچی
صح کت جو مٹی ہی گزری برا بچی
اوسکی ہاتھو کی بناتا ہے جو زگر بچی
میری آنہو کی صدا آخر سی کیونکر بچی
پر نہ مٹنی ہوئی بازارین گھر بچی

منی مانا کہ ہما سایہ فگن ہی شاید
اوسکی تلور جو ناو رکھی سر بچی

ہم جو چہ بین سر جان تہا سی ہوئی
ہنی جاناکہ ہوا اوج فلک کا مثل
سقف گرومن کو چلا دیکھی یقیناً اندل
اس سی ٹرہ کبریٰ جدائی کی نہ دیت ہو
ضعف سی پاؤں میں گئے طاقت رفتار نہ
نہتہ بین ہوتی جو پری سب یہ معلوم ہوا
ہیں و ربانوں کی درگاہی ہوئی نہ
ہاتھ آتی ہیں تو ہم جو ہم سب کرتی ہیں
دشمن حسن میں کیا اداسی کیو ہوگا
ایسی قسمت ہی کہاں ایسی تقدیر

لطیف فردوس ہم آج سی ساری ہوئی
بام پر ہم کسی صورت سی جو پاری ہوئی
آہ کی روج فلک پر چہ شراری ہوئی
تم نہ آئی کہی ہم گور کناری ہوئی
خوجہ یار میں آہوئی سہاری ہوئی
ماہ کی تڑپ ساری ہوئی ہوئی
اوسکے کوچہ میں جو دیکھو وہی ماری ہوئی
ہیں جو اللہ کی قدرت کی سوار ہوئی
دست قدرت سی بنای ہیں تہا سی ہوئی
اوسکی چون سی ایسا ہون جو ہمار ہوئی

قتل مادر سی نہ انکار کریگا کچھ کام
خون گرومن سی اگر ترہیں تہا سی ہوئی

چشم عشاق میں کو کون ہو پارا پنہ
دست قدرت نی بنایا ہی تہا پارا پنہ

ماہر کم زور ہیں اوکلی تو کلانی ناز کر
اشتر عشق سی باغ کی بظاہر ہون
عاشق زرد تر اہون یہ مجھی طاقت
نسل اوکلی نہ حسین ایک ہی دیکھا ہنی
پیش کیا جای سری قتل سنی کار ہون
دشمن ہا تو نہ پرا جو بکلی خواہی دل
ضعف میں زور دیکھی ہم جو دکھائیں اپنا
چوم لیں اوکلی کلانی کو بڑی شوق سی
ابنی ہا تو بکود کیا کردہ کہا کرتی ہیں

کبھی بہر نہ گیا اوکلی ہمارا پنجہ
مجھسی کلب کرتی ہیں اسکند و در
مجھسی رستم نی ہی سیدان میں بل
دست قدرت سنی خدا لی ہی سنوار
خون ہی سیکے جو گھٹن ہی سدا پنجہ
اس سی شتر نہ کلانی ہی نیل پنجہ
نہ پری رستم و خان سی ہمارا پنجہ
بوسہ لی لیں کبھی ملجائی جو پنا پنجہ
نہ پری گاہ کبھی رستم سی ہمارا پنجہ

سایہ بال ہما کا ہن خوان نامور

پنجتن کامبری سر مد جو خدا پانچہ

بہن ہی ای احمد مختار ہتلی
ہی گویا سہنو کنی نمودر ہتلی

آنہ سی دیکھی ہی سرو کار ہتلی
نیری سی نہ دیکھی گرای بار ہتلی

پہر آنہ کی سمت توجہ نہو اوسکو
 سب برف درخشندہ کی لہی دکنی دوا
 جو غوری دیکھی اوسی معلوم ہو یہ بات
 جو میں کرین پیار آنکھوں سی ہر وقت لگا
 بوسی کی تمنا ہی گسخت ہی شور
 جو کبھی ملتا سو نصیب ایسی کہاں
 وہ نغمہ سی خیر ہو یہ امکان نہیں
 اس مرتبہ نہوی تری سہلائی شب

دیکھی جو تری عاشق ناماچار ہستی
 چمکی شب تیرہ میں جو اکبار ہستی
 ہی رشک وہ شمع شب تار ہستی
 ہاتھ آئی ہماری اگر ای بار ہستی
 ہاتھ آتی ہن ہن ہن ہن دل زار ہستی
 مس کی ای ہن ہن ہن ہن ہن ہستی
 جھکتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہستی
 جو ہو گی عشاق کی انکار ہستی

تاو رہ صفای کہ نظر آتی ہی ہر

تا بلن ہو جو او کنی پس دیور ہستی

جسکی آفاق میں دیکھی ہن ہن ہن ہستی
 زب ویدی ہی پایا م جو انی ہستی
 خون عشاق کی ہر جانی ہی ہستی

وہ کہا خوب ہی ہاتھو میں شہانی مہندی
 ساوہ وضعی کی ای وں ہن ہن ہن ہستی
 بی زینت جو وہ ملتی ہن نو کر لی ہن ہستی

اوسنی زینت کوئی ہی مگر اندیشہ ہی
 اوسنی چہون اوسنی گھونشی بگاڑن اسی
 کیون تو زینت معشوق عیشاق کو نفع
 محو حسن اوسکی ہوا کرتی ہیں عیشاق تمام
 جب وہ ملتی ہیں تو ہوتا ہی ہو پانی آفت
 غیر و نکو کب ہی تری قدر شناسنی حاصل
 گلشن حسن میں آتی ہی بہار تازہ

کھین باتو مکونہ کر جاسی گرا نی مندی
 پامی نازک کی جو سوختی وہ نشانی مندی
 رکھتی ہی مشعلہ فیض سانی مندی
 تمہی ملتانی جو وہ یوسف تانی مندی
 میں سمجھتا ہوں کہ تم ہی دشمن جانی مندی
 وی ہی خالق نی جی مرتبہ الی مندی
 ملتی ہیں وہ جو باہم جوانی مندی

خون عیشاق وہ مل سیتی ہیں تادری برب
 اوسکو حوقت کہ کرتی ہی گرا نی مندی

جیسی میں ختم رسل کے پاک و پر نور اگلکلیان
 حسن میں تہاں اوس صنم کی جیسی شہور اگلکلیان
 ہم ہی ایک مداح انگنستان جانان کی ہاں
 روز شب اختیار ہاتھ اوسنی ملا پا کرتی ہیں

ویسی دیکھی ہی نہیں میں چشم بدو اگلکلیان
 بلف سی آئین نظر گربا سی محور اگلکلیان
 میں خد اکی فضل سی مدوح جمہور اگلکلیان
 چہون سکنا کسی میں ہی یہ مہجور اگلکلیان

بوسی با تهنوکی بیا کرتی ہیں قدسی راز
بارہی رنگ حساوس دست ملاک کی لہی
عاز رنگ حساوس رانی نہ پای با تہ سہی
لطیف سی با تہوکی کون اکہ نہیں ہی خلق
گو کہ وہ عالم نہیں جس حوالی کا ہی اب
جانا ہو نہیں کہ توارین چین خیر کجے

ای ابرو چوٹی ہیں خلد کی حورا و گھٹیا
ٹیون نہ پر حلی سنی سی ہون معذور گھٹیا
چاہی و شائین رہیں وہ محصور گھٹیا
آپ کی شہو ہیں دنیا میں تا دور گھٹیا
آوان پر او شہی ہیں گمراہی ال بدستور گھٹیا
جب اوٹھا تا ہی کسی مجرور و مغرور گھٹیا

فتح ای نادر علی کر حکیتی ہی ہر جہد جنگ

لیکہ رجائی متین قبضہ میں بدستور گھٹیا

پر ضیا جیسی کہ کہتی ہی ہر جہد گھٹیا
ہوئی کس شیریں ادا کی بختی شہ کر گھٹیا
فین مس ہوتا میری کہاں البسی نصیب
خم کلای ہوئی صدمہ چو چکا ادن ہاتھو کو
ہم کف افسوس ہی ملی رہی بہات ہی

شیریں سیکی کب میان ہفت کشور گھٹیا
پورین گہنی کی گرو شہوت احمد گھٹیا
سہنی تو دیکھی نہیں ای سیدہ پرور گھٹیا
سو نے چاندی کی اگر بنگلی زبور گھٹیا
اوٹھا تو نہیں چو گہن اوٹکی نہ دم پر گھٹیا

پنجه خورشید کو چای تو چوولی آدمی
 ابرو و کنی آب کی مشتاق ساری خلوت
 پوچتاسی جب کوی اوس سی عاشق کون
 نام سناسی جو عاشقی کا تو نفوت اینی
 ویکه کراوکی انا مل تل جو جالی این نام
 اپنی پنجه نرنه دیوی میرا اسی باقی ری
 حسن میں سب سے بیکسان ہو یہ مکان میں
 واپسیتہ ہاتھ رہتی ہیں سخا و جو دین
 پنجه کلن بیانونسی یہ ہوتا ہی ثبوت
 روشنی کی مازم میں اوکلی میں ہی احتیاج
 چلی سنی ازسی اپنی حنا کا رنگ اڑھان
 گوید بنفذا ہی مشہور جہان افاق میں
 حور و کنی پر یو کنی غلام نوکلی تو ہرگز میں

غیر ممکن ہی کہ ہاتھ اسن تری اوکلی
 ویکہنی کو چاند کی اوٹھنی میں گہرا اوکلی
 میری جانب کو اوسہا تائی وہ کافر اوکلی
 کمانو میں دیا ہی وہ اندر اکبر اوکلی
 میں گزرا فیم مقام تیغ و خنجر اوکلی
 چکی چوٹ میں ویکہی جو خوشید خاور اوکلی
 خلوت میں ہوتی میں باخون برابر اوکلی
 گلب سخی کی بندھون مٹھی کی اندر اوکلی
 جب کھل اٹی میں وستانو کی باہر اوکلی
 پر ضیا پر نور میں شمعونسی مبرہ کر اوکلی
 ایسی تو روکلی میں زور کو روکلی
 آب کی فکین شرف کہتی میں اوکلی
 تیری میں نام خدا جیسی کہ انور اوکلی

خوبصورت و دیرا اونسائیں باور کوئی

راہ میں اوسپر اوٹھا کرتی ہیں اکثر اگلے

تری ہاتھ کا ہم جو پائیگی چلا
شب ہر میں اوس سی گل کھائیگی ہم
ہیں جو تو وہ سمجھتی نہیں ہیں
اگر کوئی سوہ انعام میں دیکھی روکو
میں سچ سمجھو گا وعدہ کو قاصد دیکھی
عطا جو نشانی وہ اپنی کرے گی
جڑاؤ جو ہو گا تو بیماری ہی ہو گا
مخافت کر کی وہ مانگی تب تو
اگر دسترس ہاتھ نہ آوے گی ہو گا
نہ بار اوٹھ سکا جو جڑاؤ کا اوسنی

صنم حرز جان ہم بنائیگی چلا
جو تیرا کسی روز چائے گی چلا
تو میں نہیں ناحق چھاپے گی چلا
جڑاؤ جو اڑے گا نہائے گی چلا
اگر قول کا کوئی نہائے گی چلا
ہم آنکھوں میں ابدل لگائے گی چلا
وہ نازک ہیں کیونکر اوٹھائے گی چلا
اگر ہاتھ کا ہم دکھائے گی چلا
تو اون اوٹھیں گے اوسنی اوٹھائیگی چلا
تو بس یوں کا نہائے گی چلا

اوسی طوق گردن میں سمجھو کانا اور

جوانا وہ مجھ کو دکھا سیکے چل

جس وقت پہنچا ہی وہ بی پرانگوٹھی	کرتی ہی دل خلوت کو تسخیر انگوٹھی
وہ حسن وہ خوبی کسی زیورین بکھی	ای ریشک پری ہی تری تصویر انگوٹھی
ای ای یہ سخاوت ہی نہیں دور کچھ اوکی	دین سکھو جو بی وقفہ و تاخیر انگوٹھی
جب پھانسی پر چلتی ہی عشاق کی تیار	بنجالتی ہی تبت حلقہ زنجیر انگوٹھی
ہیری سی فرمع ہی جو اہر سی ٹری	کہتی ہی مخب طرح کی تنویر انگوٹھی
پہنی جو کوئی اوسکو سلیمان وہ ہو جا	ہی یار کی کیا صاحب تاشیر انگوٹھی
رتبہ کی سلیمان کچھ ہی دل کو تمنا	وی اپنی نشانی بت لی پر انگوٹھی
اوس شوخی لی جو اوکھلیوین پہنی ہی	ہم سمجھی کہ ہی صاحب توقیر انگوٹھی
ہو قد خمیدہ کی اگر دیکھنی کاشوق	تو ہاتھو نہیں دیکھنی بت لی پر انگوٹھی
عشاق کو جو حلقہ حیرت میں وہ لے	بتلا ہی تو اوکی کوئی تعقیر انگوٹھی

ہم حلقہ بگوش اوکی رہی عمر بہر اپنی
ہاتھ آئی نہ ای نا دور دیکھیر انگوٹھی

اوس پر پرو نی اگر اپنی دکھائی نہی
 پہرہ آئینہ سکندری دکھایا شرم کے
 جب ہی مکی ہی کف پا ہی مصفا یار کی
 دل کو آئینہ حلب کا ہی شہنشاہانہ کبھی
 نور کو آئینہ کو تب اوستی پہنکا خاک پر
 اوسکو پہنچی کوئی دنیا میں نہ ممکن تھی
 جب پہیلی میں صفائی اس قدر موجود
 دیکھتے ہی ہو کف پا ہی مصفا کو جو تم
 پاکی اجرت خلق میں وہ ہو گئی ابدی
 وصل کے شب میں اگر ہاتھ اگلی عشاق کے

سامنی اوسکی کسی پہرہ آئی آری
 اوستی جب اپنی کف پا کی دکھائی آری
 پہرہ نظر و عین کبھی اپنی سمائی آری
 تیری اوی جان جان جسے خوش آئی آری
 جب سکندر کو کف پا کی دکھائی آری
 ہی صفائیں آئینہ سی ہی سوالی آری
 آپ کیون پہن سکندر کی بنائی آری
 کیا غرض ہی کہ لہجے ہاتھ کو بنائی آری
 اوس پر ہی زنگر و نسی جو کڑائی آری
 جو مگر ہونٹ نسی آنکھ نسی لگائی آری

مثل اوسکا کوئی ایسا اور نہیں افاق میں

کہتی ہی کیا جو پرو وصف صفائی آری

ہو گئی نہ ایسی حور و بری و شر کی ہو

ہیں اوسکیو عین پار کی کسی امر کی ہو

شیرینی جیسی پور و نین اون اوخلو کی
 سب پنچی چکی و مکی و اولو کی بول جان
 شیرین ده هی تو اسمن راحت کی این
 ویسی نه آلی شکر و نین کبی نظر
 سرت پالی اوسنی ماتمه مین تو نیم اتمو
 پر زور زو گنگلیان این قوی این کلا نیان
 حیوان و او فی مین سر و ست هی یه فرق
 پهر ماتمه سی جیوی نه کسی خور و کی ماتمه
 یه نطرون بر چتر هی این تری بار او گلیان

شیر سده اونکی سانی نه شکر کی پور
 و مکی این جو ای بری تری گشت شکر کی
 غم شکر سی کب هی بت فتنه گمر کی پور
 جیسی که بر جهنوم مین این س فتنه گمر کی پور
 قدرت سب سب سب سب و ده هر اک شکر کی پور
 عاجز مین غمکو و مکی کی سون و شکر کی پور
 هو بی هی او غلیو مین کمان جانو کی پور
 و مکی جو خور اوس ست سید و گمر کی پور
 نه بر کنه مین پهر سما می نه جن شکر کی پور

سب چو نی مین اکنه و سنی نا و و باشناق
 مین خوب صورت ایسی بت خوش گمر کی پور

اوسنی و کلامی اگر اپنی ایلان ناخن
 ایسی کج باز سی کیون و لکو ملانا اپنی

چرخ بر مبه نه هوا اوسکی مثال ناخن
 سبجو معلوم نه تها عشق مین حال ناخن

کس سی تشبیه دی حیران ہی عقل شاہ
 نورین روشنی و تاب میں شغافانی میں
 کوئی شئی خلق میں بہتر نہیں ^{اول} شئی
 کس سی تشبیه دون میں کس سی ^{دو} دون
 مہ نو سی جو میں تشبیه و پاکر پاد ہونا
 بدر ہو جامی اگر راج پر اگر کیا دور
 حسن کے مرتبہ دانوشی جو دریافت کیا
 جسی رویت مہ نو کی ہوئی ایدل محکو

نہین آفاق میں کوئی ہی مثال ناخن
 بدر سی بڑہ گئی ویکو پہ کمال ناخن
 پری و حور سی بہتر سی جمال ناخن
 ماہ زیبی ہی زیادہ ہی جمال ناخن
 گہن ہو جامی نہ یہ وجہ ملاں ناخن
 بڑہ چلا اب تو ہی ای طفل ہلاں ناخن
 مہ نو سی نہیں دیتی میں مثال ناخن
 اگر یا محکو سر شام خیال ناخن

مہ نو خیرخ پر آیا جو نظر ای نادور
 ہو گیا صاف مری دل کو خیال ناخن

لکھی ہی ہمیر کی شناسی سر ناخن
 گردن جو تمہارا کبھی پائی سر ناخن
 انھار سر اپا کی نظاری کرین او سکی
 زیبا ہی کروں جان فدائی سر ناخن
 بھی نہ مہ نو کو بجای سر ناخن
 عشاق سی وہ حور چہ پای سر ناخن

پا بندی شرم ایسی ہے اوس شک پر
 کیون خون پہا نہیں توقف ہی ہر دست
 و بلی ہم حیرت میں نصیب نہیں کشتاک
 با تہہ یمن توی لعل تیری ہاتھوں کی مار
 میرا جو دوست نگارین میں ملین کتب
 بندہ ہی کا کہند آہ نہیں زخم پر ایدل
 کوئی ہی گزرو دل کے نہ ای بار ہوئی
 بر چہ آئی کوئی ہو اتو کوئی نشتر
 باقی تری جان کی ٹکڑو کی حقیقت

دیکھا نہ کوئی عفو سوا ای سرناخن
 سبھا ہی اگر مجھ کو خدای سرناخن
 آئینہ اگر دیکھی صفای سرناخن
 قربان ہوں او گلی کی فدای سرناخن
 مہندی کمانہ حاجت ہو برای سرناخن
 جب جوش نشتر دشت میں پرہ آئی سرناخن
 عجب کام ہماری تونہ آئی سرناخن
 دلاک سی اوستنی جو کٹائی سرناخن
 نظر یمن کچھ ایسی سی سمای سرناخن

انی ناورد ریش بکلی بہت اشعار

ہوتی جو روین اور بجای سرناخن

چہا پانی جو عاشق سی وہ شوخ گلبدن
 خیلہ بسم نورانی کروں کیو کر بیان

توکل کنا کر بناستی میں ہم اپنا حسن
 افزو زان بزم میں ہی صوت شمع گلشن

<p> پیر شاق کا بنسای شوخ تیغ زن سینه نہ کہولا شرم سی ادنی میان انجمن سینه بہر کب کہولتی ہی شرم سی اباد و بس سینه گر چولتی ہی اب تو ادنی زلف چین سینه نشانہ بگنیا ہی ایست نادک فکن سینه لیسکا اوٹھہ ہن سکتا کبھی ہالی انجمن سینه بیان کند داغ کہای ہو گیا ابدل حسن سینه دکہای وہ پیر و جوب و دزدن فتن سینه </p>	<p> علم ہوتی ہی جب شمشیر خون اشام قتل بہت سی منتیں کہیں عاجزی کی اور سحر بوہن اہل حیا پری سی وہ کب تہا سہلی منت ہوا ہی طول اوسکو ہمد فضل الہی کے نظارہ کرتی ہوا اوسکا جواثر اپنی انگوٹھی شباب اوسکا نوپری جوالی جوش میں آئی قزاق یارین سیر گلستان کی سن عورش مگرون پویش نہ بچو گوہر و سیر گلستان کے </p>
---	---

اگر تلواریں بھی ناویر دلریش بر قاتل
 تو اوسکی سانس کی کردی وہ بی عذر و محنت

<p> غم احمد میں ہوا فکار سینه لا سینه سی اب ای یار سینه تو ہو گنجینہ اسرار سینه </p>	<p> اگر چاہے کہ ہو گلزار سینه غم دوری سی ہی افکار سینه اگر راز محبت رکھے پیمان سینه </p>
--	--

محبت سی تھاری ہو جو خالی
پنی محرم حسن کی محرم تھاری
نہ وہ برق جھڈہ سی ڈر گیا
گری بجلی کہ تازل کچہ ملا ہو
ہم اسی جلا وہ سببہ سپر ہننی
جو سوئی سانسہ کیا شرم و حیا
دہلی نین حسن کے سانچی میں اعضا

حسنت میں ہی وہ بیکار سینہ
دکھا دو بھلو ہی اکبار سینہ
جو کہا گنگا تری تلور سینہ
بچا نے ہم نہیں زنیار سینہ
ہی وقت نیمبر فوٹو سینہ
دکھا دو وازب تو ای سر کا سینہ
قوی باز و ہن تو تیار سینہ

چلین جب تیر آہ ای تاور از

بچا می حاسد عدا ر سینہ

ہنن معلوم ہی کہ ہر ای دل
تاقیاست نہ جان جا سکے
وکیل کے شب میں دشمن جان ہی
دیل کے شب میں رات باقی نہی

ہنن مٹی کہن خبر ای دل
صبح تک سج گئی اگر ای دل
نامہ طائر شہر ای دل
بچکیا صبح کا گجر ای دل

کبھی دیکھانہ عشق میں اب رکت
 اوسکو ہرگز خبر نہیں ہوتی
 توشہ راہ آہ پاس نہیں
 اوس صدمہ کا خدنگ تیر نظر
 جان پر کھیلتا ہوں فرقت میں
 آہ و نالہ ہیں ہجر میں اوسکے

مہنی تجھ سا ہی بخیر ای دل
 آہ میں کچھ نہیں اثر ای دل
 پیش ہی آخری سفر ای دل
 کر گیا سینہ سی گزرا ای دل
 نہیں مجھ سا ہی بجکر ای دل
 اکہن رستی ہیں اب تو ترا ای دل

جذب نادور نی جو کیا ہی اثر
 خود وہ آتی ہیں اوسکی گہرائی

وصف بتان کی سمت کو ہرگز نہ جای
 لی سودای طبیب فکر شفا ہی دل
 رسو آئیاں ہوں یا کہ ہوں بدنامان
 رسو او خوار خستہ و بدنام ولی نشان
 سبھی خدا بتو نسی انہیں رحم ہی نہیں
 لازم یہی کہ نعت کی جانب کو ای دل
 جز شربت وصال نہیں دوا ای دل
 سب کچھ ہو پر کسی پر الہی شای دل
 کیا عشق میں تباہ ہوا دایمی دل
 کیا صفت چہن لہتی ہیں کافر پر ای دل

۱۲
کلب و نیری سسی مفت بری کی ہستی
پہلو ہستی کی جان و جگر کی فراوانی
صدسی زیادہ بھر نہیں رہتا ہونے سے
رو بھی مٹی خراب رہی خاک میں ملے
اس سسی نہیں خیال رو ترنا حضور کا

۱۱
دل لیکمی تم ادا نہیں کرتی بہائی دل
افسوس ہی کہ کوئی نہیں اشنائی دل
سہا ب میری سینہ میں کہہ دے کای دل
عشق جان میں ہی بہی بہتر سزای دل
مدت ہوئی از و بار پڑی کای سزای دل

ایک تافور آہ افست دنیا فضول ہی
اش ہو فاسی کیا کوئی ناحق لکای دل

واہ کیا بکری کیا طبع کے کیا دل کے
میں سی کشتی مری لبریز جو کی کیا دل کے
غیر کی مال کو اپنا وہ سمجھ لیتی ہیں
جسٹ گئی تباب و توان و جگر و دل ای کے
ہوئے مجروح ہی خواہاں نہ ملک افق کا
چہرے لے لی کرین باتیں نہ وہ جراح ہے

نعت میں شکر خدا صاف ہمارا دل کے
جو چہرہ جان پہ ای ساتی دریا دل کے
سیری دیکھو وہ کہا کرتی ہیں میر دل کے
باقی اب پہلوی محروح میں نہاد دل کے
واہ واد دیکھتی کیا خوب مری کا دل کے
کہ ہوا پہلوی سسی اب چہرین کا دل کے

چشم میگوئی تصویرین را کرتا ہوں
 ماتھوں ماتھہ او سکوپر نیرا دلنی بہتی
 عوین مہر و وفا جور و جفا کبھی دشت
 قدر اسکی نہ کرین آب تو انصاف نہ
 جرم افستین نکلوا و نہ اکھنیں میرے
 شیشہ گڑوٹ کی جوڑی کوئی امکان
 دل سرا توڑ کی کہتی ہن وہ بکرا جان
 جان کہو دئی نہ ادھیا پاکر الفت سی رہا
 وصل اغیار کی شاکی ہن تو وہ کہتی ہن
 پہل کے چوٹ سی مدد ہو جی نہیں کا
 نہیں افسردگی خاطر عاشق مجھ
 مائی کرتا ہی شب بھرین کیا کشت
 اگیا آنہ خاطر نازک مین غبار

عمر گزری کہ سرا صورت پیدا دل
 ٹکون کا کہیں ہی گویا کرتا شاد دل
 آپ انصاف کرا ہی ظالم اگر عادل
 شیشہ کاشیشہ ہی بجان ہر کا دل
 کچھ خطا انکی ہن چاہنی والا دل
 وصل کس طرح سی لاو سکا ہو جو تو ما دل
 ٹسنی توڑا ہن معلوم یہ کسکا دل
 واہ کیا سلسلہ ارشد تعالیٰ دل
 شوق اپنا ہی خوشی اپنی ہی انا دل
 وہ تری عاشق باہر و وفا کا دل
 گر بیان غیر سی کین اوسنی تو ہند دل
 بیل غم نہ سہا ہی کہ پیسا دل
 صاف معلوم ہو تا ہی کہ میل دل

۱۱۶۰
گفرد و دین و دون کی ظاہری حقیقت
پوشه های لب شیرین جوئے پای مینی

واقف ایک ایک سی آگاہ و لو کا دل ہی
تلخ ہی جان خرمین سنج سی بکا دل

نہیں ہوتا ہی کسی دور کی جانب مایل
مختم رسل ای ماور بشیاد دل

رہی ہی تیری ہمیری ای دلریا مگر
سوجہ سزا نہیں و دون میں عشق
عشاق کا قصور محبت میں کچھ نہیں
لذت جو عشق کی ہی اوسی جاننا ہی
اپنا جو حال ہی اوسی کیا کچھ بی بیان
جس ہی ہوا ہی مجھ ہی نگہ گیر وہ سنج
و دون کی نذر کر نہیں کچھ عذر ہی نہیں
کیکے روئے گل طبع میں عشاق کی نہیں
رفت ہمیشہ رہی ہی اس میں جو یار کی

عاشق ہوا تو غم میں ہوا سبیل حکم
دل کا نہ کچھ قصور نہ ہی پر خط حکم
کچھ سخت ہو گیا ہی ترا دلریا حکم
آگاہ ادس سی تل ہی میرا آتش انگہ
ہی چاک چاک عشق میں ہی دلریا حکم
مفردن ہی شفا سی میرا دلریا حکم
مقبول دل صنوبر میں ہو جا یا حکم
دل بیغبار کہنی میں ہم پر صفا حکم
اس کا عجیب نہیں کہ رہی پر صفا حکم

اوس جان جان سی کوئی زیادہ نہیں
لوگو کروں نثار میں اپنی فدا جگر

ظاہر میں گو فراق کی حد یہ سی ہوں ^{ضعیف}

ماوراء قوی ہی بفضل خدا جگر

گفت نبی میں کہتی ہیں مہر جہان
لائی کہاں سے ایسی پری جو جہان
فصل ہمارے ہوی سنت و سنت کی
جگہ تھی نہیں کسی سی وہ مٹی میں لوگ ہا
نزدیک آئی دیتی ہیں ہاں کسکو وہ
سجائے میں تو لو میں مری زندگی پر
زیرین کٹورہ میں تھلی کی لطف میں
مجموعہ میں ہی ای غیرت سے
تین ویری اور ملک اور آدمی
عصای جسم سی وہ زیادہ میں

تھیو کر مجھوں کی ہوں پر نور جہان
ہیں آب کی سر میں مشہور جہان
گرد میں تب تو دیکھ کی گوجہان
کیا کر شدہ اور میں سور جہان
تھی ہی میں سب سی ہیں جو سور جہان
ہمسی چہ پای دختر انکو جہان
ای دل میں سورہ شجر طور جہان
تو ہو گئی میں قمر نور جہان
مٹی میں ہاتھ دیکھ کی جہور جہان
تھیو کر نہ دل ہو دیکھ کی مسرور جہان

پہر چندی کی نشہ بین و بھاب ہین
بستہ ہی صاف آنہ سی اثرہ کی آب کا

کہلاتی نہ دیکھی تا حد مقدور جہانیاں
شفاف ہین بصورت بلور جہانیاں

ہوئی شاد و شاد جو کہ ہون ناور کی ہستار
ہاتھ سی دشمنوں کی ہون رنجو جہانیاں

ہین سر کشیدہ صورت مغرور جہانیاں
ایسی ہی اور گزری ہی گویں شباب کے
تار نظر نگا سگین امکان ہی ہین
انسانوں کی نہ ہو گئی نہ حوران خلد کے
ہو گئی کسی پری کی نہ ایسی جہانیاں
کچھ شیخ و شباب پر شبن ایدل ہی منحصر
اوصاف سب ضد الی وی ہین ہوشن ہگر
لاہجہ کو گھنٹی بردی ہین رہنا ضروری
ساقی نبیان اولی صفت کیا کوئی کری

کب ہاتھ ہو گئی ہین سب جہانیاں
سرکش ہین اچ آب ہی بدو جہانیاں
محرم ہین او کی رہی تہی ہو جہانیاں
جیسی کہ اوس مری کی ہین پر نور جہانیاں
حسن و صفائیں ہو گئی ہین شو جہانیاں
ہوئی ہین خود دیکھ کی جمہور جہانیاں
اک جگہ کی صفت سی ہین خود جہانیاں
و کسلا ہین کب ہوں پری و جو جہانیاں
ہین کہان مثل ساغر جو جہانیاں

سوی وہ ساتھ ہی تو رہی شرم مستند

شب بہ رہن گناہ سی ستو جہاں

پتھر سی بڑھ کے سخت رہن اکا در رہن

شہید کو دل کی کیون نہ کرن چو چہاں

اوس پریرا دنی اپنی جو دکھائی اگنیا

گو کہ و دار سنت او میں مکی ہی اسی

دوسری دیکھ بیا کرتی ہن اسی شک پر

جیسی دیکھی ہی پر وتری زرین محرم

شوق میں سس کی تو ملتا ہی عبث ہانتہ ^{ادل}

قرب غیر و نکاش و رفتہ رہا کرتا ہی

چہا تون کا ہو جو نظارہ کہان ہی نہمت

ہم اگر چاہیں تو غنما ہی ہم ہو جا

درد اعضا میں ہو افراط نزاکت کی

اوس پر پھر نہ جی کہ دکھائی محرم

کی نظر حسنی اوس شوق سی بیانی اگنیا

بڑھائی کچھ سونکی چڑیا سی ہی بیانی اگنیا

آ کی بگڑ میں کہیں نہ دکھائی اگنیا

پر کسی ہی نظر میں نہ سمائی اگنیا

ہانتہ کس طرح سی آگنی برابی اگنیا

دوسری ہر کسی دن دکھائی اگنیا

اوسنی سو پردہ میں عاشق سی جہاں اگنیا

عمر پر نہ کسی طرح سی بائی اگنیا

کسی شاطہ نی اوسکو تو پہنچائی اگنیا

اوسکو پھر اور کسی نہ خوش آئی اگنیا

ہی یہ امید کہ جب عشق ہو کامل ماحور
رہ الفت کی کزی راہنمای اگیا

نظر آجاتی ہی سوقت کہ پیاری کزنی
گو کہ وہ سب سنت او سین کی ہین بالکل
وہ پر چہرہ ہی پابند چپا کا ایسا
اپنی گہری جوہانی ہی تو یہ حالت
حدِ خد جو پہی ہوئی حور آئی ہی
ہین ہونامی وفا وید شکم کا وعدہ
صدیغ دل عشاق کیا کرتی ہی
ش او سکا ہین آفاق میں بد ایل
گر تگ نظر آتی ہی تیری باعث
نہ انگار کی نہ اوتاری نہ اوتاری اوستی

جودہ وقت کا و کساتی ہی نہاری کرتی
باہو بسم ہین او کی نہ یہ پیاری کرتی
وصل کے شبنم ہی اوستی نہ اوتاری
ترسیتی ہی نظر آتی ہی ساری کرتی
یا وائی ہی پر و تری پیاری کرتی
کرتی ہی جلیہ میں ایام گزاری کرتی
ہی حقیقت میں تری یار سکاری کرتی
ہی جواں کی قدرت کی سنواری کرتی
کیون کرین ہم نہ تری سگر گزاری
سگری سگری ہوئی ہر جہ کہ ساری کرتی

جودہ نور خد آپس نظر لہا ماحور

ہو محو اگر دیکھ لی رنوائں شلو کا
 فروس کی حلو کو اگر غور سے دیکھا
 انسان کی تو کون حقیقت پر مہری
 جیسی کہ پہن تن میں ہی باؤ کی وہ کہان
 ممکن نہیں ریمای ہو اوس طرح کی حال
 نیلای جو ہی تجھ میں کسی میں کہان
 سب محو میں جن مہری وجود ملک
 آنکھوں سے لگائی ہیں اسی حو میں تن

جنت میں بہن مثل تری جان شلو کا
 کہتا ہی بہت حسن میں جان شلو کا
 ہوتی ہیں ملک دیکھ کے حیران شلو کا
 ہر چند بہتا ہی ہر انسان شلو کا
 ہر چند بہتا تو ہی آسان شلو کا
 ہندو کوئی پہنچی کہ سلمان شلو کا
 کہتا ہی عجب حسن عجب شان شلو کا
 مٹا ہی مقدر سی جو ایمان شلو کا

دنیا میں جو ہوتا نہیں ناؤر کو نظارہ

کیا حد جنت ہی سر ایمان شلو کا

ترا جیسا ہی ایمان جہان بہت
 حیا کہتی ہیں اسکو شرم بہت
 نظمین موج زن بحر صفا بہت

پری کا صاف ہی دیکھا کہان بہت
 شب وصل ای پری کہ تھیں بہت
 دکھائی جب بھی وہ نوجوان بہت

کمزاکت صدی افزون ہو گئی ہے
جو آئینہ سی نسبت دون ہی زیبا
ہی جلوہ گر نظر میں قدرت حق
اگر صافی شکم و کھلا گیلے آب
نظر آیا ہی جیسی عاشقوں کو
کمر کا ہی پنا شاید کہ مل جائی
کہ ورت آئینہ سی ہو گئی صاف

کمر پر ای پریر ہی گران سب
مردم ہی بہت نازک میان سب
اگر کہ تی سی ہو جای عیان
دیکھا سکی نہ حوران حبان سب
زیبا کو تا ہی سب در زبان سب
کہا ہی جب وہ شوخ و ستیان سب
ہوا پیش نظر جب میر جان سب

رہا مدوح میرا وہ ہمیشہ

جو دیکھا ناد شہین بیان سب

ملاح نہی کا کہی خالی ہوا اگر سب
در پر تری ہی میں تو غم کہا سب
کہر تا ہی نہیں جو میں کہا سب
غم ہی میں کہا لی ندیا غیور سب

ملتی ہی غذا اجر کی اوس جہیز سب
اس جان بہان رکھ نہیں انا کو ہی گز سب
ہو کی جو محبت کی میں غم کہا سب
ہو کی تری گھر سی جلی بھان سب

جان و جگر و دیده و دل دید کی این محو
 بچه فوق نزاکت کی سبب ہو نہیں سکتا
 تیوں ناف پر ای نہ ہو کرم کا بھی ہو کا
 غم کھای شب بھرین کس طرح نہ عاشق
 ہمیشہ ہنسے چند کہ سب آپ کی عصا
 ہی شمع کی مانند قدرت میں عالم
 چار اینہ کا بار بے ادنی اوٹسای
 آب ستون ولایت میں ہی ان سائو کا
 گنبد شبنم نظر آئے پر آمی

وہ کوان ہی جسکو سن منظر نظر میں
 فرمائی ہی یہ کہ ہر اور کہ ہر
 دریامی صفا ای ہم خوبی ہی اگر
 انصاف ہی کچھ کچھ رکھنا ہی شری
 نالی نہیں رہتی ہن مگر ان کمر
 تابان ہی اوپر تو پر نور اوپر
 دو پہلو صافی ہن اوپر ہر
 رخ چاہ وقت سب ہن نافہ کمر
 اوٹکا جو عرق سی ہوش ہل ہن تر

رہائی خالق ہی یہ ای نامور دلکش
 ہو گا روٹا تا ہی سلا تا ہی وہ ہر

چمک دکھائی جب ای بری
 صفا کا جو سن ابدل جب کہ ہو گا

تو ہو گی مثل مہر خادری
 کر گی آئینہ سی ہر ہی پیٹ

لکھون کیونکر رقیبوتسی نہ سن مکہ
 عجب کیا عکس سی صافی شکر کے
 ہی خود غلمان حبت سی وہ بہتر
 پس پشت او کی ہی تسخیر جاری
 خضر ہے سبز خط او کا مندر
 او ہر سنی ڈال دیتی ہی دکھای
 لکھ کی طرح اوٹھا کب بار گیسو
 ہو رہا گردان رقیبوتی طرف سے

دکھاتا ہی کہان کوی جری پیٹہ
 دکھائی حسن کی جلوہ گری پیٹہ
 رخ او کا جو ہی او کی بری پیٹہ
 کیا کرتی ہی او کی ولبری پیٹہ
 کمرنگی عاشقوتی بہر ہی پیٹہ
 صفا سنی او میں بری کی ہی پیٹہ
 نیز اکت سی سر آسری بہر ہی پیٹہ
 جو جاسی عاشقوتی بہر ہی پیٹہ

خیل آنہ رو ہوتی ہیں اکثر
 جو ناو کرتی ہی جلوہ گری پیٹہ

دوزی دلی سیا خوب ہی باریک اکثر کہا
 ہر چند کہ بر زری رقیبوتی بدن سن
 رند و عین اگر شیخ کی تبدیل ہو پوشا
 پر او کی کمر سی نہ ہوا شہیک اکثر کہا
 آتا ہی نظر تیرہ و تار یک اکثر کہا
 ہو جاسی نہ کون باعث نصیح اکثر کہا

اکدن مین سکتا ہی نمو پر ہی جو بالی
 تم چادر مہتاب سی تہا نو نہ اوسکا
 جا پا کہ ہون خلعت مین عطار پار کی لکھو
 خلعت سی گلستان ارم کی عبد ارج
 سب پر ہی شرف حد صفت کو دیکھن
 خیال کی ماہون کی ہون لون بوسی
 ایسی ہی تراکت بدن پاک مین ادنی

ایسا نہ بنایا کرو بار یک اگر کہا
 دیکھا جو میان شب تار یک اگر کہا
 آیا نہ مگر ہاتھ بہ خراک اگر کہا
 ہی خوب بلا شبہ و شک یک اگر کہا
 ہی نیاز کا اعلیٰ مری نزدیک اگر کہا
 سی لای کمر سی حووی شہک اگر کہا
 کڑا ہی گرا نی جو ہو بار یک اگر کہا

کچھ قدر ہی حد صفت کی نہ مآور
 چکا جو میان شب و چور اگر کہا

حسن مین ہی ساری پوشاکو شہر
 کیون نہ چکرن پرسان کی پری ای
 محو جاتی ہن سب صوت تہا ری دیکھ کر
 دیکھی اندر کی اکھاڑ مین پر و جام

حدہ خلد برین سی ہی ہی بڑہ کر شہوان
 رقص مین مہنی اگر وہ حور بکھر شہوان
 جب نکلتی ہو کبھی گہری بکھر شہوان
 پر نظر آئی ہن تیری برابر شہوان

اس قدر پائند تماشہ و حیا کا دل میں
 خوبصورت جیسی تیری ہی کی وہ ہنسن
 قیمتی پوشاک ہوتی ہی سینو کی مگر
 بہاری زبور کی ہون تو کیا تعجب ہی مگر
 عطر ملکر کون وہ اترائیں ضرور مگر
 وہ مگر باز ہی ناز کی ہی حدی سوا

و دور کی اوسنی نہ اپنی تن ہی شب بھر
 یوں تو دنیا میں سینو کی ہی مگر گھر
 کم شرمی سی دیکھی ہی ای جو مگر شور
 عورت کو کہان ایسی میسر شود
 ہوتی ہی اون کی لپسی ہی حشر شور
 اوٹھ سکے گا بار تیرا اوس ہی شور

جا بجا ماورجواہر جو کی ہن لی بہا

کون نہ تانیدہ ہو مثل ہفت اختر

نظرائی ہی جو صفا پیرن کے
 میں شتان سومان سی پوریا ہون
 طرادت و ماغون کو ہوتی ہی اوس کے
 دیکھنی جو ہن جامہ زسی کی زیب
 قضا عشق بازو کی آگنی اوسم
 تو لب پر ہی جامع و ثنا پیرن کے
 و کہا شکل زسی ہو وفا پیرن کے
 ادھر آتی ہی جب سوا پیرن کے
 زبانوں پر اب ہی دعا پیرن کے
 کفر آگے جب ادا پیرن کے

نہ ہو سکی ایک آن ہی وہ یقیناً
 مری نسل ای بار دیکھانہ ایک
 اگر جامہ زیبی دکھاوگی را پی
 نہ خواہش بھی مشک و عنبر کے ہو
 نہ یوسف کی ہو پیرن کے تننا

جو ہی باد صبح و سبا پیرن کے
 ہو ہی جب سی سی ابتدا پیرن کے
 مری جان ہو گی خدا پیرن کے
 سو گنہا می جو بودلر یا پیرن کے
 دکھانہ نسل ای بہ نقا پیرن کے

دعا و خدمت کی پی سی
 بہار اب دکھائی خدا پیرن کے

سرخ حیدم کہ تمہارا نظر آتا ہے
 اور پوشاک پر او سکی مری ہری
 وہ پر یونٹ ہی کہ چشم و حیا کا
 ڈھل گیا جب کہ دوپٹہ تو جھلک دیکھتی
 کس سب کو مینری سول نسل اور سکی
 دیکھ کر محو ہوئی جان خربن لطیف

پیر کس کا ہی نہ نظر و من سما ہوا
 اوس پری کا بھی اب غنم ہوا
 رچ کات دوستی کس کی نہ دکھایا
 نا با مکان تو عاشق سی جیسا
 دست قدرت نی سی ای بار نہا
 ادنی کرتی کی جو بھی نظر آتا ہے

لشوخ رنگ او بھی ایجان ہو گا ہوتا
 او شکو انعام میں کیا کیا نہ عطا ہوئی
 گوئی شہی تری لباس تو نہیں نہ تھری
 او سکی اوس وقت کمر کوئی ثابت ہو

سرخ کیون میری ہو میں نہ رنگا یا نہ
 زیر جامہ کی لٹی جسی سلا یا نہ
 ای بری عاشقوئی دلو یہ سا یا نہ
 اوس بریکرہ کی حیووت دکھا یا نہ

یہ دعا اور نسبتہ و دل ریش کی ہی
 پھر ہی اکبار نظر آئے خدا یا تھ

شکم پر او کی ہی جود نہانا
 او نہیں دی ہی خدائی پر ضیانا
 ہر تن وید کی شاق ہیں سب
 میں کس کس عضو کی تعریف لکھوں
 دل و جان بھی ہیں شاق او کا
 نہیں چھوڑ پری کی خوب ایسی
 یہ کیون شفیقہ او کی ہون شاق

ویا ہی موج بحر صفانا
 ہی کیا پر نو یہ ای نام خدا نا
 دہنا تا ہی وہ کب اہل حیات
 شکم گورائی او کا پر صفانا
 دہادی ہر حق ہی دلربا نا
 ہی او کی قابل وصف و شانا
 کہین ای ست ہی اعضا ہی نا

کجه ایسی کهب گئی یل بن ای بار
 نهین تو صیف کر سکتا ہوں اوکی
 شب و صلت میں ہا یہ شرم او سکو

سہن ہی ہو ہتی صبح و سانا ف
 ہی ای ہر و تری کہا خوشنما نا
 دکھانا ہی نہین وہ ہو فانا ف

صفت کیا نظم ہو سکتی ہی نادور

عجب پر توری نام خدا نا ف

بچی کی پر مٹا جیسی کہ نہی نا ف
 بنی ہی دست قدرت سی تری نا
 تری جیسی ہی ای رشک پری نا
 خدین کیون نہ آئی وہاں او سکا
 نہ سہی جالی کی کرنی کسی دم
 بہین ہن آب کی موج ہم حسن
 پڑا ہی عکس اکھو نکاشم بر
 مین گو گو زن مثال فنا خہ سب

نہ ہو گی ایسی دنیا میں کوئی نا ف
 نہ ہو گی صاف ایسی حور کی نا
 گہا نسی لای ایسی ادبی نا
 تری پیش نظر تھی جیتی جی نا
 نہ دیکھی آپ کی سہی اجی نا ف
 جو گرداب صفا ہی آپ کی نا ف
 یہ سجایا ہی کہوں جو ای تری نا
 دکھا دی اپنی وہ عرو سہی نا ف

لتری زهوار کی تقلید جب کی
ہند تن چشم نو جان تو کیا

غزالو کی کمر اوکھڑی ملی ناف
نصو رہن ہی میری ہر گھڑی

برای طوف کعبہ کیون نہ جان
کہ دنیا کی ہی ای ماوروی

بانہی جو بہر مدحت خیر است
چو رنگ پر جو بانہی وہ مارک کر
دعویٰ سی کہنے ہی ہن یہ حتیٰ کر
مازک کر کو تیری جو تو لا گناہ من
ہوئی من ناتوا نوشی اکا فانا تو
دیکھی کہی نہ سوئی جڑیا کی طرح
کار گروین او کی انگری بہت سی
سنتی ہی ہم تو رہو ملک عدم ہو
سہما یہ من کہ آنہ من بال پڑ کہا

تو کہو لہنی نہ پیا ہی بہر عمر
گیو کر بچاؤن سینہ و بازو دیر
پہر دم نہ مارین آب دکھا دین اگر
پہری نہ وزن من گہی اک بال
مجھسی چہا شکیلی وہ اپنی نہ کر
عفا ہوئی ہی ای است زین کر
چو لی کی نہی شیک نہ ای کر
بانہی کہی جو آب نی بہر سفر
تسبی کہ کر گئی ہی سری مل من

یہو نچا تو صبا سی خط شوق جلد تر
 صبح شب وصال وہ کیا گھر کو جانگی
 ہی فکر ڈاب کی کپی پٹی کی ہی تھی
 وعدی کی شب کو آئی تو چل ہی گئی
 ایک بیان تو سن چکی شہر کی حنون
 نیس ہن اکھن ہال ہن ہن ہن ہن
 زلف و قد و دہان و بر و دوش و دست

تو راہ میں نہ کہو یو ای نامہ بر کمر
 جاری ہی ہا سیل اشک ہمارا کمر
 پیدا تو کر لی پہلی بت بی کمر
 شاید کہ ہوں آئی حنون اپنی گھر
 ہم ہی کر سکی عزم مگر دیکھ کر
 لب غنچہ گل ہی رخ رک گلبرگ ز کمر
 اعضا سب اچھی ہن ہن پیدا کر

ای ماورایہ تورہ مدینہ کی لی شتاب

محکم جو باندھی ہی لی عزم سفر کر

بانہن جہاد پر جو رسول خدا کر
 بانہی جو قتل پر وہ بت پر خدا کر
 رہی نظر کی سامنی عاشق کی گما کر
 ہر ایک و تنگ و لاغر و کم نور و ناتواں

سیلاب خون روہن نہو سطح تا کر
 سیلاب خون کا ہو روہن کیون تا کر
 وہی ہی اور وہم ہن ہی میل کر
 لائین کہا نسو ایسی رحاں و ناکر

استعد رخاقت و طاعتی سی
خدا دوسری جو ابروین کت موچی
عقلمای کوه قاف کوکرتی ہی مفصل
سویات در گماز چو پرتما ہی زلف من
هولی ہی گدگی تو او چل پرتی
اعضای یار کوری نفرت تمام عمر
تفہیم حسن کے خالق نی جب کہ
کریا تیغ تیز بار کی تعریف کیجی
دوسری جو باندہا ہی توبہ اعمال
چین و ختن خط و خط روم و شام
از پیر خاکی سیری صحن رواق پاک
تقدیر شری جال کے کرتا ہی شہر

سید ہی ہوئی نہ میری کہنی لی عساکر
جست بن من جب ہو چکی ہی اوک
بخشی خدائی بار کوی واکر
اس بار اوٹھا بکی من ہی آشنا کر
عاشق کی ہاتھ مالتی من جوشتا
مانوس دہن ہی نہ ہی آشنا کر
ایسی کسی حسین کوکب کی عطا کر
چورنگ ہو گئی من سر و دست دبا کر
دوسری نو کہن سبب آشنا کر
مغروب ہی ہراک کو تری جا بجا کر
باندہ ہی ہی مہنی حضرت مشکلا کر
اوکثری کہن نہ نکب کی ای دلربا کر

ماورکرو نہ ہندین اوقات را بیکان

باندھو پی زیارت شاہ ہدی کر

آب سی امک ہن خوشدو کی ڈرہ کران
 اوتسی ڈرہ کرسی صفائی مین کوئی کلب
 ید بنیاسی مین تشبیہ ندو سکا اوتی
 روشنی کے شب تیرہ مین ضرورت کیا
 کوئی شئی خلق مین تانندہ ہن ہی
 اوس سی نسبت مین کو کر کہی تشبیہ
 برق اور اتر فلک کا بھی ہوتا ہی
 زینت وصل عیان ہو یہ مین ممکن
 پری و حور کی اعضا نظرای پہنچد
 ویکنی والو کی رگھو مین چکاوندگی

نظر آئین نہ کر ناری سی بہر را مین
 مثل آئینہ کی مین صاحب جوہر ان
 روشنی مین ہن ہم و مہر سی ڈرہ کران
 شمع سی اور چراغوشی مین انور
 برق خشتان سی ہن خشتانی مین نور
 ید بنیاسی کو خجل کر لی ہن انور
 جب جبک جاتی ہن دامانو کی اندر
 پانچون ہی مین چہی رہتی ہن انور
 نظر آئین نہ کر تیری برابر مین
 ہون اگر سبش نظر تیری منور

دشمن جسک مین ناخن پاکت ماکور
 ہاتھ عتاد کی اجا سکی کو کران

واه کیا صاف و صفای بی کارانو
 نه کیا ساسنی جب بارانی اپنا زانو
 مانته متا چون شب و روزین اینی پها
 چاند پر پر سن بڑتی ہی نظر بی اینی
 لطف سی راتن کما کرین سن ایدان
 کسی کروٹ کسی پو سن آتی ہی نیند
 بعدت کی پو اینی بھی یہ لطف حصول
 وقت زینت سن کچنه ایند درکار بھی
 روشنی شمع سی ہی بڑه کی کچھا وین پها
 واه کیا صاف و صفای بی که سجان الله
 مینی جانا که هوا چاند عیان بدلی سی
 واه کیا صاف ہی شفاف ہی نورانی
 قدر دریافت کری حضرت موسی سی کو

واه کیا صاف و صفای بی کارانو
 مینی بدلی کسی ایدل نه ادب کارانو
 یاد آتا ہی کسی کا جو صفای زانو
 یاد آتا ہی جواد سن رشک فر کارانو
 زیر سر یا یکی تنایا جیکه سجاد سنو
 سر کی نیچی تن سن پوتا جو وہ بیار زانو
 سر کی نیچی سی نه ای بت سری سر کارانو
 صاف ہی جب که شر آینه آسا زانو
 نور کا حق نی بنایا ہی سون کارانو
 خوب صورت سن اب ہی کسی کارانو
 ہو گیا واد جو بیان شب ایدل زانو
 ایدل اب کسی مینی تونہ ویکه زانو
 صاف رکھ ہی فروغ بد بیضای زانو

کیون صفایہ پیرا باہی نظر گوری گوری ہن جو ہن تو مصفا

ہی یہ نادری غن بیون جو پرنی نو دعا
تہ بخت ہن ہو میرا بار اہا زانو

جیسی دیکھی ہن تری ای بت خوشنور

سہ کی سچی کہی رکہ کر جوین پٹائی گل

آہ کی ہن رہی ہی ضرورت ماسے

چہ بیان محو ہن روکی صفا کی کیا

نرمی و نورین شفا فی و برافق ہن

برق کی آئندہ چسپک جابی فلک لاریب

کون ہی حسن سے اوکی جو خبردار ہن

خوبیان کونسی ہن جو کہ ہن ہن

مثل او سکانہ لا دہونڈہ چکا و نامن

از عشق سی اوکی نہ قوی ہواں ہو کر

ہاتھ مل مل کی ہن کتا ہون کہ زانو

نظر ای گل گلزار سی خوشبو زانو

جب شب وصل دیکھا تا ہی ہن تو زانو

بیشہ کر دہوی جو اوں گل نے لبہ

مثل رہتی ہن اپنا بت خوشنور

نظر آجاسن اگر ای بت خوشنور

آپ کی شہرہ آفاق ہن ہر سوزانو

ہنن آگاہ کثافت سی سر سوزانو

ای صنم نہک کئی ہن وقت نکا پورانو

عاشقون کی لہی ہن فوت بازو

آب و طیفه کوئی بهمانا ہی نہیں ای ناور
ہر گھڑی درو زبان ہی سرکاری نورالو

جسنی دیکھی ہیں شری انی جو پیکر بند کیا
ہی اگر فانوس کی امان صافی میں صفت
خوز و عثمان پری ہیں محو اد کی آشنی کے
ہیں اگر فضل خدا سی تری دین سلطنت
قدر و ان حسن جو ہیں کہتی ہیں سب متفق
جوادلی الہ صبار ہیں کہتی ہیں وہ متفق
کون ہی جو حسن کا قائل نہیں ہی تری
نور سی دیکھا تو ثابت ہو گیا یہ ای ضم
صاف ہیں شفاف ہیں برنوہن بیل ہیں
سابق چسپی نظر کی ادنی ابدل نہ کیا

وسکو پو پو کی ہیں خوش آسین جو پیکر بند کیا
نورین شمع بویرین سی ہیں شہرہ کر بند کیا
خوبصورت کشتی ہیں اللہ اکبر بند کیا
مثل کہتی ہیں شمع شمع شمع بند کیا
ہر وہم سی ہی نوادہ ہیں بنو بند کیا
ہیں سینو کنی کہان تیری برابر بند کیا
شہرہ آفاق ہیں عالم میں گھر بند کیا
نورین ہیں کتب بدیعہ سی گھر بند کیا
کہنی ہیں آتش کی مانند جو بند کیا
خوز و عثمان کے نہیں ہیں ہی بند کیا

اوس گل تری ہوا ہی جیسی ای دروان

خاری ہی ہن زیادہ میری لاغرند

کرتی ہن جب نہی کی با بھی با ویریا

کرتی ہن جب نہی کی دل شاد اثریا

جیسی ہن تیری ای بت خوشا اثریا

حور و گئی کہ ہن الہی پریرا اثریا

حد و ساب ہی ہی فزون ہو گیا کہ

عشق پر جو کرتی ہن بد او ایریا

شعبہ کی احتیاج کسی حسی ہو

و کہلا ہی جب کہ وہ بت خوشا اثریا

پاں کر نی لئی عشاق کی ملام

کیا کیا جنہاں کرتی ہن ایجاد اثریا

لاہی کوئی حسین کاشی وہ خوبیاں

کہی ہن او سکی متن خدا داو ایریا

رخ کی شبیم کج سے رکان ہی

عاجز ہوا ہی دیکھ کے بہراو ایریا

ہو گئی فغان و آہ نہ کس طرح ویریا

کرنا ہوں دیکھ دیکھ کی فریاد ایریا

ہو گا حد ہی جالی کہ کیا حال مان

دکھو گیکہ اگر وہ پریرا او ایریا

ہی یہ یقین سر و گلستان ہو با گل

دکھلا ہی جب وہ غیرت شمشاد ایریا

عاشق ہوا ہوں خوبو نکا ادنی دل ہی

ملو نہ ہر گز ہی رہن کیوں با و ایریا

ہنی احمد مرسل کی جو مستحویف پا
 انہی رشک پری دیکھنی پائیں اگر سکو
 ہوشمع کی حاجت نہ چراغوں کی ضرورت
 پر نور و ضیا جیسی کہ تیری ہی پرورد
 آئینہ کی عشاں کو پہرہ نہ ضرورت
 وہ چاہیں تو نزدیک ہو عشاں کی مقام
 ہی تو ان وہ منظور نظر ہو کہ ہن سے
 چیم و درہن قادریت اللہ سیل
 و در اطلب یارین اس مرتبہ ابدل
 سحر الی چہی خار یہ جو شمش میں جنوں کی

رعبت سی پر آئینہ کی جانب کو نہ دیکھا

ملورنی خود دیکھی تری ای حور کف پا

گو تو انالی نہیں مل تو انا پانہن

فہد میثرب جب کرون طافت ہو پدا

اللہ کی قدرت سی ہی مہور کف پا
 تو آنکھوں سی چوہن پری دھور کف پا
 جملی خواہ بیان شب و بخور کف پا
 ایسی نظر آئی نہیں پر نور کف پا
 و کھڑی اگر وہ بت مفرد کف پا
 ظاہر میں تو ہر چند کہ مہور کف پا
 ایست ہی استبدادہ مہور کف پا
 و کھڑی اگر روشنی طور کف پا
 آخر کو مری ہو گئی رنجور کف پا
 چلنی سی نری ہو گئی مہور کف پا

تره کے اولیٰ جب کہ وہ زلف چلیا پانوں
 برق اوتری اوج گردنسی برای پانوں
 بادیه گردی میں مرگان صم کی باد
 جوشن گریہ کی کیا حالت کون انہی بان
 ہیں گزرتی توڑی چری باز چہا گل
 برین پادیکہ کفر میں حزن کو سجد میں
 میل خون عاشقان میں جوشن فانی صلا
 تجھی دعویٰ مقابل کر سیکے کیا حسین
 روند تہا ہی جبکہ جسم زار کو میری وہ گل
 کو چہ دلدار سی محکوا و ستالی میں قیہ
 رحم اب تو حال بواو کے مناسب ہی
 بیڑیان ہی بڑگشن باو غن ہی شکم
 چور ہندی کاکف پای نگاہ میں سکن

سمجھیں سب پٹائی کوئی سانپ کالا پانوں
 اوس بری ملی سوسکا توڑا جوسنا پانوں
 رب خدش رکھتی سنہن میں خار صحر امانوں
 جاگلی میں اشک میری نل دریا پانوں
 ناز کی سی بہی وہ زیور بیل کیا پانوں
 اپنی آنکھیں ملتی کو آگلی بلی پانوں
 گئے پیری ہو کا اوتھ کے وہا پانوں
 آنکھیں ملتی میں بعد شوق دہنا پانوں
 جانتا ہی وہ چہا ہی کی کانا پانوں
 چل سن سکنا ہوں زردا و سہا ہی پانوں
 ملتی ہی آنکھو خواہی یوسف رینا پانوں
 جب رینوں نی بنایا اوسکی بانا پانوں
 بوسہ بینی آگیا ہی بدبضیا پانوں

کرتی ہن ماہ دیشان کو بہت با مال دست
پانچ مئی کی تو وحدت غیر کی باتہ آگئی
جو فروغ بد بیضا اوس کھن مانی ہن ہی
روشنی آجاتی ہی بیانی ہوتی ہی فرو

چاندنی کا جب ہستی ہن وہ جو رانو
ماہ پر اب تک ہن سوچا ہمارا بالو
دیکھا ہوا ہی قدرت حق کا تماشایانو
تکھن ملتا ہی جو اونکی کوئی اندھایانو

حد ماورے پہنچی شرب ہن زہارت کی لٹی
تہی طاقت کے عطا اوسکی خدا یایانو

بہاری ہن چاندی سنو کی پاری کڑی
جب فرط نماز کی سی اوٹھایا گیا نہ بار
اون پر نہ جان نہ کیون عاشقوں کی سو
زیور زلف پرانہ کوئی مثل اونکی دور
دوئی سی آپ ہستی ہن جب کرتی ہن سنگھار
شکر خدا کہ محو ہوئی راہ و تمام
اعضا پیری وہ کوئی روز نک ربا

زبندہ ہو اونکی ہن تمہاری کڑی
تکھن آکی اوس پرانی اوتاری کڑی
یاقوت کی خبری ہن تمہاری کڑی
ای حور ہن خدا کی سنو کی کڑی
ہوئی کہیں نہ مثل ہماری کڑی
میں سب وہ پہلی سندھاری کڑی
تو آتے شب وصال جو ہماری کڑی

ہی سادگی پسند نہ زیور سی شوق ہے
 وابستہ چو پایا تو ہیں مانتو ہنسی ای بر
 توفیق زیور وکی کروں کس نہ مان

عین منتیں تو سہمی ہیں باری کڑی چری
 ہیں باری ناز میں کس سہاری کڑی چری
 بیشل میں جہان میں بہار کڑی چری

کس طرح سی نہ مآورد در شیر کو ہو عشق
 کہتی رہیں نظر شہار می کڑی چری

جو دینہ کی طرف کہتی ہیں ہندو قدم
 ضعف میں ہی ہوں اگر قابل زنا قدم
 بہر گشت جو ہوں قابل زنا قدم
 ناتوانی سی میں کہا ہوں نہو کی تکلیف
 سوی سی نہیں او شہی کبھی عشق کی
 نقد دل دیکو ایگی خریدار ہزار
 لی تری غار نظر آتی ہیں گل گلشن
 غیر کی گہ کی طرف جاسکو میں تیرہ مست

پس سی کی وہ ہوئی ہیں نہرا و قدم
 تیری کوچہ میں نہر کوں کبھی نہرا قدم
 گرس باغ ہی جو میں تری ہی یاد قدم
 کوچہ یار بہت پاس ہی دعا قدم
 دیر کی جاسکو ہو جانی ہیں تبار قدم
 آپ رہی اگر جانب بلور قدم
 بحرین او شہی نہیں جانب گلزار قدم
 میری جانب نہ ہوئی مال زبار قدم

راه من فرشت گردن انگه خوشین انگه نوسنی
خاک پاکل بصری هو زیاده مسکو

سیری گری طرف او شین گری بار قدم
هسته آسین تو من جو من تری سوا قدم

دل من هی شوق زیارات بنت ای نوحه

اوشی من سوی مدینه سری بار قدم

نشب رسول خدا کی بهائی جالی

مضین مشغول میرزا بی جالی

شکست شبی من کجه از کی دور

یکه کر گو پرتین نشیب و فراز

اونسی بڑه کر هی کون خوشه فزار

گیتلا هو تو قیمنی بی هو

جو که اب هی شباب من بی ربه

بهسین ز کجی من هم فقیر و ن کا

کیک تقدیر من هو اسپس با

بهرت سکی بی خوش نه آلی جالی

دل کو خوش آبی هی که آلی جالی

کرین جو بهر سشو آلی جالی

چمن جو اوڑه کر ده لائی جالی

کیا چیکا بهلا عطائی جالی

کونسی هی به زیر بانی جالی

بهول جایی نه رتبه آلی جالی

رپی رستی هی بیوزائی جالی

روستو چینی نه تی پر آلی جالی

کھانہ خوراک یہ خرام نام نہاں
کھانہ دعوی خرام کاتہ کری
کھانہ کو کھانہ خبر خرام کی تھی
پس گئی ہم خرام پر تیری
سزا ہوئی روکڑی کھانہ کھانہ

چلتی ہیں وہ بکچ ادائی جان
روکڑی کھانہ سی سوئی جان
تیری رفتار کی روڑائی جان
کھانہ و طاووس کے نہ بہائی جان
دھنوں کی جب تیری اوڑائی جان

لاکھ چلتا ہوں مل کے ای ناد

چلتی ہیں وہ رہ جدائی جان

تنت باخبر

تقریر منظر نواب عبدالعزیز خان صاحب
سپاور عزیز شمس محمد رستم شہر سہری

بنایا اوسنی اشرف سی اسان

شہر شہرون کو اوسنی پانچ پیر

حلیقہ اجے خالق کلا بنا ہے

صفات حق مگر ہن جلوہ گریب

مگر منظر خدای پاک کا ہے

حقیقت ہن ہی لوح بسم ہی پا

عجز و جان ہی تن اندی ہے

عزیزہ فضل عالم کا ہی اجمال

نایان ہو گئی کثرت مین وحدت

ہی ترکیب حسن التوفیق اسکے

وہ اور ہون کی ہن اسکان ہن

خدا کی شان خلائی کے فرمان

ملا یک سی بڑائی اوسکی توجیر

ہو احسن جہان کا مقصد ہے

اگرچہ ہی نہ اک سیم مرکب

اگرچہ اکبت پلا خاک کا ہی

بظاہر اب و باد و تابش و خاک

کسی شے کی ہن اسہن کمی ہے

زبان ہن بشر کی وصف ہن لال

ہوا جو اندال اسہن لذت

خدا کی اسکو صورت ہی عجیب

جو محبوبے کی شان شان ہن

جو اعضا کا تناسب اسنی پایا
 نہ ہی حسن بشر اللہ اکبر
 اگر انسان ہو زیبا شہزاد
 اثر ہی حسن کا بس سی زیادہ
 نظر چلتی ہی ہوتا ہی یہ عالم
 کہی جو حسن کے شامل ادا
 سجاوٹ ہی اگر پوشاک کی ہی
 اگر زبور ہی پوشاک کی سیا
 ادا سیرایہ حسن خدا ادا
 ہی معشوق کوئی ہر اک نشی ہن ناشر
 اگر سو کوئی مادر ساسنخو
 تمالی اللہ عجب ذہن رسای
 سنگوئی مین کہی ہن عجیب

میسر وہ کیو بسیم نہ آیا
 کہی ہو پیری کو رشک اسیر
 قدر شتی کا ہی دل او سپر ہیل
 عشق ہوتی ہی دل کو لی ادا
 کہ ہو شش و صبر و طاقت کر لی ہن
 توافت ہی قیامت ہی ادا
 تو دلی قدر ہی حسن و ادا کی
 تو نقد مرگ ہی عشاق کی ہاتھ
 دلوئی واسطی ہر اک ہی صیاد
 کہی کس کس کے شاعر وصف تحریر
 تو البتہ کلمے او صاف دلیہ
 کہ ہر مضمون مادر پیش پای
 مرتب ہو چکی ہن چند دیو

کیا ہی تازہ اک دیوان تیار
 دواور دیور و پوشاک و اعضا
 ردیفین ہن بہ ترتیب سرایا
 ہی نقش بواجب ایک ایک مصرع
 تمیز حسن کا معیار ہی ہے
 ہی معشوق کو تعلیم کجسل
 بہت گزری ہن عالم میں سخندان
 نکلنی ہی زبانوں ہی جو توفیق
 جتا کر سال یہ کہتی ہی مخلوق
 ہی اس سی مادہ ایک اور اجا

سرایا کی لکھی ہن اوہین شہار
 ہن ہر مضمون کی اشتوار زیبا
 معانی نقش ہن لفظین دل آرا
 ہن دیوان کینچا ہی سرایا
 عجب مجموعہ اشتوار ہی ہے
 کہ ہی سامان ارش فہم کل
 سینی یون نہ کی ترتیب دیوان
 تو بہر سوہتی ہی فکر سال تصنیف
 تصاویر ادا و نماز معشوق
 کہ ہی گنج مضامین سرایا

تغیر بخیر نیکہ کلک کہر سداک مولوی عرفا علی
 صاحب عرفان تخلص ریس بریلے

الحمد لله الملك العلام والصلوة والسلام على رسول الله وحبيب محمد وآله
 البررة الكرام ما تعاقبت الليالي والأيام في ههنا من رنجان
 نشان پیدا است بهمان حریف و بهمان میگرد بهمان صیباست
 مگر که گشت نهی از شراب خمخانه بلند چار طرف با بخت قفل میناست
 قالی بین زمانه نهی این کمال سی ریگ ایچی ربط جام شراب مدرم
 جامی ای فین سبد و فیاض هر زمان آتی ای می صد افلاک نیل
 فام سی اما بعد احقر العباد اصغر الافراد اللایدر به جمته ربیه الا صد
 القوی السید محمد عرفان علی النقی حنطه السد ملطفه الحفی و ابلی
 شوای سفت کشور کو اکاب نهی خوشخبری سنانای او رگوش حقیقت
 نیوش فصهای هنر پرور کو نوید تازه سی گلزار ارم سنانای که آن
 ایام فرحت انجام من فخر انوری و خاقانی رشک فردوسی و قالی
 جناب علی القاب امارت و شوکت انشتاب رافع الیه بلند نامی
 سوسن اساس والا مقامی مجمع فردز ان بزم نام آوری با قوت و شایع

عظمت و برتری قص خاتم جلالت گوهر عمان نیالت عماره اما جد کرام
 زندہ نوسانی و ذوی الا حشام مدوح غائب و حاضر نواب
 اعتصام الدولہ امیر اکمل حسین خان بہادر تخلص مادر روح اللہ
 نقو و افاضاتہم فی امصار و اجری سفایں افاداتہم فی الاسجار کا
 دیوان ہفتین واسطی افادہ ساکنان تمام عالم کی زیب مطلع ہو کر
 مطبوع حلال ہو چاہا ہی سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت و بلاغت
 بحر عمان ہی تنصینہ ہی یا جو اہر آبدار کا خزینہ ہی بیت بیت سی فصاحت
 شک رہی ہی ہر شعر سی بلاغت کی بومیک رہی ہی ہر بحر و زمین کی
 بحر کا مکہ جاری ہر ساکن خشاک و زمین اسکی مدح خواہی کا ذکر سارے
 اسکی مطلع با آب و تاب سی مطلع خورشید نے بیولی سی دعویٰ ہر
 گیا تھا اسکی تپ محرقہ میں جتا ہی اور اسکی مصرع بر جہ سی
 مصرع ہلال نے سہوا خیمک زنی کی تھی اس سبب سی ہمیشہ نقصان
 نور سی گفت افسوس ملتا ہی کہکشان کو اس کے نظم و نشان کے

نسبت دنیا کمال لی خردی ہی اور شعرا می یمانی کو اشعار ثرمانا کے
 مشابہ سمجھا نہایت بی عقلی اسلئے کہ کہکشان میں اگر پوری تو بیان
 شعرین جدت مضامین سی سید و فیاض کی قدرت کا ظہور ہی اور جو شعرا
 یمانی کا جرج برین پر عبور ہی تو اسکا ہر شعر عذبی مضامین میں شدہ طور سے
 عجیب طرح کا و یوان ہی کہ لغت سید قوسین مکان سی جسکے ہر مطلع تینت
 پالی ہی اور ہر مطلع کی رونق منقبت انام الاس و جان سی ہاتھ آئی ہے
 وادین سالفہ سنی اسکا طرز جدا ہی یعنی بخلاف اشعار بدلیف و غیر
 توصیف سر پر بنا ہی اسی قلم زولیدہ رقم کج مج شیم پس کر زیادہ اس
 ہو پس نہ کر کہ دریا کو کوئی پمانہ سی بہن ناب سکنا اور ذرات ریگ بیابان
 کوئی سبوح گشت سی شمار بہن کر سکنا اسکا دامن توصیف بہت وسیع اور
 وسعت صفو قرطاس کی بہت تنگ اور اسکا وادی مدح لا تعد ولا تحصى اور
 اشبہ قلم پای لنگ از بسکہ بیان عقل حیران ہی یہ صریح ہر دم پر سر زبا
 ہی سے خاموشی از شنای تو حد ثنای نسبت فقط قطعہ تار ج

شد از اشعار که بار مظهر حوشام
وقت ترتیب چنین نظم در نشان عجز و

صفت نادر خوش فکر هماندم گفتیم
سال اتمام رنهی شیرا عظم گفتیم
۱۲ ۹۳

توطئه از نساج افکار شاعر شیرین گفتار
صاحب المتخلص به نقد و شاگرد میر علی اوستاد رشک

بنده و شنای خالق حی القیوم و والاکرام و نعت و نسبت چهارده
معصوم علیه الصلوٰه و السلام شاعران معنی رس سخنان و انج نصیر کوبه
شده طرب خیز فرحت انگیز او به نوید مسرت غیاوید هم بسالی این که جناب ^{الطاب} علی
شاعر خوش فکر و شیرین بیان افتخار شاعران نادر بیان سبحان زمان چه آید
مصدق و صفای محب صادق آل عبا یوسف جمال و او و مقال قمر کتاب نواب ^{الذوال} غفر
امیر اکلیل حسین خان صاحب بهادر متخلص به نادر و اتم اعتبار فی انبیا
و یوان مکرمت نشان که هفت اقلیم من مانند سبع سبزه ضیا باره ای اوشن ^{تو}
لا اله الا الله رکات سی مرصع نگار بت ترکیب عجیب و ترتیب غریبه و ماکر از راه

شش و انعام برای نفع خاص و عام زیب لوح انطباع فرمایا که حسن سی پو
 گم گشته مطلب کنار ز لچای روزگار من آرازی شکار اباد و توفیق میرا با
 بیان در امان که وقت مطالعه این احسن بر آشتوب معانی و کما کرنا و اسرو
 غلامان اور مصرعه سر و قد حوران جهان کو دل سی ز ابدون کی بهار و با اور حوی
 سخاوت از دست آگین تو صفت حال و خط و امضای جوان شجده پرور که دم
 نظاره اپنی جوین کی نیرنگی نظرسین لا کر شیشه رنگ سبیل کامل اور گل
 و شک گیسوی اعتبار و بیت ابروی خوش آثار لوح جبین بر چین حال و خط عارض
 با و احم چشم و لب ناز ز خندان و لب غنغ تیر مرگان رشک و خیر و سنا
 لال ابروان خمیده روکش کمان آینه خود بینی حسن گل زینت سینی گوش صفا
 نیاسینه غیرت آینه ناز پستان غنچه دمان گلبرگ زبان لعل لب خندان و دندان
 آینه شکم صاف مشکنا فاف موسی کر نراکت اشتر باز و دستانه دوست منور
 شیشه و انگشت نگارین و پای حنای سبیل بکران باغ عنوان اور لباس زربار
 اور شپوس سیم نگار اور موسی اور بهر مه و عطر شانه و افشان و حاد و غن و نور

جو اہر نگارِ نذرین ہندان گلزارِ جنتِ نعتِ نشان کو طاقِ خاطرِ شیخِ کعبہ سی گرا
 ویا سچان اعد طرفہ و شایع لفظی بمعنوی کہ جسکو ویکہ کرار باب انش و دکا -
 صل علی کہنی ہن ماشاء اللہ عجیب شیرینی و خلافت قند بکر شعرو غزل کی حکمتی
 سی تلخ کام ہی شیرین زبان رہتی ہن اشارات و کنایات وہ طرفہ و جادید
 کہ دیدن نشید ہن مدح نازک چھالی و نثر اکث بکر مصنف کس نہ ملن سی ہن
 گرون بجز و عارضنا کو کیونکر کوزی ہن رند گرون ابد عار و صاف پسندیدہ
 اور صفات خمیدہ ایسی اور کتاب کی تحریر ہن لانا باد مہشت پیمودن اور
 باگشت پیمودن ہی ہر بیت دیوان کی طاق کعبہ ابروی پیری نردوان سی خوشنما
 زیادہ تر ہر مصرع قد و قامت خوبان سی قیامت خیز ٹرہ کر ہر شعر عاشقانہ ہر
 محبوبانہ ہر لفظ خوشنما ہر خط خط پیمانہ خط جدوال تازہ شعاع آفتاب باریکا
 خط محود کا جواب نقطی مثل نجوم شب وصل انتخاب ہر ذوق شکل صوفیہ
 محبوب پیر آپ و تاب قافیون سی قافیہ شعرا کا رنگ و لہون سی نصحا کار گنگ
 بزرگ روایتیں اس دیوان پری بکر طلسم نشان گنگ اور دیوانوں کی طرح

حرف سہمی پر نہیں موقوف بلکہ دار و مدار ادب کا اعجازی حسیان و سراپا ہے
 کو بان پر موصوف ای علم معجز رقم بس کر اوسکی ریح کھنی کی زباؤں نہ ہوس کہ
 بغیر خاموشی چارہ نہیں بجز سکوت گزرا نہیں اب شمع زبان کو محراب دعا
 روشن کروں اور شیرینی درگاہ خدا میں چڑھا کر دین دعا مانگوں کہ انہی
 الدعوات پر بارندہ حاجات اس حدیقہ ہمیشہ بیمار کو رنگ قبولیت عطا فرما
 موصوف جو رخسار و صرصر خزان سی محفوظ و امان میں رکھ کر ہفت کشتور میں
 فرما اور کھنی والی اس سواد بی بنیاد تقریب و قطعات معجز سوات تاریخ کو موافق
 عیاں ہر ماہ و سال بہ بقدر چودہ موصوم عظیم السلام مطالب دلی سی کا کیا
 کر کے تاریخ اعلیٰ کو پونچا آئین فقط **قطعات تاریخ**

<p> وہ جو ہیں دہشی کلک سر زکب شام علم و سہری آپ کا قانون نظم سا توان دیوان چہو اپا اپا وہ بلند اشعار توصیف سر اپا پس کھی </p>	<p> اعتقاد ام الدیونہ فخر فاندان شاعری شاعر و شکو کیا ہو مستطوب بہمان شاعری جانتی ہیں ہفت کشتور یکو چاہن شاعری بڑھ کئی عرش علا کی طرح شان شاعری </p>
--	---

بوستان بسیل شیراز کو سو خار خار
سال ختم نظم صدق در نی کیا عمر بزرگ

سب بحر و زمین بندش کی صفائی سہی سراپا
انعام کی تاریخ یہ صدق در نی رقم کیے

جس طرح دیوان بہر و چسپ کیے
ہیں سر اپنا چوٹی کیا اشعار سب
وصف اعضاء بیان میں لا کلام
وصف زبور یون ہی بیون میں رقم
یون لکھا صدق در نی سال انعام کا

واہ وا نادر انجما زبان کیا کہنا
شعرو گوئی میں زبان آپ کی ہی جیسی صاف
لکھوں میں سنوین دیوان کی ادھار
کیون نو عالم بالاسین اب اسکی شہرت

اک نظر دیکھی جو رنگ گلستان شاعری
واہ جیگا افساب آسمان شاعری

ہر شعری نادر گہر درج فصاحت
دیوان ہی با کمال قمر برج فصاحت

گنہ بیخ دیون ہی کس کا دل پیر
صورت زلف چلیپا دل پیر
شعور میں نام خد کیا دل پیر
جیسی مونسظم شریا دل پیر
واہ لکھا بہ سراپا دل پیر

شعرو چوٹی کی کہی آپ کی کیا کیا نادر
سخن ایسا نہ سنا ہنی کس کا نادر
ہفت اقلیم میں ہی صاف یہ کیا نادر
نکد سراپا ہی صفات قد و بالا نادر

سال ترتیب به تحریر کیا صفدر نی

آج سبحان زمان کا وہ چہا نام و کلام
شاعر و بیکو عروج اس سا کوین دیوان کا
شاعری اسکو سبھی یہ وہ بحر صلال
سال ترتیب اس طرح تحریر صفدر نی کیا

پس ساتھین دیوان کی پونہ صفت
صفدر نی کیا سال سچی یہ قلم بند
رخصتام الدولہ سبحان زمان عالی ہم
شاہ جمال ہر اہل سخن ہی سرگون
بیت گردن مطلع شمس و قمر و نوین
پڑ کی بلبل سی ہی باغ شمعین نہرت
باوہ حب علی و آل سی لبریز ہین
عاشقان دیوان غامض انما جو خود چاہو دیا

ایک دیوان سن اشعار سرابا نامور

۱۲۹۳
ہر نمندان کلید و احسب سچی کہ مطلب ہو گیا
وایر مہرا یک رشک ہفت کوکب ہو گیا
پیش عجاز سیجا کا فہو راب ہو گیا
پہر بنیاد دیوان نامور یہ مرتب ہو گیا

۱۲۹۳
امی صل علی و ابہ یہ کیا طرف ہی نامور
ترتیب سرابا کی بنجا طرف ہی نامور
شمیون ہوا علی مقام نامور شیرین زبان
رو بروی احتشام نامور شیرین زبان
پیش لوج قصر و بام نامور شیرین زبان
طوطی طغرای نام نامور شیرین زبان
سانو و بناو بام نامور شیرین زبان
ہر ہی ای اک فیض نام نامور شیرین زبان

کونی تاریخ اسکی تم ہی حضرت صفدر کھو
 کلک صفدر نے یہ کہنیا تو خوش سال انطباع
 مژدہ یاد ای دل کلام میرزا اکلم حسین
 یون کل تاریخ شاخ کلک صفدر سی

جس طرح دیوان ہی بہتلی نظیر
 یون کلک صفدر نے سال انطباع

زہی دیوان حضرت نادر
 کلک تاریخ طبع صفدر نے

ای زہی طبع سیامی میرزا اکلم حسین
 یون مسیحی سان طبع نظم صفدر نے

کیا وصفہ دل نادر خوش فکر بیان ہو
 اندر ہی اس ساتوین دیوان کے متون
 کیا منزل پہاڑ جہان تاب ہی بہت

جب کہ یہ ہو چکا ہام نادر شیرین زبان
 طرفہ جہاں پادہ کلام نادر شیرین زبان
 فضل خالق سی بوز و جاہ جہاں ہو گیا
 گلشن اشعار نادر وادہ جہاں ہو گیا

کتب ہی اب ادب شاعر کا کلام
 خوب و طرفہ اب ہی نادر کا کلام

طرفہ حسن کلام پیدا ہے
 خوب و دلکش یہ کیا نادر ابی

وصف کیا ہکو عن ایسی شاعر خوش فکر
 طرفہ دیوان اب جہاں نادر خوش فکر

کان ہر نظم نادر ہی بہ گویا
 روشن فکر نظم سر اسری بہ گویا
 بہر نظم سر اسری بہ گویا

ہر شعر ہی دلکش صفت آریہ سخن
ہو خاک ہیں سنگ خاک اسکی برابر
صقدر فی یہ تحریر کیا سال بھی

نقش اثر نظم سرا سہی یہ گو
نصیاء زرقم سرا سہی یہ گو
گنج گہر نظم سرا سہی یہ گو

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر اقصیٰ ابلغ السلفا جاحی
شیرین شبنم محمد افندہ حسین صاحب المتخلص بصفیر

خوشی حضرت بادربودہ چہا
ساتوان ہی جو یہ دیوان مشہور
جسے آنکھوشی سراپا دیکھا
مہم ہیں دیکھ کی ساری شاعر
نبت کی مینی یہ تاریخ مصفیہ

موج زن حسین ہی دریائی سخن
ہشت جنت ہیں یہ گل نامی سخن
نہی دل میں تمنای سخن
ہو گئی بیل شیدا ی سخن
دیکھ نادہ ہی سراپای سخن

قطعہ تاریخ از ساج افکار دور بار مرزا خاتم
سک صاحب مہر متخلص شاگرد جناب ناسخ موم

۹۳
۱۲ علی

میرزا کلب حسن نامدار
کرد و یوان خودش مرتب و

بر کلام او فوسند ابلیل
گفت بجز گلشن تازه بهار

تاریخ از فکر ساسانیرز استخاوت علی بیگ صاحب ضیا

او کما و یوان بهشتین جو اطمین
غیون بنو فضیاب اوس ای جهان
نقش مطلع غزل و نسیم
چرخه استخاوت علی ضیا تاریخ

شش بیت من بی جا بجا چرا
بجز از بهار من بی جا بجا
کیا زبان بنان بی جا بجا
که زهی نظم نادر و زبیا

جو و یوان چایا مشبه و کعبه کا
پژوه مهره سال تم ای ضیا

تو ذک نقشش حب ایل دل کو
نقش من نادر کلام بخیا

قطعه تاریخ فکر عالی سید جعفر علی صاحب از روزگار
اعظم عالم آباد که با مصنف و یوان نسبت مرصع دار

عجب نظم مرتب کرد نادر
تاریخش نذر آمد ز پادشاه

که در هر جایا مظهر طفت حسن
دران و یوان سیر ایا طفت حسن

از نتایج فکر مداح المصطفی امام الشعر ارجاجی خرمین
 شعر یقین مولانا علامه شهباز اوالید و صنفهم

الای ستمدان شناسایی معنی
 اگر نیک داری ستر عشق باز
 عسل ده بمسلمان که نوشد جدره
 قلم حین تحریر وصف ستر ابا
 سر و شئی بفرمود تاریخ سابق

بیابشوار از من سخن بامی مادر
 بیا و بخوان از سر ابا پی مادر
 بی ارغمانی ز مینای مادر
 سر خود شهید بر سر ابا پی مادر
 چها گفت مادر ستر ابا پی مادر

۱۲ ۹۳

ایضا

ایستوی هم مادر که بر حساب
 بایون شمش مغروق گردید
 ستر ابا نسو رنگین رفم زد
 هزاران آفرین بروی که کشید
 ازین شریف عالی منت او

کلام او بود مقبول دل
 بی تصنیف نوید ان ستر ابا
 که باشد یادگار او بد نیا
 بمحبوبان چنین شریف زیبا
 بود برگردن خوان زعنا

برائی شاعران شد لوح تعلیم
بهروشی سال نام بخش برنمود

چراغ الهی الدارین خیرا
سراپا و لفریب و راحت افزا

از فکر شاعر شیرین گفتار سید کبر از حسین صاحب محمدا
و صل تخلص شاکر و سید محمد طاهر علی صاحب طاهر

شده مطبوع نظم پاک نادر
گبو ای و وصل سال احتشاش

ببین بسیر گلستان سراپا
زهی مقنون دیوان بسراپا

شبه فخر شیخ سالارالدین شعله سخلص
شاکر و سید محمد طاهر علی صاحب طاهر

کلام حضرت نادر چو شمع
اگر بر سندان بنهم وادرا

شگفت ای شعله گلزار شیدا
گبو تارنج - نظم روح افزا

طبع نادر مستی سالار رام مالک مطمع شتاهمی واقع لکهن

برج اوزن بیاکه نامی شاعر است
میرزا اکبر حسین اهل مشتم

و کمر او نباید که تاشش طاهر است
تخلان خطاب او تخلص نادر است

جمع او عالی است و یونانیش تفسیر
عرش اعلی شد زمین شتر او
ای تمنا مصرعه بار کج خوان

بر تو صفیشت ز با نم فامرست
رفتت بعبشت این خاطرست
مرحله و تو آن ناور نادرست

۱۲۹۳

از فکر مانع مولوی رستم علی خان صاحب
متخلص به یوسف فامرست گنور شمشیرت اسکول فرخ آباد

حضرت نادر چو دیوان سراپا نیک و خوب
گفت هفت سال نارنجین گو شمع ای آداب

و او ترتیب اندازین آوان که خوش کرد
این چهار دیوان سراپا نادر و کامل

در دهن عالی شربت سوج میرشاد صاحب خوبشید و کسلی عدا

نهی نادر قدردان سخن
زیبای معنی نه در سوز و دید
چهره دیوان نادر نادرست گفت
ز خورشید و ریاضت سال او

جهان سخن بلکه بان سخن
چنین پوست کار و دان سخن
که هر بیت در دست کان سخن
گفتا زری گلستان سخن

۱۲۹۳

از فکر تفسیر شیخ بذلی صاحب کیوان شملص

۱۰۹
طبع شد نظم نادر دی شان
سال تصنیف طبع کیو در گفت

صاحب علم بشاعر کامل
کستان خیال و انا دل

از فکر سلیم شیخ تیاقت حسین صاحب مائل مجلس
عکله بند و لیت حشلمع کا بنور شاگر و مصنف

سراپا کا دیوان مرتب ہوا
جو تاریخ کی مکر باین لی کے

ہو می جوگ نادر کی مداح سب
تو مالت کچا را خوب و عجیب

نتیجہ ذہن رسا و فکر بلند محمد راشد علی صاحب
مجلس بہ دنیا از مقبایم بذا دیوان

نثر سید میں تو تاظم میں بہت سال
جہاں ہی ادکا نسا توان دیوان راج کل
اس حسن پیم کی پاری مرتب حضور نے
جوئی کی بہر رویت میں علی کی شرمین
بشانی کی غزل سی چکا چونہ کیون

بکلی حسین خان بادر مقرر کتاب
ہر شتر حکما فرد نو ہر فرد اسباب
خبر شرح سی حسین لوی صاحب شاپ
مضمون برف اور دیکھانی میں جہاں
مجلس سی جلوہ گری ضیا قرص افغان

انشا کو دیکھی کہ تیری چمک کے

ابرو کا نام اتنی سی تلور میں گئے

دیکھو رویت چشم کہ پروی کی بان میں

پکون کی کوئی جو کس سے مل جیہ کسی شام

بستی کی ہی رویت کہ ہی شاعری کی

فسار کی رویت سی میل ہی شلون

سگرگو منو نکا لطف نظر باز بونکا لطف

لکھی ہیں شان میں لب و دہان کی تازگی

وصف دہن کو پڑتی ہی ہم تپ کہو گی

نام زبان زبان پر آیا او کی ساہم

گردن کی ہی رویت کہ عشق سرفروز

دیکھو تو غور سی شک و فاق کی صفت

سیر کا وصف صاف تو رہی ہی کھل گیا

جدوی ہیں ہمارے سجادت ہی حساب

ایک کٹ مر گئی ایک اشد میں شمع و تاب

اکہیں مر رہا ہی کوئی معشوق بھاب

صوت ہی کیا ہما کی نو کسا وقت عطا

جس سے عید کا شہ تو میں ہم دیکو انسا

گو یا کہل ہی تھختہ فرط اس بر بکلا ب

کا نو نسی کان اکھنوسی زکھن بھیا ب

ہوٹو نکا رنگ و رنگ تو دلتو کی رباب

اب بنجو دین کیا نہ کہن کیا کرین خطا

کاشین ہو کو کو غیر تو اپنی ہون کا سا ب

جستی کسی ریشہ کو نو کشتی کی تاب

سرخاب افشا ب ہی نہ ہد حو تاب

بحر غزل میں او بری ہو ہی ہیں یہ وہا ب

شمالی کی ہر طرف من نشان دگر می
 یون ظاہر ارجیف من آتش کل زبان
 کھنکھانہ سکا سر دست کبابی صفت
 کیا کیا ہیں رو کھنکھانہ غزل من بطن
 حسرت ہی خاسد و کور اک جوڑ توڑنی
 ناخن ہی جلوہ گر کہ یہ بکلا بلال عید
 صفت کر کہ تاجہ نازک کمری بہ
 درون کی وہ منہا ہی کہ جبرائیل ہی
 رب عشق ہی یہ بندہ یو سکا حال
 پاؤں کو کیا کون جو نہ پاؤں شان
 توفیق ہو چکی یہ ضیا طول کس لئے
 لازم ہی تم کتاب عشق کہو اسی
 شہور انور اہم ہی ابلاغ محاورہ
 ۱۱۹۳

تجربہ من کسی بھون بیہوش و ناب
 ہونہ ای جسطرح کوی عشق سحاب
 قبضہ من ہن مگر یہ چہ بیان لا جواب
 پر بند سی کہنی ہن ہن اک کی لا کرب
 استغثتہ رشک کاسی چن چان خراب
 مندی اکا نام ہی کہ شوق کون ہی یہ
 غنقا کو باندہ لای ہی فکر چہاں نشان
 بہ غزل من جبرائی آتشی بھاب
 یقینس باکہ بزم سہاں من ہار یا
 بس محقر نہ ہی کہ سر را پای لا جواب
 تاریخ ہی ضرور کہ کہنی کوئی کتاب
 بحر ہی سنو من نام یہ دھب ہی چاب
 ان دونوں باتو کو لکھو سہاں و اعقاب

یا سر ابلغ اسکو لکھو مہربان من
 اور مہدوی سنن بن لفظ غزل لکھو
 ۱۲۹۳

پیر موزم کہ سچ کیا اک رتھوان بشت
 ۱۰۳۷

ست سنو کو مجھ میں بکھنی لی خطا

یون ہی پھر گور تارخ عیبی

تارخ ہی فراغ ہوا اب دعا کرو

یار بگو سیدو لاک و سیدہ

ہر دن نوا ہو حضرت نادر کامرہ

امادہ اعانت و مدار و فہرست

صحت سنی رکھ اوہن مہر اولادنا

حاضر حضور حضرت قایم جون اس طرح

اب چپ رہو ضیا کہ نہیں فرصت کلام

ہو تراپی ہی بہت کہ مزی کی نی پڑی حال

کسو اسلی کہ اسنن رد امر من بجا

تا ہر غزل کا نام بد اگنانہ ہوشاب

ظاہر ہو سب کو ناما سننہ فصلی باب و نام

کل نظم با نظم ہی زیبا و کل صواب

سین لا عدیل و پاک نی نظم و خوش
 ۱۹۲۳

کنا دور ہی جو حضرت حق میں ہو سجا

یار بگو حق حیدر و اکن ابو تراب

ما جو اس جان میں ہو مہر دامن شتاب

پشتن ملام حج و زیارات کا ثواب

اجدب ارکنی خوش نو معاند ہن حرا

جس طرح ہر قرب سبجاسی فیضیاب

تحریر کا ہی وقت نہ تحریر کی ہی تاب

آینا ہی خوب کلبا ہی باوصف اصغر

از نتائج افکار شاعر جاد و گفتار و حیدر عصر گمانه
روزگار سپید محمد ظاهر علی صاحب طاهر

دیوان پاک حضرت نادر کا ہفتمین

ہفت آسمان سی گنہیں ہیں اسکی برہی

نام خدا ہی یوسف کنعان شاعر ہی

بر غمت ہی غرور مغایر کج واسطے

تہی ہیں دیکھ دیکھ کی اسکی شکستے

مستہری گلستان فصاحت کی تازگی

فلکی اسی جو ہفت قلم جو جہان میں

دیکھا اسی تو ساتون ولایت کی سیر

اہل نظر ہیں دیکھ سراپا کو دیکھ کر

مطلع میں مرغ نظم ہی مقطع میں منقبت

نکتہ ہی ایک اور ہی اس التزام میں

ساتون دلاہون ہیں ہی شیر انتاب

ہر مطلع بلند ہی سیارہ کا جواب

آنکھوں کی حیات بزدی ہیں اسکی زلف

آئینہ ہی یہ شاہد معنی کا لا جواب

جو لوگ کہتی ہیں بخر خفت انتاب

یہ ساتون بہشت کا دنیا میں ہی جواب

اسکو پڑی جو علم و ہنر سی ہو پیر یا

جام جہان نمایاں یہ دیوان لا جواب

خوبی میں ہی مرقع تصویر کی کتاب

نومانی از دوتون پاتوئی کون کا ٹوک

جسکے بیان کر نہیں کرتا ہوں درگاہ

آغاز حکیمانیک ہو ایضا نام ہو بخیر
ترتیب کتب حروف تہجی کی اس میں ہی
یعنی روایتیں اسکی سرآپاکی ساتھ
حسن اسلوب ہی نظم میں غنودہ کی و
تشیبہ استعارہ مضامین مجاورہ
و یکسانی وصفہ زیور و کنی جب کہری
مضمون حبت لکھی ہیں رنگین لباس کے
ظاہر جو کہری تہن تاریخ سلال کی

مقبول وہ جہان میں کیونکہ نہو خطاب
خز جدید و خاص ہی تہجیل و لا جو
یہ ایک خز خاص ہی لا کہو نہیں انشا
چہرہ پر شمار کیجی سلاک و خوش
کہو چہ مین ہی راہ و خاصہ بار بار
گر جا سکا نظریں ز سرخ اقباب
رنگ اسکا شاید ان چہرہ کو ہی عجیب
لکھو کہ — ہی خزانیہ اشعار لا جواب

۱۲ ۹۳

از فکر رسا شیخ محمد حسن خلیف اکبر شیخ حسین بخش صاحب
مہتمم مطبع لایق تخلص شاگرد سید محمد طاہر علی صاحب

یہ دیوان فضل خدا سی چہا
کہو لایق اسکی یہ تاریخ طبع

تمام شد
KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library

Acc. No.

Dated.

305981
5-88

Allama Iqbal Library



305981

